الفضل

ہفت روزہ

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :- نصیر احمد قمر

جلد 19 | جمعۃ المبارک 8؍جون 2012ء | 17؍رجب 1433 ہجری قمری ۞ 8؍احسان 1391 ہجری شمسی | شمارہ 23

قابل تقلید لوگ

حضرت خبابؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:
تم سے پہلے وہ لوگ بھی گزرے ہیں جن کے لئے گڑھے کھودے جاتے انہیں گاڑ دیا جاتا۔ پھر آرے ان کے سر پر رکھ کر انہیں دوٹکڑے کر دیا جاتا مگر وہ اپنے دین اور عقیدہ سے نہ پھرتے تھے۔

(صحیح بخاری کتاب المناقب باب علامات النبوۃ فی الاسلام حدیث نمبر3342)

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ ہالینڈ 2012ء

بیت النورنن سپیٹ (ہالینڈ) میں ورود مسعود اور والہانہ استقبال۔ فیملی ملاقاتیں۔ واقفات نَو اور واقفین نَو کے ساتھ الگ الگ کلاسز کا انعقاد۔ وقف نَو بچوں اور بچیوں کے سوالات کے جوابات اور اہم نصائح۔

(ہالینڈ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات کی مختصر رپورٹ)

(رپورٹ مرتبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر۔ لندن)

14؍مئی 2012ء بروز سوموار:

لندن سے ہالینڈ کے لئے روانگی

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز یورپ کے دو ممالک ہالینڈ اور جرمنی کے سفر پر روانہ ہونے کے لئے صبح ساڑھے دس بجے اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے۔

حضور انور کو الوداع کہنے کے لئے صبح سے ہی احباب جماعت مرد وخواتین مسجد فضل لندن کے احاطہ میں جمع تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور اجتماعی دعا کروائی۔ جس کے بعد چار گاڑیوں پر مشتمل قافلہ برطانیہ کے شہر Dover کی طرف روانہ ہوا۔ Dover انگلستان کی ایک بڑی بندرگاہ ہے۔ لندن اور اس کے ارد گرد کے علاقوں میں آباد لوگ یورپ کا سفر عموماً اسی بندرگاہ سے کرتے ہیں۔

Dover شہر سے چند میل پہلے وہ مشہور Channel Tunnel ہے جو سمندر کے نیچے سے برطانیہ اور فرانس کو آپس میں ملاتی ہے اور جہاں سے کاریں اور دیگر گاڑیاں بذریعہ ٹرین فرانس کے شہر Calais تک پہنچتی ہیں۔ آج اس چینل ٹنل کے ذریعہ سفر کا پروگرام تھا۔

لندن سے مکرم منصور احمد شاہ صاحب نائب امیر جماعت یوکے، مکرم عطاء المجیب راشد صاحب مبلغ انچارج یوکے، مکرم مبارک احمد ظفر صاحب (ایڈیشنل وکیل المال لندن) مکرم اخلاق احمد انجم صاحب (وکالت تبشیر)، مکرم خالد اسلم صاحب (دفتر پرائیویٹ سیکرٹری)، مکرم میجر محمود احمد صاحب (افسر حفاظت خاص)، عمران ظفر صاحب (نمائندہ خدام الاحمدیہ) اور خدام کی سیکورٹی ٹیم حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو الوداع کہنے کے لئے چینل ٹنل تک قافلہ کے ہمراہ آئے تھے۔

قریباً ایک گھنٹہ پچیس منٹ کے سفر کے بعد Channel Tunnel پہنچے۔ لندن سے ساتھ آنے والے احباب نے اپنے پیارے آقا کو الوداع کہا۔

امیگریشن کی کارروائی اور دیگر سفری امور کی تکمیل کے بعد ایک بج کر پانچ منٹ پر گاڑیاں ٹرین پر بورڈ (Board) کی گئیں۔ یہ ٹرین دو منازل پر مشتمل ہے اور اس کے اندر ایک وقت میں 180 کاریں مع مسافر Board کی جاتی ہیں۔ قافلہ کی گاڑیاں دوسری منزل پر Board ہوئیں۔

قریباً ڈیڑھ بجے 140 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے یہ گاڑی فرانس کے ساحلی شہر Calais کے لئے روانہ ہوئی۔ اس سرنگ (Tunnel) کی کل لمبائی 50.5 کلومیٹر یعنی 31.4 میل ہے۔ اور اس 31 میل لمبی سرنگ میں سے 24 میل کا حصہ سمندر کے نیچے ہے۔ اس ٹنل کا گہرا ترین حصہ سمندر کی تہہ سے 75 میٹر یعنی 250 فٹ نیچے ہے۔ اب تک پانی کے نیچے بننے والی ٹنل میں سے یہ دنیا کی سب سے بڑی ٹنل ہے۔

قریباً نصف گھنٹہ کے سفر کے بعد فرانس کے مقامی وقت کے مطابق تین بجے فرانس کے شہر Calais پہنچے۔ فرانس کا وقت برطانیہ کے وقت سے ایک گھنٹہ آگے ہے۔ ٹرین کے رکنے کے بعد تین بج کر پانچ منٹ پر گاڑیاں ٹرین سے باہر آئیں اور موٹروے پر سفر شروع کیا۔ پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق یہاں سے قریباً 75 کلومیٹر کے فاصلہ پر جماعت ہالینڈ سے آئے ہوئے وفد نے مین ہائی وے پر ایک پارکنگ ایریا میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا استقبال کرنا تھا۔ اور یہاں سے قافلہ کو Escort کرتے ہیں نن سپیٹ (Nunspeet) لے کر جانا تھا۔

تین بج کر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس جگہ پہنچے اور مکرم ھبۃ النور فرحاخن صاحب امیر جماعت ہالینڈ، عبدالحمید درفیلدن صاحب، نائب امیر ہالینڈ، نعیم احمد خرم صاحب مبلغ انچارج ہالینڈ اور نیشنل عاملہ کے ممبران مکرم زبیر اکمل صاحب (جنرل سیکرٹری)، مکرم منیر احمد قاضی صاحب سیکرٹری تحریک جدید، نذیر احمد اعوان صاحب صدر جماعت Utrech، مکرم چوہدری لئیق احمد صاحب اور صدر مجلس خدام الاحمدیہ عطاء القیوم صاحب نے اپنی سیکورٹی ٹیم کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت گاڑی سے باہر تشریف لائے اور ان سبھی احباب کو شرف مصافحہ سے نوازا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے امیر صاحب ہالینڈ اور عبدالحمید صاحب نائب امیر ہالینڈ سے مختلف امور پر گفتگو فرمائی۔

یہاں کچھ دیر قیام کے بعد چار بج کر بیس منٹ پر نن سپیٹ کے لئے روانگی ہوئی۔ یہاں سے نن سپیٹ کا فاصلہ 335 کلومیٹر ہے۔ یہاں سے قریباً 167 کلومیٹر کے سفر کے بعد بلجیم کا بارڈر کراس کر کے ہالینڈ میں داخل ہوئے اور مزید 140 کلومیٹر کا سفر طے کر کے سات بج کر 35 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا بیت النور نن سپیٹ ہالینڈ ورود مسعود ہوا۔ جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کار سے باہر تشریف لائے تو نن سپیٹ ہالینڈ کے مختلف شہروں کی جماعتوں سے آئے احباب جماعت مرد و خواتین اور بچوں بچیوں نے اپنے پیارے آقا کا پُر جوش استقبال کیا۔ بچے اور بچیاں مختلف گروپس کی صورت میں دعائیہ اور خیر مقدمی گیت پیش کر رہے تھے۔ ''اھلاً وسھلاً ومرحبا یاامیر المومنین'' کی صدائیں بلند ہو رہی تھیں۔ فرط عقیدت میں ہر طرف سے ہاتھ بلند تھے۔

مکرم حامد کریم صاحب مبلغ ہالینڈ، چوہدری مبشر احمد صاحب افسر جلسہ سالانہ، مرزا فخر احمد صاحب نائب امیر و نائب افسر جلسہ سالانہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔

ایک طفل حماد اکمل نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پھول پیش کئے اور ایک بچی عزیزہ ھدیٰ اکمل نے حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی خدمت میں پھول پیش کئے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا ہاتھ بلند کر کے السلام علیکم کہا اور اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

اپنے پیارے آقا کے استقبال کے لئے نن سپیٹ (Nunspeet) کی مقامی جماعت کے علاوہ Den Hagg، Arnhen، Amsterdam، Utrecht، Roterdam، Lylstad، Amstelveen، Almeere اور Denaush کی جماعتوں سے احباب جماعت مرد وخواتین اور بچے لمبے فاصلے طے کر کے یہاں پہنچے تھے۔ اور حضور انور کے دیدار کے منتظر تھے۔ سبھی نے شرف زیارت پایا اور سبھی ان مبارک اور بابرکت لمحات سے فیضیاب ہوئے۔

کچھ دیر بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ''بیت النور'' میں تشریف لا کر نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''بیت النور'' میں تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

اپنے پیارے آقا کے استقبال کے لئے ہالینڈ کی مختلف جماعتوں سے جو احباب مرد وخواتین یہاں پہنچے تھے ان سبھی نے پہلے نماز ظہر وعصر اور پھر مغرب وعشاء اپنے پیارے آقا کی اقتداء میں پڑھنے کی سعادت پائی۔ ان میں سے بعض ایسے بھی تھے جو ابھی حال ہی میں پاکستان سے کسی ذریعہ سے یہاں پہنچے تھے اور ان کی زندگی میں حضور انور کی اقتداء میں یہ پہلی نماز تھی۔ یہ سبھی اپنی اس سعادت پر بے حد خوش تھے اور ان مبارک ساعتوں سے فیضیاب ہو رہے تھے۔ جو انہیں ایک نئی زندگی عطا کر رہی تھی۔ اللہ یہ سعادتیں ہم سب کے لئے مبارک فرمائے۔ آمین

15؍مئی 2012ء بروز منگل:

صبح چار بج کر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ

بنصرہ العزیز نے ''بیت النور'' میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

فیملی ملاقاتیں

گیارہ بج کر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج Nunstpeet، Arnhen، Denbush، Rotterdam، Liden، Amstelveen، Scheden اور Utrech کی جماعتوں سے آنے والے احباب اور فیملیز نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ مجموعی طور پر 31 فیملیز کے 152 افراد اور 14 سنگل افراد نے انفرادی طور پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

ان ملاقات کرنے والی فیملیز نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں اپنے مسائل، تکالیف اور مشکلات پیش کر کے دعا کی درخواست کی اور حضور انور سے رہنمائی حاصل کی۔ بچوں اور بچیوں نے اپنی تعلیم اور امتحانات میں کامیابی کے لئے دعائیں لیں اور بعض نے مزید تعلیم کے حصول کے لئے رہنمائی حاصل کی۔ بیماروں نے اپنی شفایابی اور کامل صحت کے لئے دعائیں لیں۔ اور بعض دوسری تکالیف اور مسائل میں گھرے ہوئے لوگوں نے اپنی پریشانیوں سے نجات پانے کے لئے دعائیں حاصل کیں۔ ہر کوئی اپنے اپنے رنگ میں تسکین قلب پا کر اور کبھی نہ ختم ہونے والی دعاؤں کے خزانے لے کر یہاں سے رخصت ہوا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت دوران ملاقات تعلیم حاصل کرنے والے بڑے بچوں کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔ کتنی ہی خوش قسمت یہ فیملیاں ہیں اور ان کے بچے اور بچیاں ہیں جنہوں نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ یہ چند ساعتیں گزاریں اور پھر حضور انور کے دست مبارک سے یہ تحائف حاصل کئے جو ان کی زندگیوں میں ایک یادگار بن گئے۔

آج ملاقات کرنے والی فیملیز میں بعض ایسے خاندان بھی تھے جو اپنی زندگی میں پہلی بار اپنے آقا سے مل رہے تھے۔ پاکستان سے آنے والی یہ فیملیز پہلے تھائی لینڈ پہنچیں اور وہاں لمبا عرصہ قیام اور اسائلم کے پراسس کی تکالیف، بے سروسامانی کی حالت اور قید و بند کی صعوبتیں برداشت کرنے کے بعد ہالینڈ پہنچی تھیں۔ اپنے پیارے آقا سے ملاقات کے بعد انہوں نے اپنے دل کا حال اس طرح بیان کیا کہ ہم آج اس قدر خوش ہیں اور دل اس قدر مطمئن ہیں کہ ہم بیان نہیں کر سکتے۔ ہمیں ساری تکالیف بھول گئی ہیں اور دل تسکین سے بھر گئے ہیں۔ تھائی لینڈ میں قیام کے دوران ہمارے تصور اور ہمارے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ ہم خلیفۃ المسیح کا چہرہ دیکھیں گے اور حضور سے مل کر باتیں کریں گے۔ آج اگر ہم یہاں ہیں تو صرف اور صرف حضور انور کی طرف سے ہماری رہائی کے لئے کی جانے والی کوشش اور حضور انور کی دعاؤں سے یہاں ہیں اور یہ خلافت ہی کا معجزہ ہے کہ آج ہم یہاں ہالینڈ میں بڑے اچھے حال میں ہیں۔ حضور انور سے مل کر ہر ایک کی خوشی قابل دید تھی۔ اللہ کرے کہ یہ خوشیاں، یہ سعادتیں، یہ برکتیں ہمارے لئے دائمی ہوں اور ہم ان کا حق ادا کرنے والے ہوں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام دو بجے تک جاری رہا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت النور میں تشریف لاکر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی قیام گاہ پر تشریف لے گئے۔

بعد از سہ پہر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مختلف نوعیت کے دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

واقفات نَو بچیوں کی کلاس

پروگرام کے مطابق سات بج کر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ''بیت النور'' تشریف لائے جہاں واقفات نَو بچیوں کے ساتھ کلاس شروع ہوئی۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزہ غزالہ مظفر نے کی اور عزیزہ غزالہ میر نے اس کا اردو ترجمہ پیش کیا۔

بعد ازاں عزیزہ دردانہ احمد نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مبارکہ اور عزیزہ لبینہ احمد نے اس کا اردو ترجمہ پیش کیا۔

اس کے بعد عزیزہ نعمانہ ملہی نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں درج ذیل اقتباس پیش کیا۔

''وہ اعلیٰ درجہ کا نور جو انسان کو دیا گیا یعنی انسان کامل کو وہ ملائک میں نہیں تھا، نجوم میں نہیں تھا، قمر میں نہیں تھا، آفتاب میں بھی نہیں تھا۔ وہ زمین کے سمندروں اور دریاؤں میں بھی نہیں تھا۔ وہ لعل اور یاقوت اور زمرد اور الماس اور موتی میں بھی نہیں تھا۔ غرض وہ کسی چیز ارضی و سماوی میں نہیں تھا۔ صرف انسان میں تھا یعنی انسان کامل میں جس کا اتم اور اکمل اور اعلیٰ و ارفع فرد ہمارے سید و مولیٰ سید الانبیاء، سید الاحیاء محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ سو وہ نور اس انسان کو دیا گیا اور حسب مراتب اس کے تمام ہمرنگوں کو بھی یعنی ان لوگوں کو بھی جو کسی قدر وہی رنگ رکھتے ہیں............ اور یہ شان اعلیٰ اور اکمل اور اتم طور پر ہمارے سید، ہمارے مولیٰ، ہمارے ہادی، نبی اُمّی، صادق و مصدوق محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم میں پائی جاتی تھی''۔

(آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 160-162)

بعد ازاں عزیزہ رویۃ النور نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منظوم کلام ؎

کبھی نصرت نہیں ملتی درِ مولیٰ سے گندوں کو
کبھی ضائع نہیں کرتا وہ اپنے نیک بندوں کو

خوش الحانی سے پیش کیا۔

اس کے بعد عزیزہ بقیۃ النور نے ''مسیح ہندوستان میں'' کے عنوان پر اپنا مضمون پیش کیا۔ عزیزہ نے اپنا مضمون پیش کرتے ہوئے قرآن کریم کی ایک آیت پڑھتے ہوئے غلطی کی تو اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہدایت فرمائی کہ قرآن کریم کی آیت عربی طرز پر لکھی ہوئی ہونی چاہئے اور اس پر باقاعدہ اعراب ڈال کر پڑھا کریں تاکہ غلطی کا امکان نہ رہے۔

بعد ازاں عزیزہ شمائلہ قمر نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منظوم کلام ؎

اے عزیزو سنو کہ بے قرآں۔ حق کو ملتا نہیں کبھی انساں
دل میں ہر وقت نور بھرتا ہے۔ سینہ کو خوب صاف کرتا ہے

ترنم کے ساتھ پڑھ کر سنایا۔

جس کے بعد عزیزہ عطیہ ندیم نے ''ختم نبوت'' کے عنوان پر تقریر کی۔ بعد ازاں عزیزہ ماریہ باسط نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منظوم کلام ؎

دوستو جاگو کہ اب پھر زلزلہ آنے کو ہے
پھر خدا قدرت کو اپنی جلد دکھلانے کو ہے
کیوں نہ آویں زلزلے تقویٰ کی رہ گم ہو گئی
اک مسلماں بھی مسلماں صرف کہلانے کو ہے

خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سنایا۔

پروگرام کے مطابق اس کے بعد عزیزہ منزہ جمیلہ نے ''وقف نو کی ذمہ داریاں'' کے عنوان سے اپنا مضمون پیش کیا اور ان ہدایات کا ذکر کیا جو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبات اور واقفین نَو کے ساتھ مختلف کلاسز میں ارشاد فرمائی ہیں۔

واقفین نَو بچوں اور واقفات نو بچیوں کے لئے یہ ہدایات یہاں درج کی جاتی ہیں تا کہ وہ اسے پڑھیں اور ان پر عمل پیرا ہوتے ہوئے ان کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنائیں۔

حضور انور نے یہ ہدایت دیتے ہوئے فرمایا تھا کہ واقفین نَو نمازوں کی باقاعدگی سے عادت ڈالیں۔ ہر روز صبح قرآن کریم کی تلاوت کریں۔ امی ابّا کا کہنا مانیں اور ہمیشہ سچ بولیں اور اگر کوئی دوسرا تکلیف میں ہو تو فوراً اس کی مدد کریں۔ اپنے غصہ پر قابو رکھنا ہے اور معاف کرنے کی عادت ڈالنی ہے۔ بڑوں کی عزت کرنی ہے اور چھوٹوں سے محبت کرنی ہے۔ ان کا خیال رکھنا ہے اور بُرے دوستوں اور ساتھیوں سے بچنا ہے اور نیک لوگوں کو اپنا دوست اور ساتھی بنانا ہے۔ سکول کی پڑھائی دل لگا کر کرنا اور اپنے سکول اور کلاس میں ایک مثالی بچہ اور بچی بننے کی کوشش کرنا اور دوسروں کے لئے اچھا نمونہ پیش کرنا۔ انٹرنیٹ پر وقت ضائع نہ کرنا۔ ٹی وی (TV) ہر وقت دیکھنے کی بجائے اپنے والدین کی مدد سے کسی اچھے اور مفید پروگرام کا انتخاب کرنا اور چھوٹی بچیوں کو ٹی وی پر کارٹون دیکھنے کے لئے وقت مقرر کرنا۔ ایم ٹی اے پر حضور انور کی کلاسز باقاعدگی سے دیکھنا اور حضور انور کے خطبات کو سننا۔ حضور انور کو باقاعدگی سے دعا کے لئے خط لکھنا۔ جماعت کے مقامی پروگراموں میں باقاعدگی سے شامل ہونا۔ پڑھائی میں محنت کر کے ان شعبوں میں جانے کی کوشش کرنا جہاں پر جماعت کو ضرورت ہے مثلاً لڑکیوں کے لئے ڈاکٹر بننا، ٹیچر بننا اور زبانیں سیکھنا۔ اردو زبان بچپن سے پڑھنا اور لکھنا سیکھنا اور اللہ تعالیٰ کے حضور یہ دعا کرتے رہنا کہ وہ ہم سب کو وقف کی روح کو سمجھنے والی نیک اور اچھی واقفات نَو بنا دے۔ آمین

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے واقفات نَو بچیوں سے دریافت فرمایا کہ آپ کو اس تقریر کی کیا سمجھ آئی ہے۔ واقفات نَو کو کیا کرنا چاہئے؟

حضور نے فرمایا سب سے پہلے تو یہ کہ پانچ نمازیں پڑھنی چاہئیں۔ سردیوں میں دن چھوٹے ہوتے ہیں اور وقت کم ہوتا ہے اور نماز ظہر و عصر کا وقت سکول کالج میں ہو جاتا ہے۔ ایسا نہیں ہونا چاہئے کہ یہ نمازیں رہ جائیں۔ نماز تو بہر حال ادا کرنی ہے۔ آپ کو اس کا کوئی باقاعدہ انتظام کرنا چاہئے۔

✿......ایک بچی نے سوال کیا کہ میری ایک ساتھی نے کیک بنایا اور مجھے بتایا کہ اس نے اس میں الکحل بھی ڈالی ہے۔ لیکن وہ کیک تیار کرتے ہوئے جل گئی ہے۔ تو کیا مَیں اس کیک کو کھا سکتی ہوں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: نہیں کھا سکتی۔ یہ تو راستے کھولنے والی بات ہے۔ سوائے اس کے کہ مجبوری ہو۔ دوائیوں میں بھی الکحل پڑتی ہے لیکن وہ علاج کے لئے استعمال کرتے ہیں جو ایک مجبوری کی حالت ہے۔ لیکن اس طرح کھانوں کے بارہ میں یہ کہنا کہ اس میں جو الکحل تھی وہ پک گئی اور ختم ہوگئی ہے یہ غلط چیز ہے۔ احمدیوں کو ایسا کھانا نہیں کھانا چاہئے۔ ورنہ بہانے ملتے جائیں گے اور پھر بات رکے گی نہیں۔

✿......ایک بچی نے سوال کیا کہ ہم جیلیٹین (Gelatin) کی چیزیں کھا سکتے ہیں؟

حضور انور نے فرمایا احتیاط کے ساتھ پہلے دیکھنا چاہئے۔ بعض دفعہ سؤر کی ہڈیوں سے بناتے ہیں وہ تو نہیں کھانی۔ لیکن جو حلال جانور کی ہڈیوں وغیرہ سے بنی ہو وہ استعمال کر لیا کرو۔

حضور انور نے فرمایا کہ مَیں تو چاکلیٹ اور کیک وغیرہ بھی پڑھ کر کھاتا ہوں۔ ان کی پیکنگ پر وہ سب کچھ لکھا ہوتا ہے جو ان کی تیاری میں استعمال ہوا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ ان کی شرابوں کی بھی کئی قسمیں ہیں۔ بعض دفعہ پڑھنے کے باوجود پتہ نہیں چلتا کہ یہ کیا چیز ہے۔ تو تم یہ نہ سمجھو کہ بڑی اچھی چیز ہے۔ پہلے ڈکشنری میں دیکھ لیا کرو۔

حضور انور نے فرمایا: Milk چاکلیٹ ہوتی ہے۔ Nuts والی چاکلیٹ ہوتی ہے وہ کھا لیا کرو۔

✿......ایک بچی نے امتحان میں کامیابی کیلئے دعا کی درخواست کی۔ حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ امتحان میں کامیاب کرے۔

✿......ایک بچی نے سوال کیا کہ اگر غلطی سے الکحل والی چیز کھا لی جائے تو پھر کیا کرنا چاہئے؟

حضور انور نے فرمایا: غلطی سے کھا لو تو استغفار پڑھو۔ حضور نے فرمایا پہلے ہی احتیاط کر لیا کرو، پڑھ لیا کرو۔ ان یورپین لوگوں میں اتنی شرافت ہے کہ اوپر لکھ دیتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ بعض لوگوں کی کراہت اتنی بڑھ جاتی ہے کہ جب پتہ چل جائے کہ کوئی غلط چیز کھائی ہے تو قے کر دیتے ہیں۔ بہر حال غلطی سے اگر کھا لی جائے تو غلطی تو اللہ تعالیٰ معاف کر دیتا ہے۔ تم لوگ بھی دوسروں کی غلطیاں معاف کیا کرو۔ اگر کوئی معافی مانگتا ہے تو معاف کر دیا کرو۔

✿......ایک بچی نے سوال کیا کہ اگر کوئی ایسی چیز دے جس میں الکحل وغیرہ ہے یا کوئی دوسرا ایسا عنصر ہے جس کا استعمال حرام ہے تو ہم اس کا کیا کریں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ جو عیسائی لوگ ہیں وہ اس کو جائز سمجھتے ہیں اور استعمال کرتے ہیں۔ ان کے خیال میں ان کھانے پینے کی اشیاء میں الکحل بہت کم ہوتی ہے۔ تو پہلے ان کو بتا دو کہ یہ چیز ہے اور اس میں الکحل ہے۔ اگر لینی ہے تو لے لیں۔ تو اس طرح ان کو دیں۔ حضور انور نے فرمایا اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ شراب دوسروں کو پلانی جائز ہے۔

✿...... ایک بچی نے سوال کیا کہ ہمیں بعض دفعہ کرسمس پر تحفہ ملتا ہے تو اس میں شراب کی بوتل ہوتی ہے تو اس کا کیا کیا جائے؟

اس کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب پلانے والے، رکھنے والے، اٹھانے والے اور Serve کرنے والے ایسے سب لوگوں پر لعنت بھیجی ہے۔ تو آپ کسی دوسرے کو بھی پینے کے لئے نہیں دے سکتیں۔ تو بہتر ہے کہ اس بوتل کو توڑ کر پھینک دیا جائے۔ ہمیں کیا ضرورت ہے آگے کسی کو دینے کی۔

حضور انور نے فرمایا کہ بعض احمدی جہاز پر سفر کرتے ہیں۔ ائرلائن والے گفٹ کی صورت میں شراب کی بوتل بھی دے دیتے ہیں۔ اگر وہ اس لئے رکھ لیتے ہیں کہ اپنے کسی دوست کو پلا دیں گے تو یہ غلط ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پلانے والے پر بھی لعنت بھیجی ہے۔

✿......ایک بچی نے سوال کیا کہ بعض غیر احمدی

باقی صفحہ نمبر 9 پر ملاحظہ فرمائیں

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے
حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات،
گرانقدر مساعی اور ان کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم-عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر199

مکرم عماد محمد ادیب الحموی صاحب (1)

مکرم عماد محمد ادیب الحموی صاحب لکھتے ہیں:

میری پیدائش 1978 کی ہے۔مَیں سیریا کے شہر حمص کا باسی ہوں۔شادی شدہ ہوں اور چار بچوں کا باپ ہوں۔ ہمارا سب سے چھوٹا بیٹا ''احمد'' بفضلہٖ تعالیٰ وقف نو کی مبارک تحریک میں شامل ہے۔احمدیت کی طرف میرے سفر کی کسی قدر تفصیل یوں ہے۔

میرا تعلق ایک متدیّن گھرانے سے ہے جس کی تربیت کے زیر اثر میں نے پندرہ سال کی عمر سے ہی مختلف مولویوں کی شاگردی اختیار کرنی شروع کردی تھی۔گو میں صوفی ازم سے منسلک تھا لیکن شاید میں نہایت متشدد قسم کا صوفی تھا اور سختی کے ساتھ ان امور کی پابندی کرتا تھا جن کے بارہ میں آج علی وجہ البصیرت کہہ سکتا ہوں کہ ان کا دین اسلام کے ساتھ کوئی دور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔

شادی کے بعد ایک مردِ کامل کی تلاش

جب میری عمر انیس سال ہوئی تو میری والدہ صاحبہ نے میری شادی کی بات ایک مولوی کی بیٹی کے ساتھ پکی کردی جو کہ ایک مسجد میں جمعہ کے دن خطبہ دیا کرتے تھے۔مَیں نے اعتراض کیا کہ میری مالی حالت ابھی شادی کی متحمل نہیں ہے تاہم میری والدہ نے جب مجھے تسلی دی تو میں نے ہاں کردی۔

شادی کے بعد مجھے پتہ چلا کہ میرا اسسر مولوی نہیں ہے بلکہ پرائمری سکول میں استاد ہے اور دینی علوم سے واقفیت کی بنا پر لوگ اسے مولوی کا رتبہ دیتے ہیں۔میرا ان کے ساتھ مختلف موضوعات پر تبادلہ ہونے لگا۔ جب انہوں نے میرے ساتھ علماء اور مسلمانوں کی حالت، معاشرے سے امن وامانتداری کے فقدان، جھوٹ کی کثرت اور سچائی کی کمیابی جیسے امور کے بارہ میں باتیں کیں تو مجھے عجیب سا احساس ہونے لگا کہ یہ تو خود مولوی طبع شخصیت ہیں پھر اس طرح کی باتوں سے ان کا کیا مطلب ہوسکتا ہے؟ پھر یوں ہوا کہ ہم نے کچھ دنوں میں ہی اپنے علاقہ کے بڑے بڑے مولویوں کے حالات کا تذکرہ کرکے دیکھ لیا کہ ان میں سے کوئی بھی نیکی تقویٰ میں مثال بننے کے قابل نہیں ہے۔میں نے کہا کہ آپ کے خیال میں اس صورتحال میں ہمیں کیا کرنا چاہئے؟ انہوں نے جواب دیا کہ صرف دعا ہی حل ہے اور آپ یہ دعا کیا کریں کہ اے اللہ تو مجھے خود اپنی طرف لے جانے والا راستہ دکھا دے اور ایسے اشخاص سے ملا دے جو اس راستہ کی طرف لے جانے والے ثابت ہوں۔

مجھے اپنے سسر کی یہ بات بہت پسند آئی اور میں باقاعدہ طور پر تہجد کی نماز میں یہ دعا کرنے لگا۔لیکن جب بھی میں اپنے سسر سے ملاقات کے لئے آتا تو ہماری باتوں کا محور علماء اور مولوی حضرات ہی ہوتے۔میرے سسر اکثر کہتے کہ ہمارے زمانے کے علماء نے فقہ کی چند کتب پڑھ لی ہیں اور ایسے علوم وکتب پر ہی ان کا دھیان مرکوز ہوکر رہ گیا ہے۔ان میں سے کوئی بھی خدا کی معرفت کے حصول کے لئے نہ دعا کرتا ہے نہ اس کی تعلیم دیتا ہے۔مَیں نے ان کی بات سے اتفاق کیا تو وہ مجھے کہنے لگے کہ ایسی حالت میں اگر تمہیں کوئی سچا شخص مل جائے جو نیکی تقویٰ اور اخلاص میں مثال ہو تو کیا تم اس کی شاگردی اختیار کرلو گے۔ میں ایک لمحے کے لئے چپ سا ہوگیا کیونکہ مجھے ایسے لگا کہ جیسے میرے سسر صاحب اپنے بارہ میں بات کررہے ہیں۔ کچھ دیر کے بعد مَیں نے پوچھا کہ ایسا شخص کہاں ہوسکتا ہے؟ انہوں نے کہا کہ دمشق میں عبدالہادی البانی نامی ایک ضعیف العمر شخص موجود ہے جس کی عمر توّے سال سے زائد ہے لیکن یہ شخص مذکورہ صفات کا حامل ہے۔تاہم اس سے ملنے سے قبل ہمیں اپنی تربیت کرنی چاہئے۔ میں نے ان کی بات سے اتفاق کیا اور چار سال تک ایک تربیتی عرصہ گزارا جس میں خدا کی پیدا کردہ اشیاء کے بارہ میں سوچنے اور اس کے اسماء وصفات کے بارہ میں تدبر کرنے جیسے امور کا اہتمام کیا گیا۔

شیخ البانی کے حلقہ میں

چار سال کی ریاضت کے بعد میں اپنے سسر کے ساتھ شیخ البانی کی ملاقات کے لئے گیا۔میں بہت خوش تھا۔ ان سے ملاقات ہوئی اور میں نے قرآن کریم کی آیات کی تفاسیر پر مبنی ان کے دروس وغیرہ سے باقاعدگی سے استفادہ شروع کردیا۔میں نے دیکھا کہ ان کی تفسیر عقل ومنطق کے مطابق اور مطمئن کرنے والی تھی۔ گو بعد میں مجھے پتہ چلا کہ ان کے اکثر تفسیری نکات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی تفسیر کبیر سے لئے گئے تھے۔تاہم بعض معاملات میں ان کی تفسیر تمام علماء سے مختلف تھی۔مثلاً ان کا کہنا تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام ربوہ نامی ایک مقام پر تاحال سو رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ عنقریب انہیں جگا کر میری اس مسجد میں لے آئے گا اور وہ میرے درس وتدریس کو دیکھ کر بہت خوش ہوں گے۔

مَیں پانچ سال تک ان کی شاگردی میں رہا۔ میرے ساتھ میرے علاقہ کے چار اور اشخاص بھی تھے۔

مالی مشکلات اور کئی ابتلا

اسی عرصہ میں مجھے اپنے کاروبار میں ناسمجھی کی بنا پر بہت بڑا مالی خسارہ ہوگیا اور دیوالیہ ہوجانے کے باعث جیل بھی جانا پڑا۔جیل سے نکلا تو مالی لحاظ سے میری کچھ اس طرح سے کمر ٹوٹ چکی تھی کہ ہلنا مشکل تھا۔حالات کی وجہ سے میری بیوی نے بھی عدالت میں مجھ سے علیحدگی کی درخواست دے دی تھی۔ بالآخر میں نے سوچا کہ شیخ البانی اور اس کے پیروکاروں سے اپنے تعلق کی وجہ سے مدد کی درخواست کروں۔ چنانچہ جب میں شیخ البانی کے گھر پہنچا تو اس کے خادم نے مجھے بتایا کہ شیخ صاحب بہت بیمار ہیں اور کسی سے ملاقات کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہیں۔چنانچہ میں نے شیخ صاحب کے بعض مقربین سے بات کی تو ان کی طرف سے بھی کوئی مثبت جواب نہ ملا بلکہ انہوں نے تو صاف کہہ دیا کہ ہمارے پاس آپ کی مشکل کا کوئی حل نہیں ہے۔

یہ سن کر مجھے شدید دھچکا لگا اور میں نے سوچا کہ میں کس قسم کی جماعت کے ساتھ اتنے سال تک چمٹا رہا۔

تم میری جماعت میں سے ہو

انہی ہولناک ایام میں مَیں نے ایک رات خواب میں دیکھا کہ مَیں شیخ البانی کی مسجد میں بیٹھا ہوں جہاں شیخ صاحب درس دے رہے ہیں کہ اچانک مسجد کے دروازے سے ایک شخص داخل ہوتا ہے اور ہمیں پتہ چل جاتا ہے کہ یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔ شیخ البانی اس کے استقبال کے لئے کھڑے ہوجاتے ہیں لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام میری طرف اشارہ کرکے مجھے بلاتے ہیں اور اپنے دائیں جانب کھڑا کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ تم میری جماعت میں سے ہو۔

مَیں جاگا تو اس خواب کی وجہ سے کسی قدر پریشان تھا۔ اسی پریشانی کے عالم میں مَیں اپنے دوست تامر الراشد کے پاس گیا جو کہ ایک مازن خبّاز نامی ایک شخص کی دوکان پر کام کرتا تھا۔جب مازن خباز صاحب چلے گئے تو تامر الراشد نے مجھے بتایا کہ مازن کا کہنا ہے کہ ایسے جنّوں کا کوئی وجود نہیں ہے جو انسانوں کے سر پر سوار ہوکر ان سے عجیب وغریب حرکتیں کرواتے ہیں۔مَیں نے پوچھا کہ مازن اور کیا کہتا ہے؟ تامر نے بتایا کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایک اور نبی پر ایمان رکھتا ہے۔گو مَیں نے تامر کی اس بات پر کسی قدر تعجب کا اظہار کیا لیکن میں اپنی مشکلات اور پریشانیوں میں ہی اس قدر گھِرا ہوا تھا کہ اس بابت مزید کوئی سوال نہ کیا اور بات وہیں پر ختم ہوگئی۔

احمدیت سے تعارف

کچھ روز کے بعد تامر میرے پاس آیا اور کہنے لگا کہ میں نے امام مہدی کی بیعت کرلی ہے۔ میں نے پوچھا کون سے مہدی کی بات کررہے ہو؟ اس نے کہا وہی جو یہ کہتا ہے کہ کسی ایسے جن کا کوئی وجود نہیں ہے جو انسانوں کے سر پر سوار ہوجاتا ہے۔ میں نے تامر سے مختلف امور کے بارہ میں سوالات کئے لیکن اس کے دلائل کافی کمزور تھے اس لئے مجھے اس کے موقف کے بارہ میں کوئی اطمینان نہ ہوا۔میں نے اسے کہا کہ تم مجھے کوئی کتاب لادو۔ نیز کہا کہ آپ کو معلوم ہے کہ ہم نے مختلف مولویوں کے پاس حق نہ پاکر شیخ البانی کی شاگردی اختیار کی جس نے ہمیں عقل ومنطق کے مطابق سوچنے سمجھنے اور غور کرنے کا درس دیا۔اب اگر کسی کے پاس شیخ البانی سے زیادہ درست منطق ہے اور اس کی تفاسیر باقی تمام تفاسیر سے زیادہ درست ہیں تو میں بلاجھجک ایسے شخص کی بیعت کرنے کے لئے تیار ہوں۔ چنانچہ اس نے مجھے مکرم منیر ادلبی صاحب کی کتاب ''النبأ العظیم'' کردی۔مَیں نے وہ کتاب رکھ چھوڑی کیونکہ میں دل سے ابھی تک شیخ البانی کے پیروکاروں میں سے تھا۔کچھ دنوں کے بعد تامر نے مجھ سے کتاب کے بارہ میں پوچھا تو مَیں نے کہا کہ وہ تو نہیں پڑھی، ہاں اگر اس کے علاوہ کوئی اور کتاب لادو تو شاید پڑھ لوں گا۔

جنّوں کے بارہ میں کتاب کا جادوئی اثر

تامر الراشد نے میرے مذکورہ مطالبے پر مجھے جنّوں کے بارہ میں مکرم منیر ادلبی صاحب کی کتاب بعنوان ''أولاد سیدنا آدم من الجن والشیاطین '' لاکردی۔ کیونکہ میں جنّوں کے بارہ میں بہت سوچتا تھا نیز میرا بھائی جادوٹونے وغیرہ کرنے کا ناٹک کرتا تھا اس لئے اس کتاب کا عنوان خصوصی طور پر میری توجہ کا مرکز بنا۔مَیں نے کتاب پڑھنی شروع کی اور اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کے حوالے سے جب یہ بات واضح ہوگئی کہ ایسے کسی جن کا کوئی وجود نہیں ہے جس کے بارہ میں مولوی حضرات نے ہماری عقلوں اور ذہنوں کو بے سروپا کہانیوں سے بھر رکھا ہے تو مجھے ایسے لگا جیسے میرے تن بدن پر بجلیاں گررہی ہوں۔

بیعت

میرے لئے نہ صرف مذکورہ کتاب کا مضمون بلکہ یہ طرزفکر، اس کی قرآن وحدیث پر بنا اور عقل ومنطق سے ہم آہنگی کے ساتھ نہایت قوی استدلال بالکل نیا ہونے کے ساتھ ساتھ جاذب نظر وقلب تھا، جس کی وجہ سے یہ یقین میرے اندر راسخ ہوگیا کہ یہ ثمرات لازمی اس شجرۂ طیبہ کے ہی ہوسکتے ہیں جس کی جڑیں زمین میں مضبوطی کے ساتھ قائم ہوں اور اس کی شاخیں آسمان میں ہوں۔لہٰذا مَیں نے کچھ اور پڑھنے کی ضرورت ہی نہ محسوس کی اور تامر صاحب سے کہا کہ مَیں بیعت کرنا چاہتا ہوں۔انہوں نے کہا کہ کیا تم یہ نہیں پوچھو گے کہ اس جماعت کے بانی نبی کیسے ہو گئے؟ مَیں نے کہا کہ نہیں، کیونکہ جو ایسا طرز فکر اور ایسے اعلیٰ درجہ کے علم ومعارف کے موتی لایا ہے وہ بذات خود بول رہے ہیں کہ یہ کسی عام انسان کے منہ کی باتیں نہیں ہوسکتیں۔ اس لئے مَیں دیگر امور کے بارہ میں اپنی تحقیق تو مکمل کروں گا لیکن بیعت کر لینے کے بعد۔یوں مَیں نے بفضلہٖ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کرلی۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی غلامی میں آکر مجھے میرا وہ رؤیا بھی یاد آگیا جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے شیخ البانی کی بجائے مجھے اپنے دائیں جانب کھڑا کرکے کہا تھا کہ تم میری جماعت میں سے ہو۔ خدا نے میرے رؤیا کو حقیقت میں بدل دیا اور مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں داخل ہونے کی توفیق عطا فرمائی۔

بیعت کے بعد جب مختلف کتب کا مطالعہ کیا تو ہر بات اظہر من الشّمس ہونے لگی اور میرے لئے ایک ایسی سوچ اور فکر کی قندیلیں روشن ہوگئیں جو صحیح اسلامی نور سے روشنی پاکر میرے قلب ونظر میں اجالا کررہی تھیں۔

(باقی آئندہ)

متی کی انجیل پر ایک نظر

(سید میر محمود احمد ناصر۔ ربوہ)

قسط نمبر8

متی باب 4 آیت18تا21

اس حصہ میں یسوع کے گلیل میں آ کر پہلے مرید یا شاگرد بنانے کا بیان ہے۔لکھا ہے:

''اور اس نے گلیل کی جھیل کے کنارے پھرتے ہوئے دو بھائیوں یعنی شمعون کو جو پطرس کہلاتا ہے اور اس کے بھائی اندریاس کو جھیل میں جال ڈالتے دیکھا کیونکہ وہ ماہی گیر تھے۔ اوران سے کہا میرے پیچھے چلے آ ؤ تو مَیں تم کو آدم گیر بناوں گا۔ وہ فوراً جال چھوڑ کر اس کے پیچھے ہو لئے۔ اور وہاں سے آگے بڑھ کر اس نے اور دو بھائیوں یعنی زبدی کے بیٹے یعقوب اور اس کے بھائی یوحنا کو دیکھا کہ اپنے باپ زبدی کے ساتھ کشتی پر اپنے جالوں کی مرمت کر رہے ہیں اور ان کو بلایا۔ وہ فوراً کشتی اور اپنے باپ کو چھوڑ کر اس کے پیچھے ہو لئے''۔

(متی باب4 آیت18 تا21)

اس عبارت سے جیسا کہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے مسیحی مفسرین کی تاویل کہ یسوع کے اعلان ماموریت کے وقت کے بارہ میں متی، مرقس، لوقا میں ایک طرف اور یوحنا میں دوسری طرف کوئی اختلاف نہیں غلط ثابت ہوتی ہے کیونکہ تینوں اناجیل میں اعلان ماموریت کی ابتدا کے وقت کا ذکر نہیں بلکہ گلیل میں ابتدا کا ذکر ہے جبکہ یوحنا کے بقول یہودیہ میں کچھ عرصہ قبل یسوع اعلان ماموریت کر چکے تھے۔ کیونکہ یوحنا میں شمعون اور اندریاس کے یسوع کے مرید بننے کا واضح ذکر ان کے حضرت یوحنا کی گرفتاری سے پہلے موجود ہے۔ اور یہ واقعہ جو متی میں بیان ہے حضرت یوحنا کی گرفتاری کے خاصی دیر بعد کا ہے۔

متی کی انجیل نویس نے شاید یہ تاثر بھی دینے کی کوشش کی ہے کہ شمعون اور اندریاس یسوع کی پہلی آواز پر لبیک لبیک کہتے ہوئے آ کر مرید ہو گئے حالانکہ یوحنا کی انجیل سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دونوں تو خاصی دیر سے یسوع کو بطور مسیح مان چکے تھے اور اپنے پہلے روحانی رہنما حضرت یوحنا سے یسوع کے بارہ میں بشارت سن چکے تھے۔

متی باب 4 آیت23 تا25

اس عبارت میں یسوع کے بیماریوں سے شفا دینے کے معجزات کا ذکر ہے اور بہت سے عیسائی منا داس کو یسوع کی الوہیت کی دلیل کے طور پر پیش کرتے ہیں۔

کیا یسوع کے معجزات اس کی الوہیت کا ثبوت قرار دیئے جاسکتے ہیں

چونکہ یہ مضمون بار بار متی کی انجیل میں آئے گا اس لئے ہم اس بارہ میں کہ کیا یسوع کے معجزات اس کی الوہیت کا ثبوت قرار دیئے جاسکتے ہیں ایک جامع بیان لکھ دیتے ہیں تا کہ بار بار اس مضمون کی تکرار نہ کرنا پڑے۔ تو یاد رہے کہ یسوع کے معجزات قطعاً ان کی الوہیت کا ثبوت نہیں بلکہ ان کی صداقت کا ثبوت بھی نہیں ہیں۔

۞......پہلی بات تو یہ ہے کہ **اگر معجزات ثبوت الوہیت ہیں تو یسوع کے علاوہ اور بہت سے لوگوں کو خدا ماننا پڑے گا کیونکہ:**

۞ الیسع نے مردے زندہ کئے۔

(2 سلاطین باب4 آیت35)

۞ حزقیل نے ہزاروں مردے زندہ کئے۔

(حزقیل باب37 آیت10)

۞ ایلیا نے مردے زندہ کئے۔

(1 سلاطین باب17 آیت22)

۞ الیسع کی ہڈیوں سے ٹکرا کر مردہ زندہ ہو گیا۔

(2 سلاطین باب 13 آیت21)

۞ موسیٰ اور ہارون نے لکڑی میں جان ڈال کر اس کو سانپ بنا دیا۔ (خروج باب7 آیت 10)

۞ موسیٰ اور ہارون نے گرد و غبار کو جوئیں بنا دیا۔

(خروج باب 8 آیت 17)

۞ پطرس نے مفلوج کو ٹھیک کیا۔

(اعمال باب9 آیت32 تا36)

۞ پولوس نے مردے زندہ کئے۔

(اعمال باب 20 آیت 9 تا12)

۞ الیسع نے نعمان سپہ سالار کو جو کوڑھی تھے اچھا کیا۔

(2 سلاطین باب 5 آیت14)

۞ یوسف نے اپنے باپ یعقوب کو آنکھیں دیں۔

(پیدائش باب 46 آیت3 تا4)

۞ ایلیا نے مٹھی بھر آٹے کو اور تھوڑے سے تیل کو بڑھا دیا کہ وہ سال بھر تمام نہ ہوا۔

(ایک سلاطین باب17 آیت 12 تا14)

۞ الیشع نے برکت دے کر تیل بڑھا دیا۔

(2 سلاطین باب 4 آیت 2 تا6)

۞ موسیٰ نے لٹھ مار کر سمندر پھاڑ دیا۔

(خروج باب 14 آیت21)

یشوع نے دریائے یردن خشک کر دیا۔

(یشوع باب 3 آیت 14 تا17)

۞ ایلیاہ اور الیشع نے دریا دو ٹکڑے کر دیا۔

(2 سلاطین باب 2 آیت 8 تا15)

۞ یشوع نے سورج کھڑا کر دیا۔

(یشوع باب 10 آیت12)

۞ **معجزات اور نشانات ثبوت الوہیت تو ایک طرف، لازمی طور پر ثبوت صداقت بھی نہیں کیونکہ لکھا ہے:**

''کیونکہ جھوٹے مسیح اور جھوٹے نبی اٹھ کھڑے ہوں گے اور ایسے بڑے نشان اور عجیب کام دکھائیں گے کہ اگر ممکن ہو تو برگزیدوں کو بھی گمراہ کر لیں''۔

(متی باب24 آیت24)

''یسوع نے کہا: مَیں تم سے سچ کہتا ہوں کہ اگر ایمان رکھو اور شک نہ کرو تو نہ صرف وہی کرو گے جو انجیر کے درخت کے ساتھ ہوا بلکہ اگر اس پہاڑ سے بھی کہو گے کہ تو اکھڑ جا اور سمندر میں جا پڑ تو یوں ہی ہو جائے گا۔ اور جو کچھ دعا میں ایمان کے ساتھ مانگو گے وہ سب تم کو ملے گا۔

(متی باب21 آیت22-21)

یسوع نے کہا:۔''ایمان لانے والوں کے درمیان یہ معجزے ہوں گے۔ وہ میرے نام سے بدروحوں کو نکالیں گے۔ نئی نئی زبانیں بولیں گے سانپوں کو اٹھا لیں گے اور اگر کوئی ہلاک کرنے والی چیز پئیں گے تو انہیں کچھ ضرر نہ پہنچے گا۔ وہ بیماروں پر ہاتھ رکھیں گے تو وہ اچھے ہو جائیں گے۔

(مرقس باب 16 آیت18-17)

یسوع نے کہا:

''مَیں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جو مجھ پر ایمان رکھتا ہے یہ کام جو مَیں کرتا ہوں وہ بھی کرے گا بلکہ ان سے بھی بڑے کام کرے گا''۔ (یوحنا باب14 آیت 12)

(باقی آئندہ)

۞۞۞۞۞۞

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد صاحب جاوید (پرائیویٹ سیکرٹری) اطلاع دیتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بتاریخ 21/فروری 2012ء بروز منگل۔ بمقام مسجد فضل لندن۔ قبل نماز ظہر دو جنازے حاضر پڑھائے۔

(1) مکرمہ ثریا بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم احسان الٰہی صاحب۔ سابق معلم وقف جدید۔ ربوہ)

15/فروری 2012ء کو 65 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ بہت نیک، دعا گو، صابر و شاکر اور خلافت سے والہانہ تعلق رکھنے والی مخلص خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں چار بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم محمد احمد شمس صاحب مربی سلسلہ کی والدہ تھیں۔

(2) مکرمہ قدسیہ عفت شریف صاحبہ (اہلیہ مکرم احمد شریف صاحب رندھاوا۔ صدر جماعت شرلی۔ یوکے)

19/فروری 2012ء کو وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ حضرت حکیم محمد حسین صاحب رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پڑپوتی اور مکرم ڈاکٹر عبدالوہاب صاحب آف لاہور کی بیٹی تھیں۔ آپ لجنہ اماء اللہ یوکے کی نیشنل سیکرٹری خدمت خلق تھیں۔ اس کے علاوہ آپ کو صدر لجنہ شرلی اور نائب صدر لجنہ ساؤتھ ریجن کی حیثیت میں خدمت کی توفیق ملی۔ بہت نیک، دعا گو، خلافت کی سچی عاشق اور خدمت خلق کا جذبہ رکھنے والی مخلص خاتون تھیں۔ مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ اپنے زیورات بھی خدا کی راہ میں پیش کرنے کی توفیق پائی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ چار بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

نماز جنازہ غائب:

(1) مکرم چوہدری محمد اسلم صاحب (ابن مکرم سردار محمد صاحب مرحوم۔ گوٹھ سردار محمد، ضلع نواب شاہ۔ حال جرمنی)

18/جنوری 2012ء کو وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ باوفا اور سلسلہ کا درد رکھنے والے مخلص اور خلافت کے فدائی وجود تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم مبارک احمد صاحب طاہر (مشیر قانونی۔ ربوہ) اور مکرم عمر علی طاہر صاحب (مربی سلسلہ نظارت اشاعت صدر انجمن احمدیہ ربوہ) کے خسر تھے۔

(2) مکرمہ مبارکہ بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم چوہدری بشیر احمد چیمہ صاحب مرحوم۔ ٹاؤن شپ لاہور)

4/جنوری 2012 کو نمونیہ کی وجہ سے 82 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ بہت نیک، تہجد گزار، تلاوت قرآن کریم اور نمازوں کی پابندی کرنے والی مخلص خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ آپ مکرم خالد محمود صاحب (امیر جماعت برکینا فاسو) کی پھوپھی تھیں۔

(3) مکرمہ نصیرہ بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم نور احمد صاحب آف اوکاڑہ)

30/جنوری 2012ء کو 60 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ انتہائی بہادر اور احمدیت کے لئے غیرت رکھنے والی مخلص اور فدائی خاتون تھیں۔ مرحومہ نمازوں کی پابند اور جماعتی اجلاسات میں شامل ہوتیں۔ چندوں کی ادائیگی اور صدقہ و خیرات میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیتی تھیں۔ مخالفت کی وجہ سے گاؤں میں رہنا مشکل ہو گیا تو یہ ربوہ چلی گئیں اور وہاں سے کچھ عرصہ بعد انہیں ان کی ایک بیٹی نے کینیڈا بلا لیا تھا۔ پسماندگان میں 8 بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

(4) مکرم ڈاکٹر اعجاز احمد قمر صاحب (آف ٹورانٹو۔ کینیڈا)

21/جنوری 2012ء کو 75 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ کو کینیڈا کے شہر ونی پیگ میں جماعت قائم کرنے کی توفیق ملی اور لمبا عرصہ وہاں کے صدر رہے۔ علاوہ ازیں نیشنل سیکرٹری امور خارجہ، ممبر ایڈیٹوریل بورڈ احمدیہ گزٹ کینیڈا اور استاد جامعہ احمدیہ کے طور پر بھی خدمت کی توفیق پائی۔ آپ نے میڈیا کے ساتھ مفید روابط قائم کئے۔ ٹی وی پر جماعت کے بارہ میں تعارفی پروگرام بھی پیش کیا کرتے تھے۔ بطور والنٹیئر امدادی کاموں میں بھی شوق سے حصہ لیا کرتے تھے۔ ان کے بیٹے مکرم ڈاکٹر طاہر اعجاز صاحب امریکہ کی Sandiego جماعت کے صدر کے طور پر خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

(5) مکرم سید شریف احمد صاحب (آف یو ایس اے)

31/جنوری 2012ء کو 83 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ نے ربوہ کی تعمیر کے ابتدائی مراحل میں پیمائشوں اور نقشوں کی تیاری میں مدد کی تھی۔ تقریباً 56 سال سے امریکہ میں مقیم تھے۔ آپ نے سان فرانسسکو میں جماعت کے قیام میں بہت اہم کردار ادا کیا اور اس کے پہلے صدر رہے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(6) مکرمہ عمیرہ احمد ملک صاحبہ (اہلیہ مکرم ملک محمد حنیف صاحب آف لانگن۔ جرمنی)

9/دسمبر 2011ء کو 54 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ خلافت اور جماعت کے ساتھ ہمیشہ وفا اور اخلاص کا تعلق رکھنے والی نیک خاتون تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ تین بیٹیا اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

(7) مکرمہ بطول بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم جمشید احمد خان صاحب مرحوم۔ یوپی انڈیا)

22/دسمبر 2011ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ کے والد حاجی بشیر احمد صاحب مرحوم ایک بہت بڑے زمیندار تھے لیکن صرف احمدیت کی خاطر انہوں نے آپ کی شادی ایک انتہائی غریب احمدی سے کی جس کے ساتھ آپ نے نہایت صبر و شکر کے ساتھ گزارا کیا اور بچوں کی اچھی تربیت کی۔ مرحومہ بہت مہمان نواز اور خلافت سے نہایت اخلاص اور وفا کا تعلق رکھتی تھیں۔

(8) مکرمہ جنت بی بی صاحبہ (اہلیہ مکرم مہر بشیر احمد صاحب مرحوم۔ ربوہ)

7/فروری 2012ء کو مختصر علالت کے بعد وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ نہایت سادہ مزاج اور ملنسار خاتون تھیں۔ فرض نمازوں کے علاوہ نوافل بھی بڑی باقاعدگی سے ادا کرتی تھیں۔ خلافت سے وفا اور اخلاص کا بہت گہرا تعلق تھا۔ آپ نے ناخواندہ ہونے کے باوجود بڑھاپے میں قرآن کریم کا ترجمہ سیکھا۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ مکرم محمد اقبال بشیر صاحب (نائب افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ۔ ربوہ) کی خوش دامنہ تھیں۔

(9) مکرم مرزا محمد نصراللہ صاحب (آف دارالعلوم جنوبی۔ ربوہ)

آپ راج گیری کا کام کرتے تھے۔ اسی کام کے دوران دوسری منزل سے گرنے کی وجہ سے سر اور ٹانگ میں چوٹیں آئیں اور ایک ماہ بیمار رہنے کے بعد 12/نومبر 2009ء کو 44 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم بڑے شریف النفس اور مخلص انسان تھے۔ چندوں کی ادائیگی میں بہت باقاعدہ تھے۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(10) مکرم احمد دین صاحب (آف مدرسہ چٹھہ ضلع گوجرانوالہ)

17/دسمبر 2011ء کو 84 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ نے لمبا عرصہ مقامی جماعت کے سیکرٹری مال کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ فرقان بٹالین میں بھی کام کیا۔ صوم و صلوۃ کے پابند، چندہ جات میں باقاعدہ، بڑے بااخلاق اور دعوت الی اللہ کا بھرپور جذبہ رکھنے والے مخلص اور فدائی احمدی تھے۔

(11) مکرم رب نواز بھٹی صاحب (آف لاہور)

16/جنوری 2012ء کو 25 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ نے لمبا عرصہ اپنی مجلس میں اطفال کے سیکرٹری عمومی کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ سانحۂ لاہور کے بعد دارالذکر میں گارڈ کے فرائض بھی سرانجام دیتے رہے۔ آپ نیک، نماز باجماعت کے پابند، نرم مزاج اور ہر ایک سے محبت سے پیش آنے والے مخلص خادم تھے۔ خلافت سے گہرا لگاؤ تھا اور نظام جماعت سے اخلاص و وفا کا تعلق تھا۔ آپ کے ایک بھائی مکرم گل نواز بھٹی صاحب جامعہ احمدیہ ربوہ میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے۔ انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین

۞۞۞۞۞۞

خطبہ جمعہ

ہمیشہ یاد رکھیں کہ جلسے کے دوران اپنی ذاتی باتوں کی طرف توجہ نہ ہو بلکہ تمام پروگرام، جتنے بھی ہیں، ان کو سننے کے دوران بھی اور ان کے بعد بھی زیادہ تر وقت دعاؤں اور ذکرِ الٰہی میں گزارنے کی کوشش ہونی چاہئے۔

حقوق اللہ کی ادائیگی میں سب سے اہم چیز نماز ہے۔ پس ہم میں سے ہر ایک کو بڑے خوف سے اپنی نمازوں کی ادائیگی کی کوشش کرنی چاہئے۔

جلسہ کے دنوں میں جو تین دن ہیں جن میں ہماری روحانی، علمی، اخلاقی ترقی کے لئے پروگرام ترتیب دیئے گئے ہیں، اس میں اکثر لوگ تہجد کی طرف بھی توجہ کرتے ہیں اور فرض نمازیں بھی باجماعت ادا کرتے ہیں اس کو اپنی زندگیوں کا مستقل حصہ بنانے کا عہد کریں، تبھی تقویٰ کے سب سے اہم پہلو پر چلنے والے کہلا سکیں گے اور تبھی جلسے کے انعقاد کے مقصد کو حاصل کرنے والے بن سکیں گے۔

پاکستانی احمدی بھائیوں کے لئے باہر رہنے والے احمدیوں کو بہت دعائیں کرنی چاہئیں کہ اللہ تعالیٰ جلد اُن کے بھی دن پھیرے اور اُنہیں مذہبی آزادی حاصل ہو۔ دوسرے جو بہت بڑی ذمہ داری پاکستان سے باہر رہنے والے احمدیوں پر پڑتی ہے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ دینی مہمات کے لئے آگے آئیں۔

تبلیغ کے راستوں کو تلاش کرنے کے لئے بھی تقویٰ ہی شرط ہے جس پر چلنے کی ہر احمدی کو ضرورت ہے۔

مکرم ناصر احمد صاحب سابق محاسب و افسر پراویڈنٹ فنڈ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کی وفات پر مرحوم کا ذکرِ خیر اور نماز جنازہ غائب۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 18رمئی 2012ء بمطابق 18رہجرت 1391 ہجری شمسی بمقام ننسپیٹ۔ ہالینڈ

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيکَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِکِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ ہالینڈ کا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایک مرتبہ پھر مجھے توفیق عطا فرمائی کہ یہاں ہالینڈ کے جلسے میں شامل ہوں۔ یہ جلسہ اصل پروگرام کے مطابق تو اگلے ہفتے ہونا تھا لیکن پھر میری شمولیت کی خواہش کی وجہ سے میرے پروگرام کو دیکھتے ہوئے ہالینڈ کی جماعت نے ایک ہفتہ پہلے کا پروگرام بنا لیا اور بڑے مختصر نوٹس (Notice) پر یہ پروگرام بنایا۔ بیشک ہالینڈ چھوٹا ملک ہے اور جماعت بھی چھوٹی ہے اور بڑی جلدی اطلاعیں بھی ہو سکتی ہیں لیکن پھر بھی اس پروگرام میں تبدیلی آپ لوگوں نے بڑی خوش دلی سے کی اور بڑی آسانی سے کر دی۔ جگہ کا مسئلہ تھا۔ یہ جگہ کافی تنگ ہے۔ ہال جو کرائے پر لئے ہوئے تھے وہ ان تاریخوں پر مل نہیں رہے تھے لیکن بہر حال اچھا انتظام ہو گیا ہے۔ لیکن بعض عملی دقتیں اور مسائل بھی پیدا ہوئے ہوں گے یا ہو سکتا ہے کہ پیدا ہوں جس میں آپ لوگوں کو کسی معمولی تکلیف سے گزرنا پڑے۔ تو اگر ایسی صورت ہو تو ان تکلیفوں کو برداشت کریں۔ اوّل تو مجھے امید ہے کہ ماشاء اللہ کام کرنے والے کارکنان ہر طرح آرام پہنچانے کی اپنی بھرپور کوشش کرتے ہیں اور اب دنیا میں چاہے چھوٹی جماعتیں ہوں یا بڑی جماعتیں، اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ سالانہ اور بڑے اجتماعات کے تمام انتظامات سنبھالنے کے لئے ہر جگہ بے غرض اور بےنفس کارکنان کی ٹیمیں تیار ہو چکی ہیں جو خوشی سے مہمانوں کی ہر طرح خدمت کے لئے ہر وقت مستعد رہتے ہیں۔ اور جو مہمان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہوں آپ کے جاری نظام کے بلانے پر آنے والے مہمان ہوں، اُن کی خدمت تو خاص طور پر بڑے بےنفس ہو کر ہمارے کارکنان کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمام کارکنان کو آئندہ بھی اور ہمیشہ اس بےنفس خدمت کی توفیق دیتا چلا جائے اور انہیں بہترین جزا دے اور اگر کہیں کوئی کمیاں رہ گئی ہیں تو اُن کی پردہ پوشی فرمائے اور مہمانوں کو، شاملین جلسہ کو بھی چاہئے کہ بجائے کمیوں اور کمزوریوں کو دیکھنے کے جلسہ سالانہ میں شامل ہونے کے اصل مقصد اور جلسہ سالانہ کی غرض کو سامنے رکھیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود بیان فرمائی ہے اور یہ غرض وہی ہے جو بیعت کی غرض ہے۔ بیعت کرنے کے بعد دنیاوی دھندوں میں پڑ کر انسان عموماً اپنے اصل مقصد کو بھول جاتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے بار بار نصیحت کرنے کو ضروری قرار دیا ہے کہ اس سے ہر اُس شخص کو جس کے دل میں ایمان ہے، فائدہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ (الذاریٰت:56)۔ پس یقیناً نصیحت مومنوں کو فائدہ پہنچاتی ہے۔

پس یہ جلسہ بھی نصیحت کرنے، یاددہانی کروانے کے لئے منعقد کیا جاتا ہے یا یہ جلسے دنیا میں ہر جگہ منعقد کئے جاتے ہیں۔ یہ بتانے کے لئے منعقد کئے جاتے ہیں کہ اس زمانے کے امام کی بیعت میں آ کر پھر اپنے عہد کو یاد کرو، اپنے عہدِ بیعت کو یاد کرو۔ اگر دنیاوی مصروفیات کی وجہ کچھ کمزوریاں پیدا ہوگئی ہیں تو اب نئے سرے سے نصائح سن کر علمی اور تربیتی وعظ و نصائح اور تقاریر سن کر پھر اپنی دینی حالتوں کی طرف توجہ کرو۔ اکٹھے مل بیٹھ کر ایک دوسرے کی نیکیاں جذب کرنے کی کوشش کرو اور برائیوں کو دور کرو۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ جلسے کے دوران اپنی ذاتی باتوں کی طرف توجہ نہ ہو بلکہ تمام پروگرام، جتنے بھی ہیں، ان کو سننے کے دوران بھی اور ان کے بعد بھی زیادہ تر وقت دعاؤں اور ذکرِ الٰہی میں گزارنے کی کوشش ہونی چاہئے۔ یہ سوچ کر شامل ہونا چاہئے کہ ہم اس روحانی ماحول میں دو تین دن گزار کر اپنے عہدِ بیعت کی تجدید کر رہے ہیں تا کہ ہمارے ایمان مضبوط سے مضبوط تر ہوتے چلے جائیں۔ تا کہ ہم تقویٰ میں ترقی کریں اور اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس ارشاد کو ہمیشہ سامنے رکھیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ:

’’تمام مخلصین داخلینِ سلسلۂ بیعت اس عاجز پر ظاہر ہو کہ بیعت کرنے سے غرض یہ ہے کہ تا دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو اور اپنے مولیٰ کریم اور رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دل پر غالب آ جائے اور ایسی حالتِ انقطاع پیدا ہو جائے جس سے سفرِ آخرت مکروہ معلوم نہ ہو۔‘‘ (آسمانی فیصلہ روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 351)

پس ہم میں سے ہر ایک کو یہ یاد رکھنا چاہئے کہ یہ جلسہ ہمارے لئے اس معیار کے حاصل کرنے کا ذریعہ ہونا چاہئے۔ اس جلسہ میں دین کو دنیا پر مقدم کرنے کی سوچ کو مزید صیقل کرنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی محبت اس صورت میں سب محبتوں پر غالب آ سکتی ہے جب ہمیں یہ پتہ ہو کہ اللہ تعالیٰ ہم سے کیا چاہتا ہے؟ رسول ہم سے کیا چاہتا ہے؟ اور اس کا صرف یہی مطلب نہیں کہ ہمیں پتہ ہو، ہمارے علم میں ہو کہ اللہ تعالیٰ اور اُس کا رسول ہم سے کیا چاہتے ہیں؟ بلکہ ان باتوں کو علم میں لا کر اُس پر عمل کرنا بھی ضروری ہے اور پھر اس کے حصول کے لئے بھرپور کوشش ہونی چاہئے، مستقل کوشش ہونی چاہئے۔ اور جب ان باتوں پر عمل ہو گا تو تبھی وہ حالت پیدا ہو گی جب انسان کو سفرِ آخرت مکروہ معلوم نہ ہو۔ ایک نہ ایک دن ہر انسان نے اس دنیا سے جانا ہے۔ خوش قسمت ہوں گے ہم میں سے وہ جو اللہ تعالیٰ کی رضا اور اُس کی محبت کے ساتھ اس دنیا سے جائیں گے اور اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہوں گے۔

پس اس بات کو ہم میں سے ہر ایک کو سامنے رکھنا چاہئے کہ انسان میں نیکیوں پر چلنے اور برائیوں سے رُکنے کا خیال اُس وقت ہی شدت سے پیدا ہوتا ہے جب اُسے یہ یقین ہو کہ مَیں نے ایک نہ ایک دن اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہونا ہے اور وہاں مَیں اپنے اعمال کے بارے میں پوچھا جاؤں گا۔ اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں فرماتا ہے یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اتَّقُوا اللّٰہَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ۔ وَاتَّقُوا اللّٰہَ۔ اِنَّ اللّٰہَ خَبِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ (الحشر:19) کہ اے لوگو جو ایمان لائے ہو، اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ اور چاہئے کہ ہر جان اس بات پر نظر رکھے کہ اُس نے کل کے لئے آگے کیا بھیجا ہے؟ اور تم اللہ کا تقویٰ اختیار کرو، اللہ تعالیٰ جو کچھ تم کرتے ہو اس سے خوب باخبر ہے۔

پس اللہ تعالیٰ نے یہاں کھول کر بیان فرما دیا ہے کہ تمہارا ایمان تب کامل ہوگا جب تم خالص اللہ تعالیٰ کے ہو جاؤ گے اور اُس کا تقویٰ اختیار کرو گے۔ اور یہ تقویٰ اُس وقت ایک حقیقی مومن کہلانے والے کو حاصل ہوتا ہے جب وہ یہ دیکھے کہ اُس نے اگلے جہان کے لئے کیا بھیجا ہے۔ اُس حقیقی اور دائمی زندگی کے لئے کیا کوشش کی ہے؟ اس دنیا کے لئے تو انسان کوشش کرتا ہے۔ بڑے تردّد سے ملازمتوں کی تلاش کرتا ہے۔ کاروبار کے لئے محنت کرتا ہے۔ جائیدادیں بنانے کے لئے محنت اور کوشش کرتا ہے۔ اپنے بچوں کی دنیاوی تعلیم کے لئے فکرمندی کے ساتھ کوشش کرتا ہے اور بہت سے دنیاوی دھندوں کے لئے کوششیں ہو رہی ہوتی ہیں۔ ان دنیاوی کاموں کے لئے ایک شخص جس کو خدا تعالیٰ پر یقین ہو اس کوشش کے ساتھ کچھ حد تک دعا بھی کرتا ہے یا دوسروں سے دعا کرواتا ہے۔ مجھے روزانہ بیشمار خطوط ان دنیاوی مقاصد کے حصول کے لئے دعا کے آتے ہیں۔ بعض ایسے بھی ہیں جو خود تو صرف دنیاداری کے کاموں میں پڑے رہتے ہیں۔ نمازیں بھی پانچ پوری نہیں پڑھتے۔ اگر پڑھتے ہیں تو جلدی جلدی ٹکریں مار کر پڑھ لیتے ہیں لیکن دعا کے لئے بڑی دردناک حالت بنا کر خط لکھ رہے ہوتے ہیں اور وہ بھی دنیاوی چیزوں کے لئے۔ بہر حال اس بارے میں آگے مَیں ذکر کروں گا کہ دعاؤں کی کیا اہمیت ہے؟ تو یہاں مَیں یہ بیان کر رہا تھا کہ انسان دنیاوی کاموں کے لئے تو بہت کچھ کرتا ہے۔ یہ ایک احمدی کا دعویٰ بھی ہے کہ مَیں نے اس زمانے کے امام کو مانا ہے جنہوں نے مجھے پھر اسلام کی خوبصورت تعلیم سے روشناس کروایا ہے لیکن تقویٰ کا وہ معیار حاصل نہیں کرتا یا حاصل کرنے کی کوشش نہیں کرتا جو ایک احمدی مسلمان کا ہونا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ مرنے کے بعد تمہاری دنیاوی ترقیات کے بارے میں پوچھا جائے گا، بلکہ فرمایا کہ تقویٰ اختیار کرو اور یہ دیکھو کہ تم نے کل کے لئے، اُس کل کے لئے، اُس آئندہ کی زندگی کے لئے جو تمہارے مرنے کے بعد شروع ہونی ہے، جو ہمیشہ کی زندگی ہے، اُس کے لئے تم نے کیا آگے بھیجا ہے؟ اس دنیا کی کمائی، اس دنیا کے بینک بیلنس، اس دنیا کی جائیداد، اولاد اور عزیز رشتے دار سب یہیں رہ جانے ہیں۔ ان کے بارے میں خدا تعالیٰ کچھ نہیں پوچھے گا۔ اللہ تعالیٰ پوچھے گا تو یہ کہ جن نیک اعمال کرنے کی مَیں نے تلقین کی تھی وہ تم نے کتنے کئے ہیں؟ اور جو بھی نیک عمل ہم نے خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے کئے ہوں گے، جو کام بھی تقویٰ پر چلتے ہوئے ہم نے کیا ہوگا، جس حد تک بھی حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرنے کی ہم نے کوشش کی ہوگی وہ اللہ تعالیٰ کے حضور موجود ہوں گے۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مجھ تک تمہارے یہ اموال نہیں پہنچیں گے بلکہ تقویٰ پہنچتا ہے۔ اس لئے ہمیشہ اس بات کو سامنے رکھو کہ جو عمل بھی تم کر رہے ہو، چاہے وہ اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنے کی سوچ کے ساتھ ہو یا اللہ تعالیٰ کی مخلوق کا حق ادا کرنے کی سوچ کے ساتھ ہو۔ جو عمل خالص تقویٰ پر چلتے ہوئے ہوگا، وہی عمل ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ دیکھو کہ تم نے کل کے لئے کیا آگے بھیجا ہے۔ وہی عمل ہے جو اللہ تعالیٰ کے حضور قبولیت کا درجہ رکھتا ہے۔ جو کچھ بھی اللہ تعالیٰ کا تقویٰ مدّنظر رکھتے ہوئے ایک بندہ کرتا ہے، اللہ تعالیٰ کے حضور اس کا بدلہ پاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو دھوکہ نہیں دیا جا سکتا۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ہر عمل کی نیت اور ہر عمل سے باخبر ہے اور وہ جانتا ہے کہ ہمارے عمل کیا ہیں؟ اور اُن اعمال کرنے کی ہماری نیت کیا ہے؟ اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔ پس ہمارا وہی عمل اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول ہے جس کے کرنے کی نیت نیک ہو اور اللہ تعالیٰ کا تقویٰ دل میں رکھتے ہوئے کیا گیا ہو۔

حقوق اللہ کی ادائیگی میں سب سے اہم چیز نماز ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے پر ایمان لانے کے بعد دوسری اہم شرط جو ہے وہ نماز کا قیام رکھی ہے۔ لیکن دوسری جگہ نماز پڑھنے والوں کو بڑی سخت تنبیہ بھی کی، یہ انذار بھی کیا۔ فرماتا ہے فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ (الماعون:4) کہ نمازیوں کے لئے ہلاکت ہے، یعنی اُن نمازیوں کے لئے جو نماز کا حق ادا نہیں کرتے، جو تقویٰ کے بغیر نمازیں پڑھنے والے لوگ ہیں۔ اللہ تعالیٰ جو عالم الغیب ہے، جو خبیر ہے، جو علیم ہے اُسے ہر چھپی ہوئی بات کی بھی خبر ہے، اُسے ہر بات کا بھی علم ہے۔ نیّتوں کو بھی جانتا ہے، نمازیں پڑھنے کی کیفیت کو بھی جانتا ہے۔ وہ ایسی نمازیں الٹا دیتا ہے جو تقویٰ سے عاری ہوں۔ پس ہم میں سے ہر ایک کو بڑے خوف سے اپنی نمازوں کی ادائیگی کی کوشش کرنی چاہئے، کیونکہ نمازیں ہماری زندگی کا مقصد خدا تعالیٰ نے قرار دی ہیں اور جو مقصد ہو، اُس کے حصول کے لئے کوشش بھی بہت کرنی پڑتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ (الذاریات: 57) کہ اور مَیں نے جنّوں اور انسانوں کو صرف عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔

اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ نماز عبادت کا مغز ہے۔ جیسا کہ مَیں نے ذکر کیا کہ دنیادار دنیا کمانے کے لئے کتنے ہاتھ پیر مارتا ہے، کتنی محنت کرتا ہے، کتنی تکلیفیں برداشت کرتا ہے، اتنی فکر کرتا ہے کہ اپنی صحت برباد کر لیتا ہے۔ بعض لوگوں کو دنیاوی مال کا، جائیداد کا نقصان ہو جائے تو دل کے دورے پڑنے لگ جاتے ہیں۔ بعض لوگ خاطر خواہ نتائج نہ دیکھ کر اس طرح ڈیپریشن میں چلے جاتے ہیں کہ اُن کو ساری عمر کا روگ لگ جاتا ہے۔ صرف اس دنیا کی زندگی کے لئے یہ سب کچھ ہو رہا ہوتا ہے۔ جو اگر دیکھیں تو ایک انسان کی فعال زندگی، ایک ایکٹو (Active) زندگی کی جو زیادہ سے زیادہ عمر ہے ساٹھ ستر سال تک کی ہوتی ہے۔ اس کے بعد کی زندگی عموماً فعال نہیں ہوتی۔ پھر عموماً بچوں کے یا دوسروں کے رحم و کرم پر انسان پڑا ہوتا ہے۔ یہاں بھی ان ملکوں میں دیکھیں تو بچے بھی نہیں سنبھالتے۔ اکثر لوگ اولڈ پیپل ہاؤس (Old People House) میں بھیج دیئے جاتے ہیں۔ ہفتے کے بعد بچے مل آتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ہم نے بڑا احسان کر لیا۔ اُس وقت کوئی نہیں پوچھتا۔ وہاں سب نرسوں کے رحم و کرم پر ہوتے ہیں۔ تو اس عمر کو پہنچ کر جن کو خدا تعالیٰ کی ذات پر یقین ہوتا ہے انہیں پھر خدا تعالیٰ کی یاد بھی آ جاتی ہے۔ اُس وقت بعض کو اخروی زندگی کی فکر بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ انجام بخیر ہونے کے لئے دعائیں بھی کرتے ہیں اور کرواتے بھی ہیں لیکن حقیقی مومن وہ ہے جو اس عمر پر پہنچنے سے بہت پہلے اپنے انجام بخیر ہونے کی فکر کرے اور اپنی زندگی کے اصل اور بنیادی مقصد کو حاصل کرنے کے لئے کوشش کرے۔ اپنی عبادت کا حق ادا کرے۔ دنیا کی دلچسپیاں، دنیا کی رنگینیاں اُسے عبادت سے غافل کرنے والی نہ ہوں۔ نمازوں سے غافل کرنے والی نہ ہوں۔

یہ بھی اللہ تعالیٰ کا احمدی گھرانوں پر احسان ہے کہ عموماً خاوند یا بیوی میں سے ایک اگر عبادت کا حق ادا کرنے والا نہیں تو دوسرا توجہ دلانے کی کوشش کرتا ہے۔ کئی لوگ ملاقاتوں میں بھی اور خطوط کے ذریعے بھی مجھے کہتے ہیں کہ ہمارے خاوند یا بیوی کے لئے دعا کریں، اُنہیں نمازوں کی طرف توجہ نہیں ہے۔ یہ توجہ پیدا ہو جائے۔ عموماً عورتیں زیادہ کہتی ہیں۔ یہ بات اس لحاظ سے جہاں خوشکُن بھی ہے کہ عورتوں کو نمازوں کی طرف توجہ زیادہ ہے اور امید کی جاتی ہے اُن کی اس توجہ کی وجہ سے بچوں کی توجہ بھی رہے گی اور صحیح تربیت کر سکیں گی۔ وہاں یہ امر قابلِ فکر بھی ہے کہ مرد جو قوّام بنایا گیا ہے، جو گھر کا نگران بنایا گیا ہے، وہ نمازوں میں سست ہے۔ وہ گھر کا سربراہ جس کی ذمہ داری ہے کہ وہ گھر والوں کے لئے نمونہ بنے، بلکہ نمونہ بننا ضروری قرار دیا گیا ہے، وہ اگر اس مقصد کو حاصل کرنے کی کوشش نہیں کر رہا جو اُس کی زندگی کا مقصد ہے تو اولاد کیا نمونہ لے گی؟ اور عملاً یہ ہوتا بھی ہے کہ بڑے بچے، لڑکے جب جوان ہوتے ہیں، جوانی میں قدم رکھتے ہیں تو باپ اگر نمازیں نہیں پڑھ رہا ہوتا تو ماں کے توجہ دلانے کے باوجود کہہ دیتے ہیں کہ ہم کیوں پڑھیں۔ نماز جو عبادت کا مغز ہے، اُس کا حق ادا کرنے کا طریق تو یہ ہونا چاہئے تھا کہ اگر مسجد یا نماز سینٹر گھر سے دور ہے تو گھروں میں نماز باجماعت ادا کی جائے تاکہ نمازوں کی برکات سے گھر بھر جائیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل گھروں پر نازل ہوں۔ مردوں کو خاص طور پر قیامِ نماز کا حکم ہے اور قیامِ نماز کا مطلب ہی یہ ہے کہ سوائے اشد مجبوری کے نمازیں باجماعت ادا کی جائیں۔

پس یہاں جلسہ کے دنوں میں جو تین دن ہیں جن میں ہماری روحانی، علمی، اخلاقی ترقی کے لئے پروگرام ترتیب دیئے گئے ہیں، اس میں اکثر لوگ تہجد کی طرف بھی توجہ کرتے ہیں اور فرض نمازیں بھی باجماعت ادا کرتے ہیں اس کو اپنی زندگیوں کا مستقل حصہ بنانے کا عہد کریں، تبھی تقویٰ کے سب سے اہم پہلو پر چلنے والے کہلا سکیں گے اور تبھی جلسے کے انعقاد کے مقصد کو حاصل کرنے والے بن سکیں گے۔ جلسہ کے انعقاد کا اعلان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تقویٰ کی ترقی کی طرف توجہ اور اُس کے لئے کوشش کو ہی اہم قرار دیا ہے۔ آپ جلسے کی اہمیت بیان فرماتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

"دل آخرت کی طرف بکلّی جھک جائیں اور ان کے اندر" (یعنی شامل ہونے والوں کے اندر جو جلسے میں شامل ہو رہے ہیں) "خدا تعالیٰ کا خوف پیدا ہو اور وہ زہد اور تقویٰ اور خدا ترسی اور پرہیزگاری اور نرم دلی اور باہم محبت اور مؤاخات میں دوسروں کے لئے ایک نمونہ بن جائیں اور انکسار اور تواضع اور راستبازی ان میں پیدا ہو، اور دینی مہمات کے لئے سرگرمی اختیار کریں"۔ (شہادۃ القرآن روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 394)

پس پہلی بات تو آپ نے یہی بیان فرمائی ہے کہ آخرت کی طرف مکمل جھک جاؤ۔ وہی قرآنِ کریم کا حکم ہے کہ یہ دیکھو کہ تم نے کل کے لئے کیا بھیجا ہے؟ اس دنیا کی فکر کی بجائے آخرت کی زیادہ فکر رکھو۔ اور یہ حالت اُسی وقت پیدا ہوتی ہے جب تقویٰ ہو۔ تقویٰ ہوگا تو یہی چیز خدا خوفی کی طرف بھی مائل رکھے گی۔ جہاں حقوق اللہ ادا ہوں گے، وہاں حقوق العباد بھی ادا ہوں گے یا اُن کے ادا کرنے کی طرف کوشش ہوگی اور اس کے لئے آپ نے ضروری قرار دیا کہ حقوق العباد کی ادائیگی کے لئے آپس کی محبت اور بھائی چارہ دلوں میں پیدا کرو۔ پھر صرف آپس کی محبت اور بھائی چارہ ہی نہیں بلکہ معاشرے پر بھی اس کا نیک اثر قائم ہونا چاہئے۔ تمہاری عاجزی اور انکساری اور نیکی اور دوسروں کا خیال رکھنا ایسا ہو کہ دنیا کہے کہ یہ احمدی ہیں جو دنیا

کے دوسرے لوگوں سے مختلف نظر آتے ہیں۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی میں اگر کسی نے نمونہ دیکھنا ہو تو ان احمدیوں میں دیکھو۔

پھر آپ نے فرمایا کہ دینی مہمات کے لئے سرگرمی اختیار کرو۔ دینی مہمات میں دین کی اشاعت کے لئے مالی قربانی بھی ہے۔ مساجد کی تعمیر کی طرف توجہ اور کوشش بھی ہے۔ تبلیغ کی منصوبہ بندی بھی ہے اور اس منصوبہ بندی کے ساتھ ہر احمدی کا اپنا وقت اس مقصد کے لئے دینا بھی ہے۔

پس جلسے میں آکر جب ہم مختلف موضوعات پر تقریریں سنتے ہیں، تو جو تقریریں یہاں کی جاتی ہیں، ان کو سن کر ہمیں جن مقاصد کے حصول کی طرف یہاں بیٹھے ہوئے توجہ پیدا ہوتی ہے، وہ مستقل ہماری زندگی کا حصہ ہونے چاہئیں۔ پس ہر احمدی جہاں جلسے میں شامل ہو کر اپنی عبادتوں کے معیار بلند کرے اور خدا تعالیٰ کے دوسرے حق ادا کرے، وہاں بندوں کے بھی حق ادا کرے۔ معاشرے کے بھی حق ادا کرنے کی طرف توجہ کرے۔ آپس میں اگر کوئی رنجشیں ہیں تو جلسے کی برکات سے انہیں بھی دور کرنے کی کوشش کریں۔ گویا اس جلسے میں شامل ہونے کے مقصد کو تبھی حاصل کیا جا سکتا ہے جب ہر قسم کی برائیوں کو دور کرنے کا عہد کریں اور اس کے لئے کوشش کریں۔ اس معاشرے میں رہتے ہوئے جہاں ایک بہت بڑی تعداد خدا تعالیٰ کے وجود سے ہی انکاری ہے اور دنیا کو ہی سب کچھ سمجھا جاتا ہے اور اس کے حاصل کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش کی جاتی ہے۔ اس معاشرے میں رہتے ہوئے دین پر قائم رہنا، دین کی خاطر قربانی کے لئے تیار رہنا، تقویٰ پر چلنے کی کوشش کرنا، بہت بڑا کام ہے۔ اور اس لئے یہ مومن کے لئے بہت اہم قرار دیا گیا ہے۔ بہت سے لوگ ہم دیکھتے ہیں یہاں آکر یہاں کی رنگینیوں میں گم ہو جاتے ہیں۔ یہاں کے لوگوں کی اکثریت کے عمل جو حقیقت میں شیطانی عمل ہیں وہ یہاں نئے آنے والوں کے لئے دلچسپی کا باعث بن جاتے ہیں۔ نئے آنے والے لوگ یا جن کو کسی قسم کا کمپلیکس (Complex) ہوتا ہے، احساسِ کمتری میں مبتلا ہوتے ہیں سمجھتے ہیں کہ شاید ہماری ترقی کا راز اسی میں ہے کہ ان لوگوں کے پیچھے چلا جائے اور دین کو پیچھے کر دیا جائے اور دنیا کو مقدم رکھا جائے۔ حالانکہ اس میں ترقی نہیں ہے بلکہ اس میں تباہی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ فَاتَّقُوا اللّٰہَ یٰٓاُولِی الْاَلْبَابِ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ (المائدہ:101) کہ پس اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو اے عقل والو! تا کہ تم فلاح پاؤ۔

اب یہاں کامیاب اللہ تعالیٰ نے انہیں قرار دیا ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں بلکہ عقل والے بھی یہی لوگ ہیں جنہوں نے عارضی خواہشات کو سب کچھ نہیں سمجھا، اس دنیا کی خواہشات کو کچھ نہیں سمجھا اور ان کو سمجھ کر اپنی ہمیشہ کی زندگی کو برباد نہیں کر لیا۔ ایسے لوگ عقل والے ہیں جو دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے ہیں، جنہوں نے اس دنیا کی زندگی کو سب کچھ سمجھ لیا انہوں نے تو اپنی ہمیشہ کی زندگی کو برباد کر لیا اور جو ہمیشہ کی زندگی کو برباد کرنے والا ہو، اُسے عقلمند تو نہیں کہا جا سکتا۔ عقلمند وہی کہلاتا ہے جو چھوٹی چیز کو بڑی چیز کے لئے قربان کرتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے دنیا کو قربان کرنا یہی عقلمندی ہے۔ پس انسان کو ایک صحیح مومن کو، حقیقی مومن کو اسے ہی اپنی زندگی کا مقصد بنانا چاہئے اور یہ مقصد کس طرح حاصل کیا جا سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَھٰذَا کِتٰبٌ اَنْزَلْنٰہُ مُبٰرَکٌ فَاتَّبِعُوْہُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ (سورۃ الانعام:156) اور یہ کتاب یعنی قرآن کریم ایسی کتاب ہے جسے ہم نے اتارا ہے۔ یہ برکت والی ہے۔ پس اس کی پیروی کرو اور تقویٰ اختیار کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔

پس اگر ہم نے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بننا ہے تو قرآن کریم کے احکامات کی پیروی کرنی ہو گی جس کی اللہ تعالیٰ نے ہمیں تلقین فرمائی ہے۔ اور یہ پیروی ہی تقویٰ کے راستوں کی نشاندہی کرتی ہے اور اس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم پر اللہ تعالیٰ رحم فرماتا رہے گا۔ یہ رحم ختم نہیں ہو جاتا بلکہ فرماتا چلا جائے گا۔ کیونکہ یہاں ''مُبَارَکٌ'' جو لکھا ہوا ہے، بَرَکَ کا مطلب ہی یہ ہے کہ ہر اچھی چیز جو نہ صرف یہ کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ملتی ہے بلکہ اُس میں ہر آن اور ہر لحہ اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا رحم ہے کہ اگر اُس کی رضا حاصل کرنے کے لئے انسان ایک نیکی کرتا ہے، اس کی رحمانیت ہی ہے نہ، تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مَیں اُسے دس گنا کر دیتا ہوں، بلکہ سات سو گنا تک بڑھا دیتا ہوں اور یہیں پر بس نہیں ہے بلکہ فرمایا کہ میں اس سے بھی زیادہ بڑھا سکتا ہوں اور بڑھا دیتا ہوں۔

پس تقویٰ پر چلنے والا جو ہے وہ دیکھے کیسے کیسے پھل کھا رہا ہے اور پھر ایک عمل کے کئی گنا کر کے کھا رہا ہے، بے حد و حساب کھا رہا ہے۔ پس ہم میں سے ہر ایک کو کوشش کرنی چاہئے کہ قرآنِ کریم کے احکامات کی پیروی کی کوشش کریں تبھی حقیقی تقویٰ پر چلنے والے ہم کہلا سکتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تقویٰ کی وضاحت بیان فرماتے ہوئے ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

''انسان کی تمام روحانی خوبصورتی تقویٰ کی تمام باریک راہوں پر قدم مارنا ہے۔ تقویٰ کی باریک راہیں روحانی خوبصورتی کے لطیف نقوش اور خوشنما خط و خال ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ کی امانتوں اور ایمانی عہدوں کی حتی الوسع رعایت کرنا اور سر سے پیر تک جتنے قویٰ اور اعضاء ہیں جن میں ظاہری طور پر آنکھیں اور کان اور ہاتھ اور پیر اور دوسرے اعضاء ہیں اور باطنی طور پر دل اور دوسری قوتیں اور اخلاق ہیں۔ ان کو جہاں تک طاقت ہو ٹھیک ٹھیک محلِ ضرورت پر استعمال کرنا اور ناجائز مواضع سے روکنا اور ان کے پوشیدہ حملوں سے متنبہ رہنا''۔ (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم روحانی خزائن جلد21 صفحہ 210-209)

یہ ہے اللہ تعالیٰ کے حق کی ادائیگی۔ جو امانتیں اللہ تعالیٰ نے دی ہیں، عہد جو اللہ تعالیٰ سے کئے ہیں، اُن کو ہر وقت پورا کرنے کی کوشش کرنا۔ تمام اعضاء سے اُن کی ادائیگی کرنا۔ ہاتھ ہے تو وہ کام کرے، جس کے کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے، تمام بُرے کاموں سے بچنا۔ پاؤں ہیں تو اُن نیکیوں کی طرف جانے والے ہوں جن کا اللہ تعالیٰ نے کرنے کا حکم دیا ہے۔ حدیث میں آیا ہے ناں ہر قدم جو مسجد کی طرف اُٹھتا ہے اُس کا ثواب دیا جاتا ہے۔

(صحیح مسلم کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ باب المشی الی الصلاۃ تمحی بہ الخطایا...... حدیث:1521)

پس ہر قدم جو دنیا کے دھندوں کو چھوڑ کے مسجد کی طرف، نماز پڑھنے کے لئے جاتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنے والا ہے۔ اسی طرح انسان کے اندر چھپی ہوئی جتنی صلاحیتیں ہیں اُن کا بھی حق ادا کرنا اللہ تعالیٰ کی خاطر اُن کا استعمال کرنا اور پھر شیطان جو حملے کرتا ہے اُن سے بھی بچنے کی کوشش کرنا۔ فرمایا کہ پوشیدہ حملوں سے متنبہ رہنا، اُن سے ہوشیار رہنا ہے کہ شیطان کس طرح کے حملے کر سکتا ہے۔ اور پھر فرمایا کہ اس کے مقابل پر حقوقِ عباد کا بھی لحاظ رکھنا۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کے حقوق ہو گئے۔

پھر بندوں کے جو حقوق ہیں اُن کا بھی لحاظ رکھنا ضروری ہے۔ اور ''یہ وہ طریق ہے کہ انسان کی تمام روحانی خوبصورتی اس سے وابستہ ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں تقویٰ کو لباس کے نام سے موسوم کیا ہے۔ چنانچہ لِبَاسُ التَّقْوٰی (سورۃ الاعراف 27) قرآن شریف کا لفظ ہے۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ روحانی خوبصورتی اور روحانی زینت تقویٰ سے ہی پیدا ہوتی ہے۔ اور تقویٰ یہ ہے کہ انسان خدا کی تمام امانتوں اور ایمانی عہدوں اور ایسا ہی مخلوق کی تمام امانتوں اور عہد کی حتی الوسع رعایت رکھے۔ یعنی ان کے دقیق در دقیق پہلوؤں پر تا بمقدور کاربند ہو جائے''

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم روحانی خزائن جلد21 صفحہ 210)

یعنی حقوق اللہ اور حقوق العباد کی تمام ذمہ داریاں جو باریک سے باریک ہیں، اُن کو پورا کرنے کی کوشش کرے۔ کاروباری لوگ ہیں، زندگی کے روزمرہ کے معاملات ہیں وہاں جو وعدے وعید ہوتے ہیں، جو بھی عہد کئے جاتے ہیں، جو بھی معاہدے کئے جاتے ہیں، اُن کو پورا کرنا ہے۔ اپنا کام ہے تو اُس کو انصاف کے ساتھ ادا کرنا ہے۔ طالبعلم ہیں تو علاوہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کے حق کے، وہ اپنی پڑھائی کا حق ادا کریں۔ ہر قسم کے حقوق کی ادائیگی جو ہے وہی تقویٰ پر چلنے والی کہلا سکتی ہے۔

پھر آپ ایک اور جگہ فرماتے ہیں:

''متقی بننے کے واسطے یہ ضروری ہے کہ بعد اس کے کہ موٹی موٹی باتوں جیسے زنا، چوری، تلف حقوق، ریا، عجب، حقارت، بخل کے ترک میں پکا ہو تو اخلاق رذیلہ سے پرہیز کر کے''۔

یہ بڑی بڑی باتیں، چوری، زنا وغیرہ جو ہیں ان سے تو انسان بچتا ہے۔ پھر یہ جو بناوٹ ہے، کنجوسی جو ہے، تکبر جو ہے، دکھاوہ جو ہے یہ بھی بڑی باتیں ہیں۔ یہ سب چیزیں جو ہیں انسان نے ان کو چھوڑنا ہے۔ اور پھر جو گھٹیا قسم کے اخلاق ہیں اُن سے بھی بچنا ہے اور پھر صرف بچنا نہیں ہے بلکہ ''ان کے بالمقابل پر اخلاقِ فاضلہ میں ترقی کرے''۔ جو اچھے اخلاق ہیں اُن میں ترقی کرو۔ اچھے اخلاق کیا ہیں؟ کہ ''لوگوں سے مروت، خوش خلقی، ہمدردی سے پیش آوے۔ خدا تعالیٰ کے ساتھ سچی وفا اور صدق دکھلاوے۔ خدمات کے مقام محمود تلاش کرے''۔ (یعنی اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنے کے لئے، دین کی خدمت کے لئے بھی وہ کوشش کرے جو انتہائی اونچے مقام ہوتے ہیں، یا جو تعریف کے قابل ہوں) ''ان باتوں سے انسان متقی کہلاتا ہے اور جو لوگ ان باتوں کے جامع ہوتے ہیں'' (یعنی اُن میں وہ سب موجود ہوتی ہیں) ''وہی اصل متقی ہوتے ہیں۔ (یعنی اگر ایک ایک خُلق فرداً فرداً کسی میں ہوں تو اسے متقی نہ کہیں گے''۔ ((بہت سارے اخلاق ہیں، بہت ساری نیکیاں ہیں، بہت سارے اعمالِ صالحہ ہیں، اگر کسی میں ایک ایک دو دو، تین تین ہیں تو وہ کامل متقی نہیں کہلا سکتا۔ فرمایا کہ متقی وہی ہو گا جس میں یہ سب اخلاق موجود ہوں۔ گھٹیا قسم کی جو باتیں ہیں اُن کو ختم کیا جائے اور اعلیٰ قسم کے جو اخلاق ہیں اُن کو اختیار کیا جائے۔ اور ہر خلق جو ہے اُس کو اپنایا جائے، تبھی اُس کو متقی کہیں گے۔ فرمایا کہ اگر فرداً فرداً کسی میں اخلاق ہیں اُس کو متقی نہیں کہیں گے) ''جب تک بحیثیت مجموعی اخلاق فاضلہ اس میں نہ ہوں۔ اور ایسے ہی شخصوں کے لئے لَاخَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَاھُمْ یَحْزَنُوْنَ (البقرۃ:62) ہے۔ اور اس کے بعد ان کو کیا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ایسوں کا متولّی ہو جاتا ہے'' (یعنی جب انسان ایسے مقام کو پہنچ جاتا ہے تو اس کو کوئی خوف نہیں رہتا اور نہ وہ غمگین ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ پھر اُن کے ساتھ ہو جاتا ہے) جیسے کہ وہ فرماتا ہے۔ وَھُوَ یَتَوَلَّی الصّٰلِحِیْنَ (الاعراف: 197) حدیث شریف میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے ہاتھ ہو جاتا ہے جس سے وہ پکڑتے ہیں۔ ان کی آنکھ ہو جاتا ہے جس سے وہ دیکھتے ہیں۔ ان کے کان ہو جاتا ہے جس سے وہ سنتے ہیں۔ ان کے پاؤں ہو جاتا ہے جن سے وہ چلتے ہیں۔ اور ایک اور حدیث میں ہے کہ جو میرے ولی کی دشمنی کرتا ہے مَیں اس سے کہتا ہوں کہ میرے مقابلہ کے لئے

تیار رہو۔ ایک جگہ فرمایا ہے کہ جب کوئی خدا کے ولی پر حملہ کرتا ہے تو خدا تعالیٰ اس پر ایسے جھپٹ کر آتا ہے جیسے ایک شیرنی سے کوئی اس کا بچہ چھینے تو وہ غضب سے جھپٹتی ہے''۔

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 681-680۔ ایڈیشن 2003ء۔ مطبوعہ ربوہ)

پس یہ تقویٰ کا مقام ہے جس کو ہمیں حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ پھر جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پہلے اقتباس میں جس میں جلسے کی غرض لکھی تھی، مَیں نے پڑھا تھا، آپ نے توجہ دلائی ہے کہ جلسے میں آ کر اپنی دینی مہمات کی طرف بھی توجہ کرو۔ ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے جیسا کہ مختصر پہلے بھی میں ذکر کر چکا ہوں کہ یہ دینی مہمات، دین کی تبلیغ اور اس کے لئے قربانیاں دینا ہے۔ آپ میں سے اکثریت وہ ہے جو پاکستان سے ہجرت کر کے یہاں اس لئے آئے ہیں کہ آپ کو پاکستان میں دین کی اشاعت اور تبلیغ کا کام تو ایک طرف رہا، دین پر عمل کرنے کی بھی اجازت نہیں۔ نماز ہم وہاں سرِ عام کھلے طور پر پڑھ نہیں سکتے۔ کلمہ لکھنے سے ہمیں روکا جاتا ہے۔ آئے روز ہماری مساجد سے کلمہ مٹانے کے لئے حکومتی کارندے اور پولیس والے مولویوں کے کہنے پر آ جاتے ہیں اور اب تو بڑے شہروں میں بھی بڑی مساجد کی طرف بھی ان کی نظر ہے۔ تو بہرحال دین کے معاملے میں احمدیوں پر تنگیاں وارد کی جا رہی ہے۔ اس لئے آپ میں سے اکثریت یہاں آئی ہے۔ گزشتہ کچھ دنوں میں تھائی لینڈ سے بھی کافی پاکستانی فیملیاں یہاں آئی ہیں۔ جو پاکستانی وہاں پھنسے ہوئے تھے، اُن کے کیس یو این او (UNO) کے ذریعے سے وہاں پاس کئے گئے، اور وہ یہاں بھیج دیئے گئے۔ بعض جو آنے والے ہیں ان میں سے براہِ راست پاکستان میں تنگیوں سے گزر رہے تھے۔ بعض ماحول کی وجہ سے پریشان تھے۔ بہرحال یہاں آپ آئے ہیں اور آزاد ہیں۔ اس لئے ایک تو پاکستانی احمدی بھائیوں کے لئے باہر رہنے والے احمدیوں کو بہت دعائیں کرنی چاہئیں کہ اللہ تعالیٰ جلد اُن کے بھی دن پھیرے اور اُنہیں مذہبی آزادی حاصل ہو۔ دوسرے پاکستان سے باہر رہنے والے احمدیوں پر جو بہت بڑی ذمہ داری پڑتی ہے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ دینی مہمات کے لئے آگے آئیں۔

ہالینڈ ایک چھوٹا سا ملک ہے یہاں کے ایک سیاستدان نے اسلام کو بدنام کرنے کی بڑی کوشش کی۔ یہاں اگر احمدی ایک مہم کی صورت میں مستقل مزاجی سے تبلیغ کے کام کو وسعت دیتے تو بہت حد تک اسلام کے بارے میں منفی رویے کو زائل کر سکتے تھے، بلکہ اسلام کی خوبیاں اجاگر کرنے کا موقع بھی مل سکتا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا ایک مقصد بلکہ بہت بڑا مقصد اُس ہدایت اور شریعت کی اشاعت کا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے تھے اور جو قرآنِ کریم کی صورت میں ہمارے پاس محفوظ ہے۔ اس پیغام کو دنیا تک پہنچانے کا کام بھی ہمارا ہے، اس بارے میں بھی بھرپور کوشش ہونی چاہئے۔ یہاں اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے مختلف قوموں کے لوگ آباد ہیں اور ان میں احمدی بھی ہیں، ان قوموں میں تبلیغی سرگرمیوں کو تیز کرنے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جہاں بھی دنیا میں جماعتوں نے اس اہمیت کو سمجھا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا سلطانِ نصیر بنتے ہوئے خلافت کا دست و بازو بنتے ہوئے تبلیغ کے کام کو وسعت دی ہے، وہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جہاں جماعت کا تعارف وسیع ہو رہا ہے وہاں سعید فطرت لوگوں کو بھی جماعت کی طرف توجہ پیدا ہو رہی ہے اور بڑی کثرت سے ہو رہی ہے۔ بعض لوگ کہہ دیتے ہیں کہ یہاں کی اکثریت کو دین سے دلچسپی نہیں ہے تو یہ تو یورپ میں اکثر ملکوں میں یہی حال ہے بلکہ مغربی ممالک میں یہی حال ہے، بلکہ کہنا چاہئے تمام عیسائی دنیا میں یہی حال ہے اور یہی نہیں بلکہ مسلمانوں کو بھی، نام نہاد مسلمان ہیں، مذہب سے دلچسپی کوئی نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ پر وہ یقین نہیں ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ پر یقین ہوتا تو جو ظلموں کے بازار گرم کئے ہوئے ہیں، علماء نے بھی اور اُن کے پیچھے چلنے والوں نے بھی، وہ کبھی نہ ہوتے۔ تو بہرحال یہ کہتے ہیں جی ان کو مذہب سے دلچسپی نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ پر یقین نہیں ہے، تو یہ بھی ہمارا کام ہے کہ خدا تعالیٰ پر یقین پیدا کروائیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ قرآنِ کریم کی پیروی کرو اور تقویٰ اختیار کرو۔ اگر ہم حقیقت میں اپنے ہر عمل سے اس کامل اور مکمل کتاب کی پیروی کرنے والے بن جائیں گے، متقی کی اُس تعریف کے نیچے آ جائیں گے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمائی ہے، تو ہمارے نمونے جو ہیں یہی ہماری تبلیغ کے راستے کھولنے کا باعث بن جائیں گے۔ بہرحال یہ توجہ کی بات ہے، اگر توجہ ہو گی تو انشاء اللہ تعالیٰ، اللہ تعالیٰ بھی حالات بدلے گا۔

پس تبلیغ کے راستوں کو تلاش کرنے کے لئے بھی تقویٰ ہی شرط ہے جس پر چلنے کی ہر احمدی کو ضرورت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آ کر ہم نے اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرنے کا جو عہد کیا ہے اُس کو سامنے رکھنے کی ضرورت ہے۔ اس کو ہمیشہ یاد رکھنے کی ضرورت ہے۔ ہمارے عمل، ہماری کوششیں، ہماری دعائیں ہی دنیا کو راستہ دکھانے کا باعث بن سکتی ہیں ورنہ آج اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کے علاوہ کوئی اور جماعت نہیں ہے جو حقیقی اسلام دنیا کے سامنے پیش کر سکے۔

پس اس جلسے میں آ کر ہر احمدی کو اپنے ان تین دنوں میں جائزے لینے کی طرف جہاں توجہ کی ضرورت ہے وہاں اس عہد کی بھی ضرورت ہے کہ ہم نے آئندہ سے خدا تعالیٰ کا حق ادا کرنے کی بھی بھرپور کوشش کرنی ہے، اپنے بھائیوں کا حق ادا کرنے کی بھی بھرپور کوشش کرنی ہے اور معاشرے کا حق ادا کرنے کی بھی بھرپور کوشش کرنی ہے اور اس ملک کا حق ادا کرنے کی بھی بھرپور کوشش کرنی ہے جنہوں نے ہمیں آزادی سے رہنے کے مواقع مہیا فرمائے۔ اور یہ حق تبلیغ کے ذریعے سے ادا ہو سکتا ہے۔ یہ حق اسلام کا خوبصورت پیغام پہنچانے کے ذریعے سے ادا ہو سکتا ہے۔ یہ حق اسلام کے بارے میں غلط فہمیاں دور کر کے ادا کیا جا سکتا ہے۔ پس تمام مرد، عورتیں، جوان، بوڑھے اس حق کو ادا کرنے کی کوشش کریں، تبھی اس طرف توجہ پیدا ہو گی اور تبھی انقلاب آئے گا۔ دعاؤں میں لگیں، اللہ تعالیٰ دعاؤں کی وجہ سے نشانات دکھاتا ہے۔ بہت سے کام جو انسان نہیں کر سکتا، جو عمومی تبلیغ کا طریق ہے، اُس سے نہیں ہوتے۔ تو اللہ تعالیٰ کے حضور ہم جھکیں، ایک ہو کر دعائیں کریں تو اللہ تعالیٰ خود نشانات بھی دکھاتا ہے اور وہ نشانات ہی انقلاب کا باعث بھی بنتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ ان دنوں میں خدا تعالیٰ جلسہ میں شامل ہونے والے ہر شخص کو یہ توفیق عطا فرمائے کہ وہ اپنی زندگی، اپنے یہ دن، اپنا وقت دعاؤں میں گزارنے والا ہو۔ اللہ تعالیٰ سب کو پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

جمعہ کے بعد مَیں ایک جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا جو ہمارے بہت پرانے اور مخلص کارکن مکرم ناصر احمد صاحب جو سابق محاسب اور افسر پراویڈنٹ فنڈ تھے، صدر انجمن احمدیہ پاکستان کا ہے۔ 13؍مئی 2012ء کو بڑی لمبی بیماری کے بعد 74 سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مہروں کی تکلیف کی وجہ سے کچھ عرصہ یہ صاحبِ فراش تھے۔ آپ کے خاندان کا تعلق سیکھواں ضلع گورداسپور انڈیا سے ہے۔ مرحوم کے دادا میاں الٰہی بخش صاحب سیکھوانی رضی اللہ عنہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی تھے۔ آپ کے والد مکرم میاں چراغ دین صاحب نے 1908ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے ہاتھ پر بیعت کی تھی اور بعد ازاں سیکھواں سے منتقل ہو کر قادیان آ گئے تھے۔ ناصر صاحب قادیان میں اگست 1938ء میں پیدا ہوئے۔ کچھ ابتدائی تعلیم قادیان سے حاصل کی، پھر پاکستان ہجرت کے بعد ٹی آئی سکول چنیوٹ میں میٹرک پاس کیا۔ پھر بی۔اے تک تعلیم حاصل کی۔ جون 1956ء سے صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں مختلف حیثیتوں سے، کارکن کی حیثیت سے کام کیا اور دفتر خزانہ میں، پھر وصیت کے دفتر میں، پھر اسسٹنٹ سیکرٹری مجلس کارپرداز بھی رہے، پھر 1990ء میں نائب ایڈیٹر کے طور پر ان کا تقرر ہوا۔ 1993ء سے 2008ء تک بطور محاسب افسر پراویڈنٹ فنڈ خدمات سرانجام دیتے رہے۔ لمبا عرصہ ناظم تنقیح حسابات دفتر جلسہ سالانہ بھی خدمت کی توفیق ملی۔

آپ بہت سی خوبیوں کے اور اوصاف کے مالک تھے۔ بڑی باقاعدگی سے نمازوں پر جانے والے، بیماری میں بھی مَیں نے دیکھا ہے مسجد میں ضرور آتے تھے۔ تہجد گزار، دعا گو، بہت منکسر المزاج، ہنس مکھ، وفا شعار، مہمان نواز، اپنے مہمانوں اور ساتھیوں سے بڑے پیار اور شفقت سے پیش آنے والے۔ یادداشت اور حافظہ بھی بڑا اچھا تھا۔ محلے کے بہت سارے بچوں کو قرآنِ کریم پڑھایا۔ خلافت سے بھی بے پناہ محبت اور عقیدت تھی۔ موصی تھے اور اپنی زندگی میں ہی تمام جائیداد کا حصہ بھی ادا کر دیا تھا۔ اہلیہ کے علاوہ ان کی دو بیٹیاں یادگار ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور اپنی رضا کی جنتوں میں اعلیٰ مقام دے۔

بقیہ: اسلامی جمہوریہ پاکستان میں
احمدیوں پر ہونے والے دردناک مظالم کی الم انگیز داستان
از صفحہ نمبر 16

☆...... پولیس کسی مقدمہ کی قانون کے دائرہ میں رہ کر پیشہ ورانہ تحقیق کرنے کی بجائے بے گناہوں پر بہیمانہ تشدد کر کے ان سے ناحق جرم کا اقرار کرواتی ہے۔

☆...... پولیس کے اعلیٰ سطحی عہدیداران نے نچلے درجے اور کردار کے مالک پولیس ملازمین کو مکمل آزادی دے رکھی ہے کہ وہ ہولناکی کی ہر حد کو پار کر جائیں یا پھر یہ افسران اس طرح خواب خرگوش کے مزے لیتے ہیں کہ تھانہ کے اندر کسی کی جان چلی جائے ٹس سے مس نہیں ہوتے ہیں۔

☆...... پولیس اپنے لوگوں کو ایک جرم کرنے کے بعد خواہ ایف آئی آر میں نامزد ہی کیوں نہ ہو، نہ صرف گرفتار نہیں کرتی ہے بلکہ اس کو مکمل پشت پناہی اور حفاظت فراہم کرتی ہے۔ اور اپنے بھائی بندوں کے لئے جرم کے ارتکاب پر قانون میں درج کارروائی سے گریز کیا جاتا ہے۔

☆...... پیشہ ورانہ غفلت، بدکرداری، فرائض سے غفلت اور حدود سے تجاوز جیسے تمام جرائم کے باوجود پولیس کی محکمانہ مشینری نہ صرف حرکت میں نہیں آتی ہے بلکہ لوگوں کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کے لئے ایسے مجرم اہلکاروں کا وقتی طور پر تبادلہ کر دیا جاتا ہے اور جلد یا بدیر یہ سفّاک لوگ پھر واپس اپنی جگہ تعینات ہو جاتے ہیں۔

☆...... اب اگر پولیس والے اس بہیمانہ تشدد اور قتل کے جرم کا ارتکاب کرنے کے بعد بھی دندناتے پھریں اور ان کی کوئی بھی باز پرس نہ ہو تو اس خیال کو تقویت ملے گی کہ پولیس کے اعلیٰ حکام بھی اس گھناؤنی سازش میں برابر کے حصہ دار ہیں۔ بات یہاں تک نہیں رکے گی بلکہ پولیس والوں کے ساتھ ساتھ سیاسی، مذہبی لوگوں کے علاوہ انتظامیہ اور پولیس کے اعلیٰ لوگ بھی ملوث سمجھیں جائیں گے۔

☆...... اس حد تک انسانیت سے عاری، بے علم لوگوں کو پولیس میں اعلیٰ عہدوں پر تعینات کر کے اہم ذمہ داریاں لینے والوں کے لئے وقت آ گیا ہے کہ وہ سوچیں اور اپنی روش کو تبدیل کر لیں۔ کیونکہ جو آج احمدیوں پر ہونے والے ظلم پر آواز نہیں اٹھاتے ہیں کس کو خبر ہے اور کون گارنٹی دیتا ہے کہ ان ظالموں کا اگلا شکار یہ چپ سادھنے والے ہی ہوں۔

پس یہ ہے ایمان کو سلامت رکھنے والے اور سچائی پر قائم رہنے والے کی کہانی۔ اس عزم اور ہمت کے پیکر نے جان دے دی مگر جھوٹی گواہی نہیں دی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جھوٹ کو بھی شرک کے برابر قرار دیا ہے۔

(باقی آئندہ)

بقیہ دورہ حضور انور۔از صفحہ نمبر 2

لوگ یہ کہتے ہیں کہ میک اَپ کرنے کی صورت میں اور نیل پالش کی صورت میں نماز نہیں ہوسکتی کیونکہ پوری طرح وضو نہیں ہوتا۔

حضور انور نے فرمایا: اگر کسی کی نہیں ہوتی تو نہ پڑھا کرے۔ہم تو پڑھتے ہیں۔نیل پالش اور ناخن کے درمیان تو کوئی گند نہیں آسکتا۔ اس لئے جو وضو ہوتا ہے بالکل صحیح ہوتا ہے۔نماز نہ پڑھنا زیادہ گناہ ہے بہ نسبت اس کے کہ اس قسم کے مسائل بنا کر نماز چھوڑ دی جائے۔حضور انور نے فرمایا کہ میک اَپ کی وجہ سے وضو نہ کرنا کہ خراب ہو جائے تو یہ غلط ہے۔

واقفاتِ نَو بچیوں کی یہ کلاس آٹھ بج کر دس منٹ تک جاری رہی۔آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچیوں کو ازراہ شفقت حجاب عطا فرمائے اور بچیوں نے چاکلیٹ بھی حاصل کیں۔

واقفین نَو بچوں کی کلاس

بعدازاں پروگرام کے مطابق سوا آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ واقفین نَو بچوں کی کلاس شروع ہوئی۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم عمر احمد مظہر نے پیش کی اور اس کا اردو ترجمہ عزیزم فیضان احمد اور ڈچ ترجمہ عزیزم توصیف احمد نے پیش کیا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مبارکہ عزیزم کمال ملہی نے پیش کی اور اس کا اردو اور ڈچ زبان میں ترجمہ عزیزم نور احمد رضا نے پڑھ کر سنایا۔اس کے بعد عزیزم داعی احمد نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا درج ذیل اقتباس پیش کیا۔

’’اے تمام وہ لوگو جو زمین پر رہتے ہو اور اے تمام وہ انسانی روحو جو مشرق اور مغرب میں آباد ہو ،مَیں پورے زور کے ساتھ آپ کو اس طرف دعوت کرتا ہوں کہ اب زمین پر سچا مذہب صرف اسلام ہے اور سچا خدا بھی وہی خدا ہے جو قرآن نے بیان کیا ہے اور ہمیشہ کی روحانی زندگی دینے والا نبی اور جلال اور تقدس کے تخت پر بیٹھنے والا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے جس کی روحانی زندگی اور پاک جلال کا ہمیں یہ ثبوت ملا ہے کہ اس کی پیروی اور محبت سے ہم روح القدس اور خدا کے مکالمہ اور آسمانی نشانوں کے انعام پاتے ہیں‘‘۔

(تریاق القلوب۔روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 141)

بعدازاں عزیزم عاصم احمد نے اس تحریر کا ڈچ زبان میں ترجمہ پیش کیا۔

عبدالباقی اور خاقان مظفر نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عربی قصیدہ ؎

یَا عَیْنَ فَیْضِ اللّٰہِ وَالْعِرْفَانِ
یَسْعٰی اِلَیْکَ الْخَلْقُ کَالظَّمْاٰنِ

کے چند اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے۔ان اشعار کا اردو اور ڈچ زبان میں ترجمہ عزیزم طٰہٰ شکیل نے پیش کیا۔

بعدازاں عزیزم محمد فاتح الدین باسط نے ’’احمدیت اور ہالینڈ‘‘ کے موضوع پر ایک مضمون پیش کیا۔جس میں عزیزم نے جماعت احمدیہ ہالینڈ کی مختصر تاریخ بتائی۔جس کے مطابق ہالینڈ میں سب سے پہلے احمدیت کا پیغام 1926ء میں پہنچا۔ جب لندن سے مبلغ سلسلہ حضرت مولانا عبدالرحیم درد صاحبؓ ہالینڈ تشریف لائے اور آپ نے ہالینڈ کی مختلف سوسائٹیوں میں اسلام کے بارہ میں لیکچر دئے اور آپ کے تیار کردہ دو کتابوں کا ڈچ زبان میں ترجمہ ہوا۔اور آپ نے پندرہ روزہ رسالہ بھی جاری کیا۔

✿......دسمبر 1929ء میں ایک پادری Mr.Cramer ہالینڈ سے جاوا جاتے ہوئے قادیان میں رکے اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات کا شرف پایا۔

✿......1930ء میں ہالینڈ سے ایک ڈچ کونسلر Mr. Andreas قادیان آئے اور انہوں نے واپس آکر حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ کو خط میں لکھا کہ مَیں نے قادیان میں نیکی کے سوا کچھ نہیں پایا۔

✿......1947ء میں حضرت مصلح موعودؓ نے مکرم حافظ قدرت اللہ سنوری صاحب کو ہالینڈ کے پہلے مبلغ کے طور پر بھجوایا۔

✿......1948ء میں ہالینڈ میں جماعت کا پہلا باقاعدہ رسالہ ’’الاسلام‘‘ ڈچ زبان میں شروع ہوا۔

✿......ڈچ زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ 1953ء میں ہوا۔

✿......ہالینڈ میں تعمیر ہونے والی جماعت احمدیہ کی پہلی مسجد ’’مسجد مبارک‘‘ کا سنگ بنیاد حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحبؓ نے ہیگ شہر میں رکھا۔اس مسجد کی تعمیر میں لجنہ اماء اللہ پاکستان نے ایک بڑی مالی قربانی پیش کی۔

✿......1955ء میں حضرت مصلح موعودؓ اپنے علاج کے سلسلہ میں جب یورپ تشریف لائے تو سفر کے دوران ہالینڈ بھی تشریف لائے اور اس زیر تعمیر مسجد کے معائنہ کے دوران ہال والی جگہ میں کھڑے ہو کر ایک لمبی پُرسوز دعا کروائی۔

✿......1968ء میں لجنہ اماء اللہ اور 1974ء میں خدام الاحمدیہ کا قیام عمل میں آیا۔

✿......1980ء میں ہالینڈ کا سب سے پہلا جلسہ سالانہ منعقد ہوا۔

✿......1981ء میں مجلس انصار اللہ کا قیام عمل میں آیا۔

✿......1985ء میں نن سپیٹ کے علاقہ میں جماعت کا یہ دوسرا مرکز خریدا گیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کا نام ’’بیت النور‘‘ رکھا اور ستمبر 1985ء میں اپنے دورہ ہالینڈ کے دوران اس کا افتتاح فرمایا۔

✿......1987ء میں خدام الاحمدیہ کا چوتھا یورپین اجتماع یہاں ننسپیٹ میں ہوا۔

✿......1989ء میں مسجد مبارک ہیگ کو بعض نامعلوم افراد نے آگ لگا کر نقصان پہنچایا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے 1996ء کے دورہ ہالینڈ کے دوران اس مسجد کی توسیع کے کام کا سنگ بنیاد رکھا ۔ 1998ء میں یہ توسیع مکمل ہوئی اور امیر جماعت ہالینڈ مکرم ھبۃ النور فرحاخن صاحب نے اس کا افتتاح کیا۔

✿......مسجد مبارک ہیگ کی تعمیر پر پچاس سالہ جوبلی کی تقریبات کے حوالے سے 2005ء میں مسجد کے ساتھ ایک مینار تعمیر کیا گیا اور جوبلی کی ایک تقریب میں دو جون 2006ء کو ہالینڈ کی ملکہ Queen Beatrix شامل ہوئیں۔

✿......2008ء میں خلافت جوبلی کے موقع پر ایمسٹرڈیم شہر میں جماعت نے اپنا تیسرا اسینٹر خریدا۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس کا نام ’’بیت المحمود‘‘ رکھا۔

✿......ہالینڈ میں اس وقت تک درج ذیل مبلغین کرام کو خدمت کی توفیق مل چکی ہے۔

مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب، مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب، مکرم غلام احمد بشیر صاحب ،مکرم ابوبکر ایوب صاحب (آپ انڈونیشین تھے اور ہیگ ہالینڈ میں مدفون ہیں۔)،مکرم عبدالحکیم اکمل صاحب ، مکرم صلاح الدین صاحب ،مکرم ناصر احمد شمس صاحب ،مکرم چوہدری اللہ بخش صادق صاحب،مکرم عبدالرشید تبسم صاحب،مکرم صداقت احمد صاحب ،مکرم حامد کریم صاحب،مکرم نعیم احمد وڑائچ صاحب ۔(مؤخرالذکر دونوں مبلغین اس وقت ہالینڈ میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں)۔

اس مضمون کے پیش ہونے کے بعد عزیزم دانش علی نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منظوم کلام ؎

اسلام سے نہ بھاگو راہ ھدیٰ یہی ہے
اے سونے والو جاگو شمس الضحیٰ یہی ہے

خوش الحانی سے پیش کیا اور اس کا ڈچ ترجمہ عزیزم مشہود احمد نے پڑھا۔

آخر پر عزیزم سعود احمد اور عزیزم کمال عباس نے ایک Presentation میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ،حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ ،حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہالینڈ کے دورہ جات پر مشتمل تصاویر دکھائیں۔

واقفین نَو بچوں کی طرف سے ان کے اس پروگرام کی تکمیل پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچوں سے دریافت فرمایا کہ روزانہ پانچ نمازیں پڑھنے والے کتنے ہیں؟حضور انور نے فرمایا کہ سردیوں میں دن چھوٹے ہوتے ہیں اور نماز ظہر و عصر کا وقت بہت کم رہ جاتا ہے تو آپ کس طرح یہ نمازیں ادا کرتے ہیں؟ جس پر بعض بچوں نے کہا کہ ہم گھر واپس آتے ہیں تو ٹرین میں پڑھ لیتے ہیں۔اس پر حضور انور نے فرمایا کہ سکول میں پڑھ لیا کرو اور باقاعدہ ان سے (سکول انتظامیہ سے) اجازت لے لیا کرو۔

حضور انور ایدہ اللہ نے بچوں سے دریافت فرمایا کہ کس کو انگریزی زبان سمجھ آتی ہے۔اس پر بعض بچوں نے اپنے ہاتھ کھڑے کئے۔حضور انور نے فرمایا ابھی گزشتہ دنوں لندن میں وقفِ نَو بچوں کا اجتماع ہوا ہے۔اس میں مَیں نے بچوں کو ہدایات دی ہیں۔یہ پروگرام ایم ٹی اے پر آئے گا۔سب بچے اس کو دیکھیں اور سنیں۔حضور انور نے فرمایا کہ ہفتہ اتوار آپ کا جلسہ سالانہ ہے آئندہ دنوں میں دیکھیں۔حضور نے انتظامیہ کو ہدایت فرمائی کہ یہ پروگرام تین چار مرتبہ لگایا جائے تا کہ کسی ایک ویک اینڈ پر بچے سن لیں۔

✿......ایک بچے نے عرض کیا کہ مَیں کام کے ساتھ ساتھ سول انجینئرنگ میں ماسٹر کرنا چاہتا ہوں۔حضور انور نے فرمایا کہ اگر تم تعلیم کے اخراجات مہیا کر سکتے ہو تو صرف پڑھائی کرو۔اور ماسٹر مکمل کرو۔ورنہ کام کے ساتھ ساتھ کرلو۔حضور انور کے دریافت فرمانے پر بچے نے بتایا کہ پڑھائی کی تکمیل کے بعد جماعت کا ہی کام کرنا ہے۔

✿......اس کلاس میں پندرہ سال کی عمر کے دو بچے موجود تھے۔ایک اپنے قد اور صحت کے لحاظ سے بڑا اور موٹا تھا۔دوسرا قد کے لحاظ سے بھی چھوٹا اور کمزور تھا۔حضور انور نے ازراہ شفقت دونوں کو اپنے پاس بلایا اور دونوں کو ساتھ کھڑا کیا اور فرمایا،دونوں پندرہ سال کے ہیں ان میں فرق دیکھو۔حضور انور نے کمزور صحت والے کو ہدایت فرمائی کہ کھایا پیا کرو اور اپنی صحت کا خیال رکھو۔

✿......ایک چھوٹی عمر کے بچے نے سوال کیا کہ کیا قادیان میں خانہ کعبہ ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ خانہ کعبہ صرف ایک ہی ہے جو خدا کا گھر ہے۔ہم ایک ہی خدا کو ماننے والے ہیں اور ایک ہی خانہ کعبہ کو ماننے والے ہیں۔ایک کلمہ لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ ،ایک خدا، ایک رسول اور ایک خدا کا گھر ،وہی گھر جس کو حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام نے بنایا تھا اور دعائیں کی تھیں کہ اس شہر کو سلامتی والا اور امن دینے والا بنادے۔اور ان میں ایسا رسول مبعوث کر جو ان پر تیری آیات تلاوت کرے اور انہیں کتاب کی تعلیم دے،حکمت بھی سکھائے اور ان کا تزکیہ کردے۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہاں کتاب کی تعلیم سے مراد قرآن کریم ہی ہے کہ قرآن کریم کی تعلیم دے اور قرآن سکھائے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے کے ساتھ اسلام کا دین مکمل ہوگیا۔اسلام سے بڑا کوئی دین نہیں۔خانہ کعبہ سے بڑا کوئی گھر نہیں۔جو ہماری مساجد ہیں وہ اس کے نمونہ پر بنتی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ قادیان میں اس زمانے میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام تشریف لائے۔قرآن کریم میں آپ کے بارہ میں پیشگوئی تھی کہ وَآخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ(الجمعۃ:4) اور انہی میں سے دوسروں کی طرف بھی اُسے مبعوث کیا ہے جو ابھی اُن سے نہیں ملے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے آنے کے بارہ میں پیشگوئی فرمائی تھی کہ آخری زمانہ میں ایک نبی آئے گا۔ میرے اور اس کے درمیان کوئی نبی نہیں۔اس کے آنے کا زمانہ وہ ہے جب لوگ اسلام کی تعلیم بھلا چکے ہوں گے۔ وہ اسلام کی حقیقی تعلیم کو پیش کرے گا اور یہودیوں اور عیسائیوں ، ہندوؤں اور لامذہبوں کو اسلام کا پیغام پہنچائے گا اور ان کو مسلمان بنائے گا۔ وہ مسیح موعود قادیان میں پیدا ہوا۔اس وجہ سے قادیان کی اہمیت ہے۔سب سے پہلے مکّہ ہے جہاں خانہ کعبہ ہے۔جہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دعویٰ نبوت کے بعد 13 سال گزارے۔پھر مدینہ ہے جہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم دس سال رہے۔پھر وہاں کی مسجد نبوی سب سے بڑی مسجد ہے جہاں آپؐ نے نمازیں پڑھیں۔آپؐ ہجرت کر کے جب مدینہ تشریف لائے تو سب سے پہلے قبا کے مقام پر مسجد بنائی۔پھر مسجد نبوی بنائی۔آپ مدینہ میں فوت ہوئے اور وہیں دفن ہوئے۔ یہاں آپ کا روضۂ مبارک

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

ہے۔تو خانہ کعبہ مکّہ کے بعد دوسرا اہم مقام مدینہ ہے۔ اور تیسرا قادیان اس لئے اہم ہے کہ وہاں امام مہدی علیہ السلام پیدا ہوئے۔ اور وہاں سے اسلام کی تبلیغ کی۔ دنیا کو اسلام کے بارہ میں بتایا۔ اور پھر وہاں فوت ہوئے اور قادیان میں آپ کا مزار ہے۔تو اس طرح اس زمانے میں اسلام کی تبلیغ کا مرکز حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وجہ سے قادیان بنا۔اب دنیا میں بسنے والا ہر احمدی اور ہر جماعت حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر چلتے ہوئے اسلام کی تبلیغ کرتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا:اب آپ کو فرق کا پتہ چل گیا ہوگا۔خانہ کعبہ حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ نے بنایا۔کئی ہزار سال بعد مکّہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے اور وہاں سے دین اسلام کا آغاز ہوا۔اور اسلام پھیلا۔پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق قادیان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام تشریف لائے اور اسلام کا ایک نیا دور شروع ہوا۔احیائے اسلام ہوا اور ساری دنیا میں اسلام کا پیغام پہنچا۔ پس احمدیوں کے لئے اوّل خانہ کعبہ ہی ہے۔ احمدی حج پر جاتے ہیں۔ مدینہ میں بھی جاتے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار پر دعا کرتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ نے ہدایت فرمائی کہ کلاسز میں بچوں کو بتایا کریں۔حضور انور نے بچوں کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ اپنے والدین سے پوچھا کریں۔

حضور انور نے فرمایا: خانہ کعبہ مکّہ میں ہے اور مکّہ سعودی عرب میں ہے۔مدینہ بھی سعودی عرب میں ہے۔ جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کی اور آپ وہاں دفن ہوئے۔ مکّہ سے مدینہ کا فاصلہ قریباً 300 میل ہے۔ قادیان انڈیا میں ہے جو کہ سعودی عرب سے ایک بہت بڑے فاصلہ پر ہے۔

✿......ایک واقفِ نَو طالبعلم نے سوال کیا کہ کیلیگرافی میں جماعت کی خدمت ہوسکتی ہے؟ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ خدمت یہی ہے کہ مسجد میں آیات، دعائیں لکھی جاتی ہیں۔اسمائے الٰہی لکھے جاتے ہیں، وہ لکھ سکتے ہیں۔اگر شوق ہے تو یہ خدمت ہوسکتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: یہ زائد چیز ہونی چاہئے اس کے علاوہ تمہارا کوئی پروفیشن ہونا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا کیلی گرافی کے ذریعہ خدا تعالیٰ کے ناموں سے نمائش لگائی جاسکتی ہے۔ خدا تعالیٰ کے ناموں کا مطلب، مفہوم بتایا جاسکتا ہے۔اس طرح تبلیغ بھی ہوسکتی ہے۔

✿......ایک واقفِ نَو بچے نے سوال کیا کہ ہم ہالینڈ میں کس طرح بہتر رنگ میں تبلیغ کرسکتے ہیں؟

حضور انور نے فرمایا اپنے ذاتی رابطے اور تعلق بڑھائیں۔One to One رابطے کریں، پمفلٹس تقسیم کریں۔ وِلڈر کی وجہ سے اسلام کا جو غلط تصور پیدا ہوگیا ہے اس کو زائل کریں۔ اسلام کا امن کا، محبت کا اور صلح و آشتی کا پیغام دیں۔ ہالینڈ تو اتنا چھوٹا سا ملک ہے کہ اب تک ہر گھر تک پیغام پہنچ جانا چاہئے تھا۔

حضور انور نے فرمایا پھر اپنا عملی نمونہ بھی ظاہر کریں۔ آپ میں اور دوسرے مسلمانوں میں جو فرق ہے وہ آپ کے عمل سے، آپ کے اخلاق سے ظاہر ہو۔

حضور انور نے فرمایا جب اسلام کا امن کا پیغام پہنچ جائے تو پھر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد کے بارہ میں بتائیں کہ آپؑ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کے مطابق تشریف لائے۔ یہ بھی پیشگوئی تھی کہ اسلام بگڑ جائے گا۔لوگ اسلام کی تعلیم پر عمل نہیں کریں گے۔ تو یہ اسلام کی صحیح اور حقیقی تعلیم حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دی ہے اس کے بروشر تقسیم کریں۔

حضور انور نے فرمایا مختلف قسم کے لوگ ہیں۔ جو لوگ دہریہ ہیں، خدا کے قائل نہیں، ان کو پہلے توحید کا پیغام دیں۔تا وہ خدا کے قائل ہوں۔ پھر بعد میں دوسرے بروشر تقسیم کریں۔ ہر ایک کے مزاج کے مطابق بروشر تیار ہونے چاہئیں۔

حضور انور نے فرمایا: اگر آپ میں سے ہر لڑکا یہ عہد کرے کہ وہ دس لڑکوں کو بتائے گا۔ احمدیت کا پیغام پہنچائے گا۔تو آپ جو 25 بیٹھے ہیں 250 کو تو بتا سکتے ہیں۔اس طرح جب ان دس تک پیغام پہنچ جائے تو پھر دوسرے دس کو پہنچائیں۔اس طرح تعداد بڑھتی رہے گی۔

حضور انور نے فرمایا کہ صرف جماعتی پروگرام بنا لیا اور مربی صاحب کو بلا لیا اور پروگرام کرلیا یا کسی جگہ بکسٹال لگا لیا، یہ کافی نہیں۔ نئے نئے راستے نکالیں۔کوئی پاکٹ لے لیں۔ کسی علاقہ کا انتخاب کرلیں اور پھر سروے کریں اور دیکھیں کہ کس طرح ان لوگوں کو احمدیت کا پیغام پہنچانا ہے۔ عام روایتی تبلیغ سے کام نہیں چلے گا۔اس لئے خاص پروگرام بنائیں اور نئے راستے دیکھیں اور پھر مجھے بتائیں۔

واقفین نَو بچوں کی یہ کلاس سوا نو بجے ختم ہوئی۔آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچوں کو قلم عطا فرمائے۔بچوں نے چاکلیٹ بھی حاصل کیں۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بیت النور تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کرکے پڑھائیں۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی قیامگاہ پر تشریف لے گئے۔

(باقی آئندہ شمارہ میں)

✿✿✿✿✿✿

نکاح جو ایک بنیادی حکم ہے یہ صرف معاشرہ اور نسل کو چلانے کے لئے نہیں بلکہ بہت ساری برائیوں سے اپنے آپ کو بچانے کے لئے اور ایک ایک نیک نسل چلانے کے لئے ہے۔

ایک مسلمان کے گھر میں جو شادی ہے یہ صرف دنیاوی سکون کی خاطر نہیں ہے بلکہ اس لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی پابندی کی جائے، اس پر عمل کیا جائے اور آئندہ کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے ہوئے نیک نسل پیدا ہونے کا آغاز کیا جائے۔اس بات کو ہمیشہ ہمارے ہر احمدی جوڑے کو پیش نظر رکھنا چاہئے۔

(حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا فرمودہ اعلان نکاح اور خطبۂ نکاح میں اہم نصائح)

(مرتبہ: ظہیر احمد خان۔مربی سلسلہ شعبہ ریکارڈ۔دفتر پی ایس۔لندن)

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مؤرخہ 15؍مئی 2011ء بروز اتوار مسجد فضل لندن میں دو نکاحوں کا اعلان فرمایا۔تشہد و تعوذ اور مسنون آیات قرآنیہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

اس وقت میں دو نکاحوں کا اعلان کروں گا۔ نکاح اور شادی انسانی نسل کے بڑھانے کیلئے اللہ تعالیٰ نے ایک ذریعہ بنایا ہے، جس میں دو خاندانوں کا ملاپ ہوتا ہے، دو افراد کا ملاپ ہوتا ہے اور اسلام نے اس کو بڑا مستحسن عمل قرار دیا ہے۔بعض صحابہ نے کہا کہ ہم شادیاں نہیں کریں گے۔ تجرد کی زندگی گزاریں گے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو میری سنت پہ عمل نہیں کرتا وہ مجھ میں سے نہیں ہوگا۔ میں تو شادی بھی کرتا ہوں، کاروبار بھی ہے، بچے بھی ہیں۔ کاروبار سے مراد ہے کہ زندگی کی مصروفیات بھی ہیں، ذمہ داریاں بھی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا:۔نکاح جو ایک بنیادی حکم ہے یہ صرف معاشرہ اور نسل کو چلانے کے لئے نہیں بلکہ بہت ساری برائیوں سے اپنے آپ کو بچانے کے لئے اور ایک نیک نسل چلانے کے لئے ہے۔ پس نئے جوڑوں کو اس بات کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ یہ شادیاں جو کسی مذہب کو ماننے والوں میں اور خاص طور پر اسلام کو ماننے والوں میں ہوتی ہیں، ایک مسلمان کے گھر میں جو شادی ہے یہ صرف دنیاوی سکون کی خاطر نہیں ہے بلکہ اس لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی پابندی کی جائے، اس پر عمل کیا جائے اور آئندہ کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے ہوئے نیک نسل پیدا ہونے کا آغاز کیا جائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

پس اس بات کو ہمیشہ ہمارے ہر احمدی جوڑے کو پیش نظر رکھنا چاہئے۔ اگر سامنے کوئی مقصد ہوگا تو پھر نئے بننے والے جوڑے کا ہر قدم جو زندگی میں اٹھے گا، وہ اس سوچ کے ساتھ اٹھے گا کہ مَیں اللہ تعالیٰ کے ایک حکم پر عمل کرنے والا ہوں اور کرنے والی ہوں۔ اور جب انسان اللہ تعالیٰ کے حکم پر عمل کرنے والا ہو تو پھر اس کی سوچ کا ہر پہلو اس طرف جانے کی کوشش کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کا ہو۔ پس اس سے پھر آپس کے تعلقات مزید بہتر ہوتے ہیں۔ ایک دوسرے کا خیال انسان رکھتا ہے۔ایک دوسرے کے جذبات کا خیال رکھتا ہے۔ایک دوسرے کے احساسات کا خیال رکھتا ہے اور اس طرح یہ ایک جو Bond ہے، آپس کا ایک جو معاہدہ ہے وہ دنیاوی معاہدہ نہیں رہتا بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کا معاہدہ بن جاتا ہے اور پھر آئندہ پیدا ہونے والی نسلیں بھی نیک صالح نسلیں ہوتی ہیں اور یہی ایک احمدی مسلمان کا شادی کا مقصد ہونا چاہئے۔ اللہ کرے کہ یہ دو نکاح جو آج مَیں پڑھوں گا ہر لحاظ سے بابرکت ہوں اور خود بھی آپس میں محبت اور پیار سے رہنے والے ہوں، آپس کے رحمی رشتوں کا احترام کرنے والے ہوں اور آئندہ نیک نسلیں ان سے پیدا ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

پہلا نکاح عزیزہ ریحانہ رضیہ میر بنت مکرم صفی اللہ صاحب بریڈفورڈ کا عزیزم ظہیر احمد طاہر ابن مکرم لئیق احمد طاہر صاحب کے ساتھ دس ہزار پاؤنڈز حق مہر پر طے پایا ہے۔ مکرم لئیق احمد طاہر صاحب ہمارے مربی سلسلہ ہیں، آج کل بریڈفورڈ میں ہیں۔ اور عزیزم ظہیر احمد طاہر بھی واقف زندگی ہیں، اس لحاظ سے ان پہ دوہری ذمہ واری عائد ہو جاتی ہے۔ ایک احمدی کی حیثیت سے تو ہم نے رشتے نبھانے ہی ہیں اور ایک واقف زندگی کی حیثیت سے بھی کہ ایک نمونہ ہونا چاہئے۔ اور یہی سوچ لے کر جو بچی، جو لڑکی ان کے گھر میں آ رہی ہے، اس کو آنا چاہئے اور اس کے ماں باپ کو اس کو یہ نصیحت کرنی چاہئے کہ تم واقف زندگی کے ساتھ بیاہنے جارہی ہو تو اپنی سوچوں کو بھی صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کیلئے رکھنا اور وقف زندگی میں جو بھی دقتیں بعض دفعہ پیدا ہوتی ہیں، مشکلات بھی آ سکتی ہیں ان کو خوشی سے برداشت بھی کرنا۔ اللہ کرے کہ یہ جوڑا اس سوچ کے ساتھ اس نہج پر چلنے والا ہو۔

حضور انور نے فرمایا:۔

دوسرا نکاح عزیزہ شازیہ اسلام خان بنت مکرم محمد یٰسین خانصاحب وولورہیمپٹن کا عزیزم خرم احمد ابن مکرم چوہدری مبشر احمد صاحب الفورڈ کے ساتھ دس ہزار پاؤنڈز حق مہر پر طے پایا ہے۔

نکاحوں کے اعلان کے بعد حضور انور نے دعا کروائی اور دونوں نکاحوں کے فریقین کو شرف مصافحہ بخشا۔

✿✿✿✿✿✿

THOMPSON & CO SOLICITORS
New Office in Morden
Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality, Conveyancing , Personal Injury,
Family & Ancillary Proceedings,Wills & Probate, Criminal Litigation .
Contact: Anas A.Khan, John Thompson ,
Naeem Khan, David Brocklesby (Member of Family Law Panel) **& David Wilson.**
Head Office: 1st floor 48 Tooting High Street London SW17 0RG Tel:020 8767 5005
Branch Office :14-16 Mitcham Road, SW17 9NA Tel: 020 8682 4040
Morden Branch:164 Kenley Road - Morden SW19 3DL Tel: 020 8545 0697
Mobile: 07702896350 -- 24hrs Crime Line: 07533667921

الفضل انٹرنیشنل میں
اشتہار دے کر
اپنی تجارت کو فروغ دیں۔
(مینیجر)

R & R
CAR SERVICES LTD
Abdul Rashid
Diesel & Petrol Car Specialist
Unit-15 Summerstown, SW17 0BQ
Tel: 020 8877 9336
Mob: 07782333760

اسرائیل اور کینیڈا کے وزراءاعظم اور ایران و امریکہ کے صدران کے نام

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطوط

مَیں آپ سے اس مسیح موعود اور امام مہدی علیہ السلام کے خلیفہ کی حیثیت سے مخاطب ہوں جو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق کے طور پر بھیجے گئے ہیں۔

عالمی لیڈروں کو دنیا کو جنگ کے دہانے پر پہنچانے اور دوسروں پر بزور بازو حکومت کرنے اور کمزوروں کو دبانے کا تأثر ختم کرنا چاہئے۔ اور اس کی بجائے امن وانصاف کے قیام اور اس کی ترویج کی انتہائی کوششوں میں مصروف ہونا چاہئے۔

ہم احمدیوں کا اعتقاد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں دین اسلام کو تمام ادیان پر غالب کرنے اور دنیا سے ہر قسم کے ظلم وزیادتی کو مٹا کر امن وانصاف کے قیام کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں اور آپؐ کی پیشگوئیوں کے عین مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا ہے۔ چنانچہ اس زمانہ میں آپ علیہ السلام کے ذریعہ اس عظیم الشان جہاد کا آغاز ہوا اور آپؑ کے بعد آپؑ کے مقدس خلفاء اسی جہاد کا علم بلند کئے ہوئے ہیں۔

امن عالم کی موجودہ بگڑتی ہوئی صورتحال میں جس میں ایک مہیب عالمی جنگ کے خطرات نوع انسانی کے سر پر منڈلا رہے ہیں، حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ دنیا کے اہم رہنماؤں کو خصوصیت کے ساتھ جنگ سے گریز اور ڈائیلاگ کے ذریعہ امن وانصاف کے قیام کے لئے کوششوں کی طرف توجہ دلا رہے ہیں۔ چنانچہ اس سلسلہ میں حضور انور ایدہ اللہ نے اسرائیل اور کینیڈا کے وزراء اعظم اور ایران اور امریکہ کے صدران کو خطوط تحریر فرمائے۔ خطوط کے اصل انگریزی متن کیلئے ریویو آف ریلیجنز (انگریزی) کا اپریل 2012ء کا شمارہ ملاحظہ فرمائیں۔ ذیل میں ان خطوط کا اُردو میں مفہوم ہدیۂ قارئین ہے۔ (مدیر)

اسرائیل کے وزیراعظم کے نام خط

16 گریسن ہال روڈ۔ ساؤتھ فیلڈ، لندن
SW18 5QL یوکے
26؍فروری 2012ء

عزت مآب مسٹر بنیامین نیتن یاہو۔
وزیراعظم اسرائیل یروشلم

محترم وزیراعظم صاحب!

مَیں نے حال ہی میں اسرائیل کے صدر عزت مآب شمعون پیریز کی طرف ایک خط لکھا تھا جس میں دنیا میں تازہ رونما ہونے والے خطرناک حالات کا تذکرہ تھا۔ دنیا میں تیزی سے تبدیل ہوتے ہوئے منظرنامے کی اساس پر میں نے ضروری خیال کیا ہے کہ آپ تک بھی اپنا پیغام پہنچاؤں کیونکہ آپ اپنے ملک کی حکومت کے سربراہ ہیں۔

آپ کی قوم کی تاریخ انبیاء اور وحی الٰہی سے گُندھی ہوئی ہے۔ بلاشبہ انبیاء بنی اسرائیل آپ کی قوم کے مستقبل کے متعلق نہایت واشگاف الفاظ میں پیشگوئیاں کر چکے ہیں۔ اور انبیاء کی تعلیمات سے منافی افعال کرنے اور پیشگوئیوں کی بے قدری کرنے کی وجہ سے بنی اسرائیل تکالیف اور مصیبتیں بھی جھیل چکے ہیں۔ اگر آپ کی قوم کے سربراہان انبیاء کے مکمل اطاعت گزار رہتے تو وہ ضرور بے شمار مصائب اور تکالیف سے محفوظ رکھے جاتے۔ اس بنا پر آپ کی ذمہ داری دوسروں سے کئی لحاظ سے زیادہ بنتی ہے کہ آپ پیشگوئیوں پر کان دھریں اور انبیاء کے احکامات کی تعمیل کریں۔

مَیں آپ سے مسیح موعود اور امام مہدی علیہ السلام کے خلیفہ کی حیثیت سے مخاطب ہوں جو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق کے طور پر بھیجے گئے ہیں۔ اور نبی کریم حضرت محمد صلی اللہ علیہ السلام کو بنی اسرائیل کے بھائیوں میں سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مشابہت پر ''رَحْمَةٌ لِّلْعَالَمِيْن'' بنا کر مبعوث کیا گیا تھا۔ (عہدنامہ قدیم۔استثناء کی کتاب باب 18 آیت 18) اس لئے میرا فرض بنتا ہے کہ آپ کو خدا کا پیغام پہنچاؤں۔ مجھے امید ہے کہ آپ کا شمار ان لوگوں میں ہوگا جو اللہ تعالیٰ کی آواز پر کان دھرتے ہیں اور درست راستہ پانے میں کامیابی حاصل کر لیتے ہیں، وہ راستہ جو آسمانوں اور زمین کے مالک، اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی ہدایت کے عین مطابق ہے۔

آج کل ہم خبروں میں سن رہے ہیں کہ آپ ایران پر حملہ کی تیاری کر رہے ہیں یعنی ''عالمی جنگ'' کے مہیب سائے منڈلا رہے ہیں۔ پچھلی عالمی جنگ میں جہاں لاکھوں لاکھ دوسرے لوگ لقمہ اجل بنے وہاں ہزاروں یہودی بھی کام آئے۔ اپنے ملک کے وزیراعظم ہونے کے ناطے آپ کی ذمہ داری بنتی ہے کہ اپنی قوم کی جانوں کی حفاظت کریں۔ عالمی منظرنامہ صاف بتا رہا ہے کہ اب اگلی عالمی جنگ محض دو ملکوں کی لڑائی نہیں ہوگی بلکہ ملکوں کے بلاک بن کر سامنے آئیں گے۔ عالمی جنگ چھڑنے کا خطرہ نہایت سنجیدگی سے سامنے آ رہا ہے جس سے مسلمانوں، عیسائیوں اور یہودیوں کی جانوں کا ضیاع خارج از امکان نہیں ہے۔ خدانخواستہ اگر ایسی جنگ بھڑکی تو یہ انسانی جانوں کے تلف ہونے کا سلسلہ در سلسلہ نظارہ ہوگا۔ اور اپاہج یا معذوری کے ساتھ پیدا ہونے والی آئندہ نسلیں بھی اس جنگ کا خمیازہ بھگتیں گی کیونکہ یہ سب کو نظر آ رہا ہے کہ اگلی جنگ میں ایٹمی ہتھیاروں کا بھی استعمال ہوگا۔

پس میری آپ سے درخواست ہے کہ دنیا کو جنگ کے دہانے پر پہنچانے کی بجائے اپنی انتہائی ممکن کوشش کریں کہ انسانیت عالمی تباہی سے محفوظ رہے۔ باہمی نزاعوں کو طاقت کے استعمال سے حل کرنے کی بجائے ڈائیلاگ کا راستہ اپنائیں تا کہ ہم اپنی آئندہ آنے والی نسلوں کو تابناک مستقبل مہیا کر سکیں۔ ایسا نہ ہو کہ ہم انہیں جسمانی معذوری اور خرابیاں ہی ''تحفے'' میں دینے والے بن جائیں۔

مَیں اپنی معروضات کی وضاحت میں آپ کی اپنی تعلیمات سے درج ذیل حوالے پیش کروں گا۔

پہلا اقتباس زبور سے ہے:

''بدکرداروں کے باعث پریشان نہ ہو اور خطاکاروں پر رشک نہ کر۔ کیونکہ وہ گھاس کی مانند جلد مرجھا جائیں گے، اور ہرے پودوں کی طرح جلد پژمردہ ہو جائیں گے۔ خداوند پر بھروسہ رکھ اور نیکی کر؛ ملک میں آباد رہ اور محفوظ چراگاہ کا لطف اٹھا۔ خداوند میں مسرور رہ اور وہ تیری دلی مرادیں پوری کرے گا۔ اپنی راہ خداوند کے سپرد کر؛ اس پر اعتقاد رکھ اور وہی سب کچھ کرے گا۔ وہ تیری راستبازی کو سحر کی طرح اور تیرے حق وانصاف کو دوپہر کی دھوپ کی مانند روشن کرے گا۔ خداوند کے سامنے چپ چاپ کھڑا رہ اور صبر سے اس کی آس رکھ؛ جب لوگ اپنی روشوں میں کامیاب ہوں، اور اپنے برے منصوبے پایہ تکمیل تک پہنچائیں تب تو پریشان نہ ہو۔ قہر سے باز آ اور غضب کو چھوڑ دے۔ بے زار نہ ہو ورنہ تجھ سے بدی سرزد ہوگی۔ بدکردار کاٹ ڈالے جائیں گے لیکن جن کا توکل خداوند پر ہے وہ زمین کے وارث ہوں گے۔ کچھ ہی دیر باقی ہے، پھر شریر باقی نہیں رہیں گے؛ تم انہیں تلاش کرو گے تو بھی انہیں نہ پاؤ گے۔ لیکن حلیم ملک کے وارث ہوں گے اور خوب اطمینان سے رہیں گے۔''

(زبور باب 37 آیت 1 تا 11)

اسی طرح تورات میں لکھا ہے:

''تم اپنی تھیلی میں ایک ہی طرح کے ایسے دو باٹ نہ رکھنا کہ ایک بھاری اور دوسرا ہلکا ہو۔ تم اپنے گھر میں ایک ہی طرح کے دو پیمانے نہ رکھنا کہ ایک کم ماپ کا ہو اور دوسرا زیادہ کا۔ تمہارے اوزان اور پیمانے صحیح اور درست ہوں تا کہ اس ملک میں جسے خداوند تمہارا خدا تمہیں دے رہا ہے، تمہاری عمر دراز ہو۔ کیونکہ ایسے لوگ جو دھوکے سے کام لیتے ہیں خداوند تمہارے خدا کی نظر میں مکروہ ہیں۔'' (استثناء باب 25 آیت 13 تا 16)

پس عالمی لیڈروں کو اور بطور خاص آپ کو دوسروں پر بزورِ بازو حکومت کرنے اور کمزوروں کو دبانے کا تاثر ختم کرنا چاہئے اور اس کے بالمقابل امن وانصاف کے قیام اور ترویج کی کوششوں میں مصروف ہو جانا چاہئے۔ ایسا کرنے سے آپ خود ہی امن میں آ جائیں گے، آپ کو ہی استحکام نصیب ہوگا اور دنیا میں امن بھی قائم ہو جائے گا۔

میری یہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اور عالمی لیڈروں کو میرا پیغام سمجھنے کی توفیق بخشے۔ آپ اپنی حیثیت اور مقام کو سمجھیں اور اپنی ذمہ داریوں کو پورا کریں۔

آپ کا خیرخواہ

مرزا مسرور احمد
خلیفۃ المسیح الخامس
امام جماعت احمدیہ عالمگیر

اسلامی جمہوریہ ایران کے صدر کے نام خط

16 گریسن ہال روڈ۔ ساؤتھ فیلڈ، لندن
SW18 5QL یوکے
7؍مارچ 2012ء

عزت مآب صدر صاحب اسلامی جمہوریہ ایران
محمود احمدی نژاد۔ تہران

محترم صدر صاحب!

السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته

امن عالم کو درپیش حالیہ شدید خطرات نے مجھے مجبور کیا ہے کہ میں آپ کی طرف یہ خط لکھوں۔ آپ ایران کی حکومت کے سربراہ ہونے کے ناطے ایسے فیصلوں کا اختیار رکھتے ہیں جو نہ صرف آپ کی قوم کے مستقبل پر اثر انداز ہونے والے ہیں بلکہ وہ فیصلے پوری دنیا کے لئے اہمیت کے حامل ہیں۔ آج ہم ہر طرف بے چینی اور اضطراب مشاہدہ کر رہے ہیں یعنی دنیا کے کچھ خطوں میں تو چھوٹے پیمانے پر جنگیں شروع ہو چکی ہیں جبکہ بعض علاقوں میں عالمی طاقتیں بظاہر ایسی کوششوں میں مصروف ہیں کہ کسی طرح امن قائم ہو جائے۔ آج دنیا کا ہر ملک یا تو کسی دوسرے ملک کی دشمنی پر کمربستہ ہے یا کسی دوسرے ملک کا مددگار بنا ہوا ہے لیکن انصاف کے بنیادی تقاضوں کو پورا کرنے کی طرف کوئی بھی متوجہ نہیں ہے۔ عالمی حالات دیکھتے ہوئے نہایت افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے کہ ''تیسری عالمی جنگ'' کا ڈول ڈالا جا رہا ہے۔

سب جانتے ہیں کہ دنیا کے کئی چھوٹے بڑے ممالک ایٹمی ہتھیاروں سے لیس ہیں اور ساتھ ہی ساتھ انہوں نے غیروں کے لئے بغض وکینہ اور دشمنیاں بھی پال رکھی ہیں جو روز افزوں ہیں۔ اس مشکل صورت حال میں ہمیں ''تیسری عالمی جنگ'' کے بادل منڈلاتے صاف نظر آ رہے ہیں۔ جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ ایٹمی ہتھیاروں کی یہ فراوانی صاف بتا رہی ہے کہ ''تیسری عالمی جنگ'' ایک ''ایٹمی جنگ'' ہوگی۔ جس کی وجہ سے وسیع پیمانے پر انتہائی تباہی کے علاوہ، ایسی جنگوں کا تلخ نتیجہ آئندہ نسلوں کے اپاہج یا بدہیئت پیدا ہونے جیسی صورتوں میں سامنے آئے گا۔

میرا ایمان ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، جو امن عالم کو قائم کرنے کے لئے اور رَحْمَةٌ لِّلْعَالَمِيْن بن کر مبعوث ہوئے تھے، کے امتی ہونے کے ناطے ہمیں کبھی بھی برداشت نہیں ہوگا اور نہ ہم برداشت کر سکتے ہیں کہ دنیا میں ایسی تباہی واقع ہو۔ لہٰذا میری ایران سے درخواست ہے کہ وہ اپنی عالمی اہمیت کا احساس کرتے ہوئے ''تیسری عالمی جنگ'' کے امکانات کو کم کرنے میں اپنا کردار ادا کرے۔ اس حقیقت میں ذرہ بھر بھی شائبہ نہیں ہے کہ عالمی طاقتوں نے دوہرے معیار اپنا رکھے ہیں۔ یقیناً یہ ان طاقتوں کی بے انصافی ہی ہے جس نے ساری دنیا میں بے چینی اور بدامنی پھیلا رکھی ہے۔ تاہم اس حقیقت سے بھی فرار ممکن نہیں ہے کہ بعض مسلمان گروہ اسلامی تعلیم سے منافی اور ناواجب افعال کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ بڑی عالمی طاقتوں نے مسلمان ممالک کی اس خامی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اس صورت حال کو اپنے مذموم

مقاصد کی تکمیل کا ذریعہ بنالیا ہے اور غریب مسلم ممالک سے فوائد حاصل کئے جارہے ہیں۔ اس بنا پر میں آپ سے ایک بار پھر درخواست کروں گا کہ اپنی تمام تر توجہ اور طاقت اس مقصد کے لئے وقف کر دیں کہ دنیا سے ''تیسری عالمی جنگ'' کا خطرہ ٹل جائے۔ قرآن کریم مسلمانوں کو تعلیم دیتا ہے کہ کسی بھی ملک کی دشمنی تمہیں انصاف کی راہوں سے روکنے والی نہ ہو۔ سورۃ المائدہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''اور تمہیں کسی قوم کی دشمنی اس وجہ سے کہ انہوں نے تمہیں مسجدِ حرام سے روکا تھا اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم زیادتی کرو۔ اور نیکی اور تقویٰ میں ایک دوسرے سے تعاون کرو اور گناہ اور زیادتی (کے کاموں) میں تعاون نہ کرو۔ اور اللہ سے ڈرو۔ یقیناً اللہ سزا دینے میں بہت سخت ہے۔'' (سورۃ المائدہ۔ آیت:3)

اسی طرح قرآن کریم میں ہمیں مسلمانوں کے لئے درج ذیل حکم ملتا ہے:

''اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی خاطر مضبوطی سے نگرانی کرتے ہوئے انصاف کی تائید میں گواہ بن جاؤ اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں ہرگز اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو۔ انصاف کرو یہ تقویٰ کے سب سے زیادہ قریب ہے اور اللہ سے ڈرو۔ یقیناً اللہ اس سے ہمیشہ باخبر رہتا ہے جو تم کرتے ہو۔ (سورۃ المائدہ۔ آیت:9)

اسی لئے آپ کو دوسری قوم کی محض دشمنی اور نفرت کی بنا پر مخالفت نہیں کرنی چاہئے۔ میں مانتا ہوں کہ اسرائیل اپنی حدود سے تجاوز کرتا ہے اور اس کی نگاہیں ایران پر ہیں۔ درحقیقت کوئی بھی ملک اگر آپ پر جارحانہ حملہ کرتا ہے تو آپ کو دفاع کا مکمل حق حاصل ہے۔ تاہم جس حد تک ممکن ہو تصفیہ طلب امور کے لئے بین الاقوامی تعلقات کے انصرام اور مذکرات کی راہ اپنانی چاہئے۔ میری آپ سے عاجزانہ استدعا ہے کہ اختلافی امور کے حل کے لئے طاقت کے استعمال کی بجائے ڈائیلاگ کا راستہ اختیار کریں۔ میری اس درخواست کی بنیاد اس امر پر ہے کہ میں خداتعالیٰ کی انتخاب کردہ اس ہستی کا پیروکار ہوں جو اس زمانہ میں حضرت نبی کریم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی غلام کے طور پر مامور ہوا ہے اور وہ مسیح موعود اور امام مہدی ہونے کا دعویدار ہے۔ آپ علیہ السلام کا مقصد ہی یہ ہے کہ انسانیت کو خالق حقیقی کے قریب لایا جائے اور آپ کے آقا و مطاع رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے طریق پر لوگوں میں عدل وانصاف کو قائم کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ مسلم اُمّہ کو یہ حسین تعلیم سمجھنے کی توفیق نصیب کرے۔

والسلام

آپ کا خیرخواہ

مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس

امام جماعت احمدیہ مسلم عالمگیر

❁❁❁❁❁❁❁

الفضل انٹرنیشنل انٹرنیٹ پر بھی دستیاب ہے۔ احباب اس سے فائدہ اٹھائیں۔

www.alislam.org

(مینجر)

خلاصہ خط بنام وزیراعظم کینیڈا

سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خلیفۃ المسیح الخامس، امام جماعت احمدیہ عالمگیر نے اپنے 8/ مارچ 2012ء کے خط میں مسٹر سٹیفن ہارپر وزیراعظم کینیڈا کو بھی اسی طرز پر ممکنہ ''تیسری عالمی جنگ'' اور اس کے نتیجہ میں سر اٹھانے والے مصائب و تباہیوں پر خبردار کیا۔ آپ نے فرمایا کہ اقوام عالم کے باہمی جھگڑوں اور چھوٹی بڑی عالمی طاقتوں کی طرف سے روا رکھے جانے والے ناانصافی کے سلوک نے پہلے ہی عالمگیر تباہی کی بنیاد رکھ چھوڑی ہے۔ آپ نے وزیراعظم کینیڈا سے استدعا کی کہ وہ دنیا میں امن کے قیام کے لئے اپنی کوششیں صَرف کریں لیکن ایسا کرتے ہوئے صرف پُرامن ذرائع کو بروئے کار لایا جائے اور طاقت کے استعمال سے گریز کیا جائے۔

آپ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریر فرمایا:

''دنیا میں بہت زیادہ لوگ کینیڈا کو انتہائی انصاف پسند ملکوں میں سے ایک گردانتے ہیں۔ آپ کی قوم عام طور پر دوسرے ملکوں کے اندرونی مسائل میں دخل اندازی نہیں کرتی ہے۔ مزید برآں ہماری جماعت، جماعت احمدیہ عالمگیر کے کینیڈا کی قوم سے خاص دوستانہ مراسم ہیں۔ اس بنا پر میں آپ سے پرزور استدعا کروں گا کہ اپنی تمام تر کوششیں صَرف کرکے دنیا کی چھوٹی بڑی طاقتوں کو ''تیسری عالمی جنگ'' میں کودنے سے بچائیں''۔

❁❁❁❁❁❁❁

امریکہ کے صدر کے نام خط

16 گریسن ہال روڈ۔ ساؤتھ فیلڈ، لندن

SW18 5QL یو کے

صدر باراک اوباما

صدر ریاست ہائے متحدہ امریکہ

وہائٹ ہاؤس

1600 پنسلوینیا ایونیو، این ڈبلیو واشنگٹن ڈی سی

8/ مارچ 2012ء

محترم صدر صاحب!

دنیا میں امن وامان کی بگڑتی ہوئی صورتحال کو دیکھتے ہوئے مَیں نے یہ ضروری محسوس کیا کہ آپ کی طرف یہ خط روانہ کروں کیونکہ آپ ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے صدر کے منصب پر فائز ہیں اور یہ ایسا ملک ہے جو سُپر پاور ہے۔ اسی بنا پر آپ کو ایسے فیصلوں کا اختیار حاصل ہے جن کے اثرات نہ صرف آپ کی قوم کے مستقبل پر بلکہ عالمی سطح پر ظاہر ہوتے ہیں۔

آج دنیا میں غیرمعمولی بے چینی اور اضطراب پھیلا ہوا ہے۔ بعض مخصوص خطوں میں چھوٹے پیمانے پر جنگیں لڑی جارہی ہیں اور بدقسمتی سے عالمی طاقتیں ان شورش زدہ علاقوں میں قیام امن کے لئے اس حد تک موثر کردار ادا کرنے سے قاصر نظر آتی ہیں جس کی ان سے توقع کی جاتی ہے۔

ہمیں نظر آرہا ہے کہ آج دنیا کا تقریباً ہر ملک یا تو کسی دوسرے ملک کی حمایت میں مصروف عمل ہے یا پھر غیروں کی دشمنی پر کمربستہ ہے اور سب نے ہی انصاف کی فراہمی کا خانہ خالی چھوڑا ہوا ہے۔ نہایت افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے کہ آج اگر کوئی عالمی منظرنامہ مجموعی طور پر دیکھے گا تو وہ بول اٹھے گا کہ ایک نئی عالمی جنگ کی بنیاد رکھی جاچکی ہے۔ اب دنیا کے کئی چھوٹے بڑے ممالک ایٹمی اثاثوں کے مالک بن چکے ہیں اور اس پر مستزاد ان ممالک کی آپس کی دشمنیاں، کینے اور عداوتیں ہیں جو روز افزوں ہیں۔ اس گھمبیر صورت حال میں ''تیسری عالمی جنگ'' کے بادل پہلے سے کہیں زیادہ خطرناک حد تک گھنے ہوچکے ہیں۔ ظاہر بات ہے کہ اُس جنگ میں ایٹمی ہتھیاروں کا بھی استعمال ہوگا۔ پس یقیناً ہم خطرناک تباہی کے دہانے پر کھڑے ہیں۔ اگر ''جنگ عظیم دوئم'' کے بعد ہی عدل وانصاف کے تقاضوں سے پہلوتہی نہ کی جاتی تو آج ہم اس دلدل میں پھنسے ہوئے نہ ہوتے جہاں ایک مرتبہ پھر خطرناک جنگ کے شعلے دنیا کو گھیرنے کے لئے تیزی سے قریب آرہے ہیں۔

جیسا کہ ہم سب بخوبی آگاہ ہیں کہ ''جنگ عظیم دوئم'' کے بنیادی محرکات میں ''لیگ آف نیشن'' کی ناکامی اور 1932ء میں ظاہر ہونے والا ''معاشی بحران'' سرفہرست تھے۔ آج دنیا میں چوٹی کے ماہرین معاشیات برملا کہہ رہے ہیں کہ موجودہ دور کے اقتصادی مسائل اور 1932ء والے بحران میں بے شمار قدریں مشترک پائی جاتی ہیں۔ ہم دیکھ رہے ہیں کہ سیاسی اور اقتصادی مشکلات نے کئی چھوٹے ممالک کو جنگ میں دھکیل دیا ہے اور بعض ممالک کی داخلی بدامنی اور عدم استحکام میں غیرمعمولی اضافہ ہوچکا ہے۔ ان تمام امور کا منطقی نتیجہ ایک عالمی جنگ کی صورت میں ہی نکلے گا۔ اگر چھوٹے ممالک میں جھگڑے سیاسی طریق پر اور سفارتکاری سے حل نہیں کئے جائیں گے تو لازمی بات ہے کہ دنیا میں نئے جتھے اور بلاک جنم لیں گے اور یقیناً یہ امر ''تیسری عالمی جنگ'' کا بگل بجانے کے مترادف ہوگا۔ ایسی صورت حال میں میرا ماننا ہے کہ دنیا کی ترقی پر توجہ مرکوز رکھنے کی بجائے ہمارے لئے زیادہ ضروری ہے بلکہ ناگزیر ہوچکا ہے کہ ہم دنیا کو بڑی تباہی سے بچانے کے لئے کوششوں میں جُت جائیں۔ بنی نوع انسان کو اللہ تعالیٰ کی پہچان کرنے کی فوری ضرورت ہے، وہ اللہ تعالیٰ جو سب کا خالق ہے کیونکہ انسانیت کی بقا کی یہی ایک ضمانت ہے بصورت دیگر یہ دنیا تو آپ ہی رفتہ رفتہ تباہی کی طرف گامزن ہے۔

میری آپ سے بلکہ تمام عالمی لیڈروں سے یہ درخواست ہے کہ دوسری قوموں کو زیرِنگین کرنے کے لئے طاقت کی بجائے سفارتکاری، سیاست اور دانشمندی کو بروئے کار لائیں۔ بڑی عالمی طاقتوں، مثلاً امریکہ کو دنیا میں امن کے قیام کے لئے اپنا کردار ادا کرنا چاہئے اور چھوٹے ممالک کی غلطیوں کو بہانہ بنا کر دنیا کا نظم ونسق برباد نہیں کرنا چاہئے۔ اس حقیقت کو ہرگز فراموش نہیں کرنا چاہئے کہ آج صرف امریکہ اور بڑی طاقتوں کے پاس ہی ایٹمی ہتھیار نہیں ہیں بلکہ نسبتاً چھوٹے ممالک بھی وسیع پیمانے پر تباہی پھیلانے والے ہتھیاروں سے لیس ہیں اور ان ممالک میں ایسے لوگ برسراقتدار ہیں جو زیادہ گہری سمجھ بوجھ رکھنے والے بھی نہیں ہیں اور معمولی باتوں پر اشتعال میں آکر فیصلے کرسکتے ہیں۔ اس بنا پر مَیں آپ سے پُرزور درخواست کروں گا کہ دنیا کی بڑی اور چھوٹی طاقتوں کو ''تیسری عالمی جنگ'' کے شعلے بھڑکانے سے باز رکھنے کے لئے اپنی تمام تر کوششیں وقف کردیں۔ ہمیں اپنے ذہنوں سے یہ وہم نکال دینا چاہئے کہ اگر ہم قیام امن کی کوششوں میں ناکام بھی ہوگئے تو جنگ کے شعلے صرف چند چھوٹے ملکوں تک محدود رہیں گے۔ یہ جنگ ایشیا کے غریب ممالک سے نکل کر یورپ اور امریکہ کو بھی اپنی لپیٹ میں لے گی نیز ہماری آئندہ آنے والی نسلیں اس کا خمیازہ بھگتیں گی جب ایٹمی جنگ کی وجہ سے دنیا بھر میں اپاہج یا بدہیئت بچے جنم لیں گے۔ وہ آنے والی نسلیں اس قدر شدید عالمی تباہی کا باعث بننے والے اپنے اجداد کو کبھی معاف نہیں کریں گی۔ یقیناً آج مذموم مقاصد کی تکمیل کے لئے اپنی توانائیاں صَرف کرنے کی بجائے ہمیں اپنی آنے والی نسلوں کی فکر کرنی چاہئے اور اور اس بات کے لئے کوشاں رہنا چاہئے کہ ان کے لئے روشن مستقبل کی کرنیں پھوٹیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اور تمام عالمی لیڈروں کو یہ پیغام سمجھنے کی توفیق بخشے۔

آپ کا خیرخواہ

مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس

امام جماعت احمدیہ مسلم عالمگیر

❁❁❁❁❁❁❁

RASHID & RASHID
Solicitors , Advocates
Immigration Specialists
Commissioners of Oaths

Rashid A. Khan
Solicitor (Principal)

- Asylum & Immigration
- New Point Based System
- Settlement Applications (ILR)
- Post Study Work Visa
- Nationality & Travel Documents
- Human Rights Applications
- High Court of Appeals

قانونی مشاورت برائے اسائلم

- Switching Visas
- Over Stayers
- Legacy Cases
- Work Permits
- Visa Extensions
- Judicial Reviews
- Tribunal Appeals

HEAD OFFICE
21-23 Tooting High Street , Tooting , London SW17 0SN
(1 minute from Tooting Broadway tube station)
Tel: 02086 720 666 02086 721 738

24 Hours Emergency No: 07878 33 5000 / 0777 4222 062
Same Day Visa Service Email: law786@live.com

RASHID & RASHID LAW FIRM (SOLICITORS)
SOW THE SEEDS OF LOVE

بینن کے پورتو نوو ریجن میں Dassou کے مقام پر جلسہ نو مبائعین

(رپورٹ: میاں قمر احمد۔ مبلغ سلسلہ Porto-Novo ریجن۔ بینن

مورخہ 19 نومبر 2011 بروز ہفتہ بینن کے Porto-Novo ریجن میں ایک قصبہ Dassou میں نو مبائعین کے جلسے کا انعقاد ہوا جس میں 138 احباب نے شرکت کی۔ یہ قصبہ پورتو نوو شہر سے 78 کلومیٹر دور واقع ہے جہاں پر لوگوں کی اکثریت عیسائی ہے شہر میں داخل ہوتے ہی بڑے بڑے گرجے نظر آتے ہیں لیکن یہاں مسلمان بھی موجود ہیں۔ 2005ء میں اس شہر میں تبلیغ شروع کی گئی مگر یہاں کے مسلمان امام نے مخالفت کی اور لوگوں کو ورغلا کر، احمدیت کے خلاف طرح طرح کی باتیں پھیلا کر احمدیت کی باتیں سننے سے بھی دُور رکھا۔ لیکن خدا کے فضل سے ان لوگوں کے دل احمدیت کے پیغام کو سننے کے لئے تیار تھے اس لئے یہاں کے لوگوں کی خواہش پر جلسہ کا انعقاد یہاں کے سکول میں کیا گیا۔

مورخہ 19؍نومبر 2011 بروز ہفتہ جب مرکزی وفد پنڈال میں پہنچا تو نعرہ تکبیر سے والہانہ استقبال کیا گیا۔ سب سے پہلے یہاں کی غیر احمدیوں کی مسجد میں تمام احمدی احباب نے نماز ادا کی جس کی امامت مرکزی مبلغ ریجن پورتو نوو نے کروائی۔ نماز کے بعد پروگرام کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو ایک طفل عزیزم ALAMOU FAROUQ نے کی اور ترجمہ پیش کیا۔ اس کے بعد مرکزی وفد کے رکن BABA DAMALA RAFIQOU صاحب، جو جماعت کے ابتدائی چند احمدیوں میں شامل ہیں، نے اپنی زندگی میں احمدیت قبول کرنے کی وجہ سے مشکلات اور اس کے نتیجہ میں خدا کے فضل اور جماعت کی ترقیات کا ذکر کیا۔

اس تقریب میں یہاں کے معززین بھی شامل ہوئے جن میں یہاں کے سابقہ میئر، تحصیلدار، سکول ڈائریکٹر، جنہوں نے اپنی اپنی تقاریر میں جماعت کے فلاحی اور تربیتی پروگرامز پر جماعت کو خراج تحسین پیش کیا۔

اس کے بعد دو نو مبائعین نے اپنے قبول احمدیت کے واقعات بیان کئے اور بتایا کہ ہم غیر احمدی اماموں سے یہ سنا کرتے تھے کہ یہ احمدی لوگ نعوذ باللہ سؤر کھاتے ہیں اور آپ کو مسجد نہیں بنا کر دیں گے بلکہ وعدہ ہی کرتے ہیں۔ ہم ان کی باتوں کو سن کر قریبی احمدی جماعت Dame-wagon جاتے اور وہاں کھانا کھاتے لیکن ہم نے سؤر نہ کھایا۔ ایک دن ہمارے استفسار پر جب جواب سنا کہ اسلام میں سؤر حرام ہے، تو ہمارا دل صاف ہو گیا، اور ہم نے احمدیت قبول کر لی۔ اس کے بعد ایک سال نہ گزرا تھا کہ ہمارے گاؤں میں جماعت کی مسجد تعمیر کے لئے مشنری صاحب آئے تو ہمارا ایمان پختہ ہو گیا۔ اس کے بعد اس سارے علاقہ میں ہمارے حضور نے پانی کے پمپ ٹھیک کروانے کا انتظام فرمایا جو گزشتہ دس سال سے خراب تھے اور ہمیں مالی طاقت نہ تھی کہ ہم ان کو ٹھیک کروا سکیں۔ تو یہ سب ہماری جماعت کی سچائی کی باتیں ہیں۔ اور اب ہم سب کو دعوت دیتے ہیں کہ احمدیت ہی سچی جماعت ہے اسے قبول کر لو۔

اس کے بعد ہمارے ایک مبلغ نے قرآن مجید اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کی روشنی میں شرک سے بچنے اور اسلامی شعار کو اپنانے، ہاتھ سے کام کر کے روزی کمانے اور چوری سے بچنے کی طرف توجہ دلائی۔ جس کا ترجمہ مقامی زبان میں کیا گیا۔

اس کے بعد مجلس سوال و جواب شروع ہوئی جس میں ان کے سوالوں کے جواب دیئے گئے۔ اس کے بعد شام کو جماعت کی طرف سے کھانا تقسیم ہوا جس کو تمام احباب نے نہایت ہی نظم و ضبط سے کھایا۔ اس کے بعد نماز مغرب اور عشاء ادا کی گئیں۔ اس جلسہ میں 6 جماعتوں کے 111 نو مبائعین نے شرکت کی۔

SIX VACANCIES

Ministers of Religion

Ahmadiyya Muslim Community

1. Indonesian Speaker
2. Bangla Speaker
3. Russian and Kazakh Speaker
4. Urdu Speakers (3 vacancies)

We are a UK registered charity, a religious community, that runs its own training academy and TV channels for viewers all over the world.

ABOUT THE ROLES:

We are inviting applications for the following eight posts of Minister of Religion. All candidates will be expected to lead congregational prayers, have a dynamic preaching record, be fully conversant with both Arabic and Urdu languages and have the additional main qualifications/experience listed below. The successful applicants may be posted at any one of the 26 mission centres in the UK. These are permanent positions to help meet the community's growing spiritual and religious needs.

Main qualification/work & Likely posting

Indonesian speaker

Prepare and present religious programmes on TV London SW19

Bangla speaker

Prepare and present religious programmes on TV Headquarters London SW18

Russian and Kazakh speaker

Prepare and present religious programmes on TV London SW19

Urdu speaker

Comparative inter-faith studies and promote research Minister of Religion training academy London

Urdu speaker

Prepare and supervise new religious trainees Headquarters,London SW18

Urdu speaker

Research, edit preaching literature Editorial office London SW19

JOB DESCRIPTION:

You would be required to do some or all of the following:

encourage attendance at obligatory prayers; deliver sermons on Fridays and other gatherings; preach and propagate to members of the public the teachings of the founder of the Ahmadiyya Muslim community; defend the teachings against opponents and non-believers; translate literature and correspondence in or from the relevant languages specified above; carry out research on secular and non-secular subjects, publish periodicals, participate in inter-community matters; liaise with members of the community and resolve social problems; introduce programmes; host talk shows, current affairs or religious/cultural educational programmes; report on issues and events; attend production and community management meetings; attend promotional events, conferences and social functions; liaise with the Production Manager and working with the Channel Head, contribute creatively to long-term strategy to ensure maximum audience appeal and attain set targets.

EXPERIENCE REQUIRED:

You must have a wide range of knowledge in the Holy Quran, Ahadith (Traditions of the Prophet of Islam) and Islamic topics and preferably be familiar with the writings of Hadhrat Mirza Ghulam Ahmad - Founder of the Ahmadiyya Muslim community and of his claims gained through an intensive course of private or college study of not less than four years full-time. You must have interpretation skills in Urdu and Arabic languages and in respect of the first vacancy with understanding of Indonesian. You must have served as a Minister of Religion for not less than two years and have a good record of performance. You will preferably have some previous broadcasting experience, and a strong understanding of our targeted audiences particularly in the East. You should also possess good interviewing, listening and spoken communication skills, be able to follow instructions, memorise facts and also have good planning and organisational ability. You need to have a confident and relaxed manner in dealing with members of the public. We expect you to be able to work under pressure.

QUALIFICATIONS REQUIRED:

You are expected to have either:

a Shahid "degree" or equivalent gained from attending a Jamia Ahmadiyya college at NVQ3 level or a UK degree level or equivalent qualification in Islamic religious studies or professional qualification; or a relevant HND level qualification; or an HND level qualification that is not relevant, plus two years' relevant work experience; or at least three years relevant experience at NVQ level 3 or above.

PACKAGE:

The stipend/customary offerings package include the following:

Above minimum wage or £3,024/- per annum (for 35 hours a week on average; plus rent free accommodation with all utilities eg rates, gas, electricity paid; travel expenses reimbursed; 28 paid holidays per annum; private medical insurance cover.)

Closing Date: 15 July 2012

Please apply to:

Mansoor.Shah@ahmadiyyauk.org OR write to:

The National President, Ahmadiyya Muslim Association UK,

16 Gressenhall Road London SW18 5QL

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم و دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

جب مجھے دوبارہ زندگی ملی

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 17 اگست 2009ء میں مکرم عبدالمنان ناہید صاحب کا ایک دلچسپ مضمون شامل اشاعت ہے جس سے خلیفۂ وقت کی دعاؤں کی قبولیت پر بھی روشنی پڑتی ہے۔

مکرم ناہید صاحب تحریر کرتے ہیں کہ ایم ٹی اے کے ایک انٹرویو میں محترم جنرل محمودالحسن نوری صاحب کے ساتھ خاکسار بھی شامل تھا۔ مکرم مجیب الرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ انٹرویو لے رہے تھے۔ خلافت کے حسن و احسان اور لطف و عنایات کا ذکر ہو رہا تھا کہ مکرم مجیب الرحمٰن صاحب نے مجھ سے فرمایا: آپ کی ایک شدید بیماری کے دوران حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے آپ کے لئے جو پھول بھیجے تھے ان کا بھی ذکر کریں۔ خاکسار نے عرض کیا کہ مجھے تو کوئی ایسی بات یاد نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ وہ پھول آپ تک پہنچانے کا کام حضورؒ نے میرے سپرد کیا تھا اور میں نے کوثر میڈیکل سنٹر راولپنڈی میں جاکر آپ کو دیئے تھے (آپ اُن دنوں امیر جماعت راولپنڈی تھے)۔ خاکسار کی یادداشت نے پھر بھی ساتھ نہ دیا۔ بیہوشی یا نیم بیہوشی کے عالم میں وہ آئے تو میرا حافظہ اس ساعت سعد کو محفوظ نہ رکھ سکا۔

دل پر بیماری کا یہ پہلا حملہ اتنا شدید تھا کہ سینہ درد سے پھٹا جا رہا تھا جس کی وجہ سے آنسو بے اختیار بہے جا رہے تھے۔ رات کا وقت تھا کوثر میڈیکل سنٹر سے جنرل مسعودالحسن نوری کو ان کے گھر پر فون کیا گیا۔ میری حالت بتاکر یہ کہا گیا کہ ہم ان کو لے کر آپ کے پاس آ رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ انہیں میرے گھر پر نہ لائیں۔ سیدھے ملٹری ہسپتال پہنچیں۔ میں بھی وہاں پہنچتا ہوں۔ وقت بچائیں۔ میری ایمبولینس ہسپتال پہنچی تو مکرم نوری صاحب وہاں پہنچ چکے تھے۔ فوری طبی امداد کے بعد کوثر میڈیکل سنٹر بھجوا دیا گیا اس ہدایت کے ساتھ کہ چھ ماہ تک بستر تک سے اٹھنے کی اجازت نہ ہوگی۔ سوائے واش روم کے کہیں جانا نہ ہو گا۔ کھانا پینا، نماز، ملاقاتیں سب لیٹے لیٹے ہی ہوں گی۔ آنکھ کھلی تو رات گزر چکی تھی۔ میں عائشہ محمودہ صاحبہ (خاکسار کی رفیقہ حیات) کے کمرہ میں تھا جہاں وہ برین ٹیومر کے ساتھ زندگی کے آخری دن کاٹ رہی تھیں اور جنہیں اُن کی بیماری کی وجہ سے اس حادثہ سے بے خبر رکھا گیا تھا۔ اس روز مجھے ساتھ والے کمرہ میں منتقل کردیا گیا۔

بعد میں مکرم مجیب صاحب سے نوری صاحب نے فرمایا کہ جب ان کو میرے پاس لایا گیا تو یہ مردہ حالت کی طرح تھے۔ لیکن اس تن مردہ کا ایک مسیحی نفس کی دعاؤں سے زندہ ہوجانا مقدر تھا۔

بیماری کے ابتدائی ایام میں اس کی شدت اور نوعیت اور خاکسار کی اپنی سوچ کا رخ کدھر تھا اس کا اندازہ ان چند اشعار سے لگایا جاسکتا ہے جو کاغذ میسر نہ ہونے کی وجہ سے میں نے ہسپتال کی فائل پر ہی لکھ دئے تھے جو فارغ ہونے پر میں گھر لے آیا تھا۔ ان اشعار میں سے انتخاب پیش ہے:

سکوتِ شب نہ ٹوٹے گا کبھی پھر
نہ جاگے گی کبھی یہ زندگی پھر
ابھی کچھ اور بھی کہنا تھا میں نے
رہے گی بات دل کی اَن کہی پھر
ہم اس محفل میں شاید اب نہ ہوں گے
مگر آئے گا ذکر اپنا کبھی پھر
محبت کرنے والے جب نہ ہوں گے
کہاں جائے گی تیری دلبری پھر
اٹھیں گے خواب نوشیں سے تو ہوگی
ملاقات ایک دن تیری مری پھر
اسی سے کام لے لینا تھا ناہید
نہیں ملتی کبھی یہ زندگی پھر

لیکن جب حالت سنبھل گئی تو یہ شعر ہوگئے:

رگوں میں موج خوں چلنے لگی پھر
ہوئی شاخ تمنا بھی ہری پھر
وبال جاں تھا کربِ درد مندی
یہ جاں اس سے نکل کر آ گئی پھر
دلِ ناداں دلِ ناداں ہی نکلا
جو کرلی موت سے پہلو تہی پھر
یہ بن سکتی تھی پیکر نُور کا بھی
یہ خاکستر تو خاکستر رہی پھر

اب مجیب الرحمٰن صاحب کے انکشاف نے طبیعت کو ایک ایسی کیفیت میں مبتلا کردیا کہ خوشی اور غم کے ملے جلے جذبات ایک نظم ’’دعاؤں کے پھول‘‘ میں ڈھل گئے۔ اس نظم سے چند اشعار ملاحظہ ہوں:

نیم بیہوشی کے عالَم میں ہوئے یاد سے محو
دل کو دربارِ خلافت سے جو پھول آئے تھے
ہائے وہ پھول کہ تھے جاں کے لئے سرمایۂ جاں
عرش کو اٹھتی دعاؤں نے جو مہکائے تھے

مَیں تو سمجھا تھا کہ ہر قطرۂ خوں ختم ہوا
ابھی رگ رگ میں لہو تھا، مجھے معلوم نہ تھا
ڈوبتی نبض پہ رکھا تھا کسی شخص نے ہاتھ
میرے محبوب! یہ تُو تھا، مجھے معلوم نہ تھا

کس طرح ایک تنِ مُردہ میں جاں ڈالی گئی
کام یہ تھا نہ کسی حکمت و دانائی کا
مظہرِ قدرتِ ثانیہ تھا تیرا وجود
معجزہ تھا ترے انفاسِ مسیحائی کا

مکرم چوہدری محمود احمد صاحب چیمہ

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 20 اگست 2009ء میں مکرم محمد صدیق شاہد صاحب گورداسپوری نے اپنے مضمون میں محترم چودھری محمود احمد چیمہ صاحب مبلغ سلسلہ کا ذکرخیر کیا ہے۔

مکرم چوہدری محمود احمد صاحب چیمہ مربی سلسلہ کو خداتعالیٰ نے نصف صدی سے زائد عرصہ تک بیرون پاکستان خدمات سلسلہ کی توفیق عطا فرمائی۔ 14 جولائی 2009ء کو ایک مختصر علالت کے بعد ربوہ میں آپ وفات پاگئے۔ جنوری 1940ء میں جب خاکسار نے مدرسہ احمدیہ قادیان میں داخلہ لیا تو آپ بھی وہاں موجود تھے۔ پھر جامعہ احمدیہ احمدنگر اور جامعۃ المبشرین ربوہ میں بھی اکٹھے تعلیم حاصل کرنے کا موقعہ ملا۔ پھر مولوی فاضل بھی ہم نے اکٹھا کیا۔ قادیان میں آپ کی رہائش بورڈنگ ہاؤس میں تھی۔ آپ شروع سے ہی ایک خاموش طبع، سنجیدہ اور ٹھنڈے مزاج کے مالک تھے۔ ضرورت سے زیادہ گفتگو پسند نہ کرتے تھے۔ زیادہ تر توجہ پڑھائی کی طرف ہوتی۔

1952ء میں خاکسار نے شاہد کیا تو میری تقرری سیرالیون میں ہوئی۔ محترم چیمہ صاحب نے شاہد کیا تو آپ کی تقرری بھی سیرالیون میں ہوئی چنانچہ 1955ء میں آپ بھی وہاں پہنچ گئے۔ 1956ء میں مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری (امیر و مشنری انچارج سیرالیون) نے آپ کو فری ٹاؤن مشن کا انچارج مقرر کردیا تو آپ نے نہ صرف مقامی جماعت کی تعلیم و تربیت میں نمایاں کام کیا بلکہ تبلیغ کا فریضہ بھی نہایت مستعدی اور محنت سے ادا کرنے کی توفیق پائی۔

سیرالیون سے واپسی پر کچھ عرصہ آپ مرکزی ادارہ جات میں خدمات سرانجام دیتے رہے۔ آپ کو 1962ء میں جرمنی بھجوا دیا گیا جہاں سے چار سال بعد واپسی ہوئی تو 1969ء میں انڈونیشیا بھجوایا گیا جہاں آپ نے قریباً 31 سال تک نہایت گرانقدر خدمات سرانجام دیں۔ وہاں آپ امیر و مشنری انچارج اور پرنسپل جامعہ احمدیہ کے عہدوں پر بھی فائز رہے۔ انڈونیشیا میں آپ ایک نہایت ہی ہردلعزیز مربی تھے۔

صحت کی خرابی کی وجہ سے 2002ء میں آپ مستقل طور پر ربوہ تشریف لے آئے اور زندگی کے بقیہ ایام ربوہ میں گزار دیئے۔ آپ نماز باجماعت کے سختی سے پابند تھے اور باوجود صحت کی خرابی کے موسم کی پرواہ کئے بغیر نماز کے لئے باقاعدگی سے مسجد بلال میں تشریف لے جاتے۔

آپ کو مطالعہ کا بہت شوق تھا اور کتب حضرت مسیح موعود، کتب خلفائے سلسلہ اور کتب احادیث اکثر آپ کے زیر مطالعہ رہتیں۔ آپ گہری نظر سے مطالعہ کرتے اور جو بات سمجھ نہ آتی اس کو نوٹ کرتے اور پھر باہمی تبادلہ خیالات سے اس مسئلہ کا حل تلاش کرتے۔

مکرم مظفر احمد منصور صاحب

35 سال تک خدمات سلسلہ بجالانے والے مکرم مظفر احمد منصور صاحب مربی سلسلہ ابن مکرم چوہدری انور علی صاحب مرحوم مورخہ 9؍اکتوبر 2009ء کی صبح اٹک شہر میں بعمر 60 سال وفات پاگئے۔ روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 14 اکتوبر 2009ء میں آپ کی وفات کی خبر شائع ہوئی ہے۔

آپ یکم جولائی 1949ء کو سدو کی ضلع گجرات میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد 11 جون 1961ء کو زندگی وقف کر کے جامعہ احمدیہ میں داخلہ لیا۔ یکم مئی 1974ء کو میدان عمل میں قدم رکھا۔ ترگڑی ضلع گوجرانوالہ، ایبٹ آباد اور کراچی میں خدمات بجالانے کے بعد 28 جون 1982ء کو آئیوری کوسٹ بھجوائے گئے جہاں کچھ عرصہ امیر و مشنری انچارج بھی رہے۔ فروری سے دسمبر 1989ء تک بورکینا فاسو میں خدمات بجالانے کے بعد پاکستان واپس آئے۔ بعدہٗ نظارت دعوت الی اللہ کے علاوہ متعدد مقامات پر بطور مربی سلسلہ خدمات سرانجام دیں۔ اپریل 2002ء سے تاوقت وفات مربی سلسلہ ضلع اٹک کے طور پر خدمت بجالا رہے تھے۔

آپ نہایت خوش مزاج، نیک سیرت، ملنسار اور ہنس مکھ انسان تھے۔ خلافت احمدیہ کے ساتھ والہانہ محبت و عشق کا تعلق تھا۔ مہمان نواز، غریبوں کے ہمدرد اور ان کے ساتھ شفقت کا سلوک کرنے والے تھے۔ لوگوں کے ساتھ گھل مل کر رہتے اور حلقہ احباب میں ہردلعزیز تھے۔ مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹے اور دو بیٹیاں چھوڑی ہیں۔

بوجہ موصی ہونے کے آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں عمل میں آئی۔

مکرم ذوالفقار منصور صاحب آف کوئٹہ

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 20 اکتوبر 2009ء کے مطابق مکرم ذوالفقار منصور صاحب بعمر 37 سال فائرنگ کے نتیجہ میں شہید ہوگئے۔

مرحوم کو چند شرپسند اور مسلح عناصر نے وقوعہ سے ایک ماہ قبل 11 ستمبر کو اُس وقت اغواء کرلیا تھا جب موصوف اپنے گھر سے بذریعہ کار نکلے ہی تھے۔ اغواء کنندگان اغواء کے بعد رقم کے مطالبہ کے علاوہ دھمکیاں بھی دیتے رہے۔ مزید یہ کہ حتمی طے شدہ رقم کی ادائیگی اور مطالبات کی تکمیل کے باوجود موصوف کو فائرنگ کر کے شہید کر دیا گیا۔ وفات سے قبل مرحوم پر تشدد کیا گیا اور چہرہ کو بری طرح مسخ کیا گیا اور لاش ویرانے میں پھینک دی۔

مکرم ذوالفقار منصور صاحب 1971ء میں کوئٹہ شہر میں پیدا ہوئے آپ 1988ء میں میٹرک پاس کرنے کے بعد کوئٹہ میں ہی کول مائنز کے کاروبار سے وابستہ ہوگئے اور تاوقت وفات اسی کاروبار سے منسلک رہے۔ دیانتدار کاروباری شخصیت تھے۔ کسی کے ساتھ کوئی ذاتی دشمنی نہ تھی۔ جماعتی خدمات میں صف اول کے خدام میں آپ کا شمار ہوتا تھا۔ خلافت احمدیہ کے ساتھ محبت و عشق کا تعلق رکھتے تھے۔ مرحوم ملنسار، مہمان نواز اور خوش اخلاق تھے۔ خدام الاحمدیہ میں ناظم ضلع خدمت خلق کے عہدے پر کام کیا اور اب بطور نائب قائد مجلس خدام الاحمدیہ سیٹلائٹ ٹاؤن کوئٹہ خدمات سلسلہ بجالا رہے تھے۔

مرحوم کے والد صاحب 1991ء میں وفات پاگئے تھے۔ مرحوم نے پسماندگان میں عمر رسیدہ والدہ مکرمہ محمودہ بیگم صاحبہ کے علاوہ اہلیہ مکرمہ نادیہ ذوالفقار صاحبہ بنت مکرم مسعود احمد صاحب کوئٹہ، ایک بیٹی بعمر 9 سال اور ایک بیٹا بعمر 6 سال چھوڑے ہیں۔ علاوہ ازیں تین ہمشیرگان بھی ہیں۔

مرحوم موصی تھے۔ جنازہ ربوہ لایا گیا اور امانتاً تدفین قبرستان عام میں کی گئی۔

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide

15th June 2012 – 21st June 2012

Please note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8877 5529 or +44 20 8877 5530

Friday 15th June 2012

- 00:00 MTA World News
- 00:20 Tilawat & Dars-e-Hadith
- 00:50 Yassarnal Qur'an
- 01:15 Huzoor's Tours: tour of Denmark
- 02:45 Japanese Service
- 03:10 Tarjamatul Qur'an class: rec. on 21st December 1995
- 04:25 Aaina
- 04:55 Liqa Ma'al Arab: rec. on 26th February 1997
- 06:05 Tilawat & Dars-e-Hadith
- 06:30 Yassarnal Qur'an
- 06:55 Huzoor's Tours: tour of Denmark
- 07:55 Siraiki Service
- 08:45 Rah-e-Huda
- 10:15 Indonesian Service
- 11:15 Fiq'ahi Masa'il
- 12:00 Live Friday Sermon: delivered by Huzoor
- 13:15 Seerat-un-Nabi (saw)
- 13:45 Tilawat
- 14:00 Yassarnal Qur'an [R]
- 14:35 Bengali Service
- 15:40 Roohani Khazaa'in Quiz
- 16:05 Muslim Scientists
- 16:20 Friday Sermon [R]
- 17:30 Yassarnal Qur'an [R]
- 18:00 MTA World News
- 18:25 Huzoor's Tours [R]
- 19:30 Beacon of Truth
- 20:25 Fiq'ahi Masa'il [R]
- 21:00 Friday Sermon [R]
- 22:15 Rah-e-Huda [R]

Saturday 16th June 2012

- 00:00 MTA World News
- 00:20 Tilawat & Dars-e-Hadith
- 00:50 Yassarnal Qur'an
- 01:15 Huzoor's Tours: tour of Denmark
- 02:15 Friday Sermon: rec. on 15th June 2012
- 03:25 Rah-e-Huda
- 04:55 Liqa Ma'al Arab: rec. on 4th March 1997
- 06:00 Tilawat & Dars-e-Malfoozat
- 06:25 Al-Tarteel
- 06:50 Jalsa Salana UK: opening address delivered by Huzoor on 30th July 2010
- 08:00 International Jama'at News
- 08:30 Story Time: Islamic stories for children
- 08:50 Question and Answer Session: recorded on 8th July 1995. Part 2
- 09:40 Indonesian Service
- 10:45 Friday Sermon [R]
- 12:00 Tilawat
- 12:15 Story Time [R]
- 12:30 Al-Tarteel [R]
- 13:00 Live Intikhab-e-Sukhan
- 14:05 Bengali Service
- 15:10 Spotlight
- 16:00 Live Rah-e-Huda
- 17:35 Al-Tarteel [R]
- 18:00 MTA World News
- 18:20 Jalsa Salana UK [R]
- 19:30 Faith Matters
- 20:30 International Jama'at News
- 21:00 Rah-e-Huda [R]
- 22:30 Story Time [R]
- 22:45 Friday Sermon [R]

Sunday 17th June 2012

- 00:00 MTA World News
- 00:20 Tilawat & Dars-e-Malfoozat
- 01:00 Al-Tarteel
- 01:30 Jalsa Salana UK: opening address delivered by Huzoor on 30th July 2010
- 02:25 Story Time
- 02:50 Friday Sermon: rec. on 15th June 2012
- 04:05 Spotlight
- 04:50 Liqa Ma'al Arab: rec. on 5th March 1997
- 06:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
- 06:20 Yassarnal Qur'an
- 06:50 Gulshan-e-Waqfe Nau class
- 08:00 Faith Matters
- 09:00 Question and Answer Session: recorded on 25th March 1996. Part 1
- 10:00 Indonesian Service
- 11:00 Spanish Service: Spanish translation of Friday sermon, delivered on 9th September 2011
- 12:05 Tilawat & Dars-e-Hadith
- 12:35 Yassarnal Qur'an
- 13:00 Friday Sermon [R]
- 14:05 Bengali Service
- 15:15 Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor
- 16:15 Roohani Khazaa'in Quiz
- 16:45 Muslim Scientist
- 17:00 Kids Time
- 17:40 Yassarnal Qur'an
- 18:00 MTA World News
- 18:25 Gulshan-e-Waqfe Nau class [R]
- 19:30 Real Talk
- 20:30 The Honey Bee
- 21:05 Hisory of Fazl Mosque
- 21:50 Friday Sermon [R]
- 23:00 Question and Answer Session [R]

Monday 18th June 2012

- 00:00 MTA World News
- 00:20 Tilawat & Dars-e-Hadith
- 00:40 Yassarnal Qur'an
- 01:00 Gulshan-e-Waqfe Nau class
- 02:00 The Honey Bee
- 02:35 Friday Sermon: rec. on 15th June 2012
- 03:50 Real Talk
- 04:50 Liqa Ma'al Arab: rec. on 6th March 1997
- 06:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
- 06:30 Al-Tarteel
- 07:00 Huzoor's Tours: tour of Sweden
- 08:00 International Jama'at News
- 08:30 Muslim Scientist
- 09:00 Rencontre Avec Les Francophones: French mulaqat. Recorded on 4th May 1998
- 10:00 Indonesian Service: Indonesian translation of Friday sermon delivered on 30th March 2012
- 11:00 Moshaa'irah
- 12:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
- 12:35 Al-Tarteel
- 13:00 Friday Sermon: rec. on 1st September 2006
- 14:00 Bengali Service
- 15:05 Peace Symposium [R]
- 16:10 Rah-e-Huda
- 17:40 Al-Tarteel
- 18:00 MTA World News
- 18:20 Huzoor's Tour [R]
- 19:10 Muslim Scientist [R]
- 19:25 MTA Variety
- 20:30 Rah-e-Huda [R]
- 22:00 Friday Sermon [R]
- 23:00 Jalsa Salana Speeches [R]

Tuesday 19th June 2012

- 00:00 MTA World News
- 00:15 Tilawat
- 00:30 Insight: recent news in the field of science
- 00:40 Al-Tarteel
- 01:10 Huzoor's Tour: tour of Sweden
- 02:05 Kids Time
- 02:40 Friday Sermon: rec. on 1st September 2006
- 03:40 MTA Variety
- 04:55 Liqa Ma'al Arab: rec. on 11th March 1997
- 06:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
- 06:30 Yassarnal Qur'an
- 07:00 Jalsa Salana UK: opening address delivered by Huzoor on 30th July 2010
- 08:00 Insight: recent news in the field of science
- 08:30 Land of the Long White Cloud
- 09:00 Question and Answer Session: recorded on 25th March 1996. Part 1
- 10:00 Indonesian Service
- 11:00 Sindhi Service: Sindhi translation of Friday sermon, delivered on 24th June 2011
- 12:10 Tilawat & Insight
- 12:35 Yassarnal Qur'an
- 13:00 Real Talk
- 14:00 Bengali Service
- 15:00 Mosha'irah
- 15:50 Guftugu: discussion on historic Ahmadi events
- 16:20 Seerat-un-Nabi (saw) [R]
- 16:50 Le Francais C'est Facile
- 17:30 Yassarnal Qur'an [R]
- 18:00 MTA World News
- 18:20 Jalsa Salana UK [R]
- 19:30 Arabic Service: Arabic translation of Friday sermon delivered on 15th June 2012
- 20:30 Insight: recent news in the field of science
- 21:00 Guftugu [R]
- 21:30 Land of the Long White Cloud [R]
- 22:15 Seerat-un-Nabi (saw) [R]
- 23:00 Question and Answer Session [R]

Wednesday 20th June 2012

- 00:00 MTA World News
- 00:15 Tilawat & Dars-e-Hadith
- 00:50 Yassarnal Qur'an
- 01:20 Jalsa Salana UK: opening address delivered by Huzoor on 30th July 2010
- 02:20 Le Francais C'est Facile
- 03:00 Land of the Long White Cloud
- 03:30 Guftugu
- 04:10 Seerat-un-Nabi (saw) [R]
- 04:55 Liqa Ma'al Arab: rec. on 12th March 1997
- 06:00 Tilawat & Dars-e-Malfoozat
- 06:30 Al-Tarteel
- 06:50 Jalsa Salana UK: an address delivered by Huzoor from the ladies' Gah, on 31st July 2010
- 08:00 Real Talk
- 09:05 Question and Answer Session: recorded on 8th July 1995. Part 2
- 10:00 Indonesian Service
- 11:00 Swahili Service
- 12:00 Tilawat & Dars-e- Malfoozat
- 12:30 Al-Tarteel
- 12:50 Friday Sermon: rec. on 15th September 2006
- 12:00 Bengali Service
- 15:00 Fiq'ahi Masa'il
- 15:40 Kids Time
- 16:15 Faith Matters
- 17:10 Dua-e-Mustaja'ab
- 17:40 Al-Tarteel
- 18:00 MTA World News
- 18:25 Jalsa Salana UK [R]
- 19:30 Real Talk [R]
- 20:40 Fiq'ahi Masa'il [R]
- 21:15 Kids Time [R]
- 21:50 Dua-e—Mustaja'ab [R]
- 22:20 Friday Sermon [R]
- 23:25 Intikhab-e-Sukhan

Thursday 21st June 2012

- 00:20 MTA World News
- 00:40 Tilawat
- 00:45 Al-Tarteel
- 01:10 Jalsa Salana UK: an address delivered by Huzoor from the ladies' Gah, on 31st July 2010
- 02:15 Fiq'ahi Masa'il
- 02:55 Moshaa'irah
- 03:55 Faith Matters
- 04:55 Liqa Ma'al Arab: rec. on 13th March 1997
- 06:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
- 06:30 Yassarnal Qur'an
- 07:00 Huzoor's Tours: tour of Scandinavia
- 08:00 Beacon of Truth
- 09:00 Tarjamatul Qur'an class: rec. on 27th December 1995
- 10:00 Indonesian Service
- 11:05 Pushto Service
- 12:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
- 12:35 Yassarnal Qur'anz
- 13:00 Beacon of Truth [R]
- 14:00 Bengali Service: Bengali translation of Friday sermon delivered on 15th June 2012
- 14:50 Aaina
- 15:20 Intikhan-e-Sukhan
- 16:25 Tarjamatul Qur'an class [R]
- 17:30 Yassarnal Qur'an [R]
- 18:00 MTA World News
- 18:15 Huzoor's Tours [R]
- 19:35 Faith Matters
- 20:35 Qur'an Sab Se Acha
- 21:05 Tarjamatul Qur'an class [R]
- 22:15 Aaina [R]
- 23:00 Beacon of Truth [R]

***Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00 & 17:00 (GMT).**

Translations for Huzoor's programmes are available.

Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 19 | Friday 08 June, 2012 | Issue No. 23

اسلامی جمہوریہ پاکستان میں
احمدیوں پر ہونے والے دردناک مظالم کی الم انگیز داستان

{ماہ مارچ 2012ء میں سامنے آنے والے چند تکلیف دہ واقعات}

(طارق حیات ۔مربی سلسلہ احمدیہ)

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

’’اورتم کمزوری نہ دکھاؤ،نہ غم کرو،اورتم ہی بالا ہو گے اگرتم مومن ہو‘‘۔(آل عمران:140)

ذیل میں نظارت امور عامہ پاکستان سے موصول ہونے والی ماہانہ Persecution Report بابت ماہ مارچ سے ماخوذ چند المناک واقعات درج کئے جاتے ہیں۔

’’اے قدوس!ہم تجھے سلام کرتے ہیں‘‘
پنجاب پولیس کے انسانیت سوز بہیمانہ تشدد سے صدر احمدیہ جماعت نصرت آباد ربوہ کی المناک شہادت

✿......**30 ر مارچ 2012ء ربوہ:** ذیل میں ربوہ سے جاری ہونے والا پریس ریلیز درج کیا جاتا ہے:

’’پولیس تشدد سے سکول ماسٹر عبدالقدوس جاں بحق۔قتل کے مرتکب پولیس اہلکاروں کے خلاف سخت قانونی کارروائی کی جائے:ترجمان جماعت احمدیہ

چناب نگر ربوہ (پ ر) تھانہ چناب نگر ربوہ کے سفاک پولیس اہلکاروں کے تشدد کے باعث سکول ماسٹر عبدالقدوس صاحب جاں بحق ہوگئے۔تفصیلات کے مطابق کچھ عرصہ قبل محلّہ نصرت آباد کے اشٹام فروش محمد یوسف کے قتل کے الزام میں پولیس نے ماسٹر عبدالقدوس صاحب کوحراست میں لیا تھااوران سے اس قتل کا زبردستی اعتراف کرانے کی کوشش میں پولیس نے انہیں انسانیت سوز وحشیانہ تشدد کا بے دریغ نشانہ بنایا۔حالت غیر ہونے پر ماسٹر عبدالقدوس کے لواحقین کو ڈرا دھمکا کر سادہ کاغذ پر دستخط لئے گئے اوراس کے بعد ماسٹر عبدالقدوس کو رہا کردیا گیا۔شدید تشدد کا نشانہ بننے کے باعث ان کے جسم سے خون کا اخراج خطرناک حد تک ہورہا تھا۔مقامی ہسپتال میں ان کی جان بچانے کی سرتوڑ کوششیں کی گئیں لیکن وہ ان جان لیوا زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے 30مارچ کو جمعہ کے روز انتقال کرگئے۔

ترجمان جماعت احمدیہ نے ماسٹر عبدالقدوس کی المناک وفات پر گہرے رنج وغم کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ماسٹر عبدالقدوس کوجس طرح کے تشدد کا نشانہ بنایا گیا وہ انتہائی انسانیت سوز ہے۔ انہوں نے کہا کہ مرحوم احمد یوسف کے قتل کی تحقیق ضرور ہونی چاہئے اور جوکوئی بھی اس واقعہ میں ملوث ہے اس کوقانون کے مطابق سزا ملنی چاہئے لیکن پولیس کو یہ حق کس نے دیا ہے کہ وہ تفتیش کے نام پر بے گناہ افراد کواس طرح اپنے ظلم وستم کا نشانہ بنائے کہ وہ جان سے ہی گزر جائے۔ترجمان نے مزید کہا کہ مرحوم احمد یوسف کے قتل کے الزام میں جماعت احمدیہ کے معاندین جماعت کے بعض سرکردہ افراد کو ملوث کرنا چاہتے تھے۔ ماسٹر عبدالقدوس جو جماعت احمدیہ نصرت آباد کے صدر تھے،ان کوحراست میں لے کراس قتل کا زبردستی اقرار کرانے کی کوشش اسی سلسلہ کی کڑی تھی۔ترجمان جماعت احمدیہ نے کہا کہ جن پولیس اہلکاروں نے ماسٹر عبدالقدوس کو ماورائے قانون تشدد کا نشانہ بنایا ان کوقانون کے مطابق سزا دی جائے۔ انہوں نے کہا کہ ایک اعلیٰ سطحی کمیشن قائم کیا جائے اور بے گناہ ماسٹر عبدالقدوس کے قتل میں ملوث قانون کے نام نہاد محافظوں کواس قانون شکنی پر سخت سزا دی جائے۔‘‘

✿......جماعت احمدیہ عالمگیر کے لندن میں پریس سیکرٹری نے اس واقعہ پر اپنے پریس ریلیز میں درج ذیل امور کی طرف توجہ دلائی ہے۔

حراست کے دوران مکرم ماسٹر عبدالقدوس صاحب کو طویل وقت کے لئے ٹخنوں سے باندھ کر الٹا لٹکایا جاتا رہا۔ نیز کمر کے بل لٹا کر لکڑی کے بھاری بھرکم رولر پھیرے جاتے رہے۔اور یہ درندے دونوں اطراف میں اوپر چڑھ کر کھڑے ہوجاتے کہ جسم درد سے کراہ بھی نہ سکے،ہل بھی نہ سکے۔اس قدر بے دردی اور درندگی والے سلوک نے جہاں آپ کے عضلات کو برباد کر کے رکھ دیا وہاں کئی اندرونی اعضاء بھی تقریباً ختم کردیئے۔

قارئین کرام! یہاں توان درندوں کی کارروائیوں کی طرف محض چند اشارے ہی کئے جاسکتے ہیں۔کیونکہ پنجاب پولیس کے اہلکاروں کی ’’ضرب المثل حیوانیت‘‘ کو اکیلے ماسٹر عبدالقدوس نے محض زندہ خدا کے فضل سے برداشت کیا اور اکیلے ہی درندوں کا مومنانہ شان سے مقابلہ کیا۔

✿......اخبار ایکسپریس ٹریبیون نے اپنے 21 رمارچ کے شمارہ میں اس بابت درج کیا:

ماسٹر عبدالقدوس صاحب کے قریبی عزیز مکرم امتیاز احمد صاحب نے بتایا کہ جب مرحوم کا جسم مزید تشدد برداشت کرنے کے قابل نہ رہا تو پولیس والوں نے آپ کے اہل خانہ کو ڈرایا دھمکایا اورآپ کو رہا کردیا۔(ویسے جب قانونی تقاضوں کو بالائے طاق رکھ کر بغیر کسی ریکارڈ کے ایک شہری کو درجنوں نمازیوں کی موجودگی میں مسجد سے اٹھا لیا جائے تواسے ’’گرفتاری‘‘ نہیں ’’اغوا‘‘ کہتے ہیں۔خواہ اغواکار پولیس کی وردی میں ملبوس ہوں)ایک مقامی ہسپتال میں آپ کے علاج معالجہ کی ممکن حد تک کوشش کی گئی لیکن..................‘‘

’’جبکہ پولیس کے ایس ایچ او کا کہنا ہے مرحوم کو 24 مارچ کو اٹھایا گیا تھا اور دو دن بعد ہی رہا کردیا گیا تھا کیونکہ پولیس والوں کو یقین ہوگیا تھا کہ ماسٹر عبدالقدوس بے گناہ ہے۔ایس ایچ او خادم حسین کے مطابق کوئی مہلک مرض ہی ماسٹر عبدالقدوس صاحب کی وفات کی وجہ ہوسکتا ہے۔‘‘

✿...... پاکستان کے مقامی اردو اخبارات جو عام طور پر معاندین احمدیت کے آلہ کار بنے ہوئے ہیں وہ بھی اس انسانیت سوز المیہ پر خاموش نہ رہ سکے اور ماسٹر عبدالقدوس صاحب کی المناک شہادت کی خبریں شائع کیں۔ اس تعلق میں چند اہم حقائق ذیل میں درج کئے جاتے ہیں:

ماسٹر عبدالقدوس صاحب کی عمر تقریباً 43 سال تھی اورآپ اپنے ماحول میں ایک معزز،بے ضرر انسان اور محنتی فرض شناس سکول ماسٹر کے طور پر معروف تھے۔

☆......آپ کے سوگواران میں بیوہ اور چار بچے ہیں جن میں بڑے کی عمر 14 سال ہے۔

☆......شجاعت علی پولیس انسپکٹر وسابق ایس ایچ او ربوہ کو کچھ عرصہ قبل غیر مناسب پیشہ ورانہ حرکات کی وجہ سے کسی اور جگہ ٹرانسفر کیا گیا تھا۔اب یہ شخص حال ہی میں ربوہ میں بطور تفتیشی افسر تعینات ہوکر آتا ہے۔واپس آتے ہی اس شخص نے ماسٹر عبدالقدوس صاحب کو تھانہ سے نکال کر ایک نامعلوم مقام پر منتقل کیا اور سب انسپکٹر مظہر علی کے ساتھ مل کر ماسٹر صاحب پر شرمناک وحشیانہ تشدد کیا جو جان لیوا ثابت ہوا۔

☆......ماسٹر عبدالقدوس صاحب نے رہائی کے بعد اپنے دوستوں کو بتایا کہ اس تشدد کے آغاز میں ان درندوں کی نگرانی کے لئے پولیس کے اعلیٰ سطحی حکام خود موجود تھے۔ان افسران کا مطالبہ تھا کہ میں تحریری اقرار کرلوں کہ احمد یوسف کے قتل میں جماعت احمدیہ پاکستان کے سرکردہ عہدیداران ملوث ہیں۔لیکن ماسٹر صاحب اس جھوٹ اور دھوکہ دہی کے سامنے آہنی چٹان کی طرح ڈٹ گئے اوراس مخلص اور فدائی احمدی نے اکیلے پنجاب پولیس کے تمام ترحیلوں اور ترکیبوں کو ناکام ونامراد کردیا۔ اور اپنے آپ کو انتہائی اذیت میں ڈالنا تو گوارا کرلیا لیکن جماعت کی عزت پر حرف نہیں آنے دیا۔آپ نے اپنی جان دے کر جماعت کو ایک بہت بڑے فتنے سے بچالیا۔ پس ماسٹر عبدالقدوس ایک عام شہید نہیں ہیں بلکہ شہداء میں بھی ان کا بڑا مقام ہے۔

☆......ہسپتال میں ڈاکٹروں نے معائنہ کیا کہ آپ کے گردے اور پھیپھڑے بری طرح زخمی ہیں۔نیز الٹیوں اور پاخانے کے راستے خون کا ضیاع خطرناک حد تک پہنچ گیا۔اور بار بار بے ہوشی طاری ہوجاتی رہی۔

☆......آپ کے جنازہ میں 4000افراد شامل ہوئے۔نیز ہزار ہا مردوزن نے آپ کی رہائش گاہ پر جاکر آپ کے لواحقین سے تعزیت کی۔

☆......اس رپورٹ کی تیاری کے وقت تک حکام نے ایف آئی آر میں نامزد قاتلوں کوگرفتار بھی نہیں کیا ہے۔

☆......اس دردناک سانحہ سے پاکستان میں حکومت اور معاشرے کی بعض تلخ حقیقتیں ابھر کر سامنے آئی ہیں۔جس طرف نہ صرف حکومت وقت کوفوری توجہ کرنے کی اشد ضرورت ہے بلکہ انسانی حقوق کے چیمپئن اور علمبرداروں کے لئے لمحہ فکریہ ہے:

☆......آج پاکستانی ریاست اپنے تمام کارندوں اور مشینری کو اچھی طرح باور کرواچکی ہے کہ احمدی اس وقت کمزورترین ہدف ہیں اوران پر ہونے والے کسی بھی ظلم کی کوئی پوچھ گچھ اورحساب نہیں ہوگا۔

☆......وفاقی حکومت اقلیتوں کے تحفظ کے اپنے بلند بانگ زبانی دعاوی کے باوجود پنجاب کے حاکموں کو خاموش راضی نامہ تھما چکی ہے کہ تم احمدیوں کے خلاف جو کرسکتے ہو،کرگزرو۔ہم نہیں بولیں گے۔

☆......ادھر پنجاب میں مسلم لیگ کے ’’شریف‘‘ بھائیوں کا سکّہ چل رہا ہے جو احمدیت کی دشمنی میں اس حد تک عمل پیرا ہیں کہ صوبہ بھر میں انتظامیہ اور پولیس کے اعلیٰ سے ادنیٰ سرکاری ملازم ان بھائیوں کے احمدیوں کے خلاف عزائم اور منصوبوں سے غافل نہیں ہے۔

☆......پنجاب حکومت کی مذہبی تنظیموں سے لگا کر کھانے کی پالیسی بھی ایک کھلی کتاب ہے اوراس کی ایک مثال ضلع چنیوٹ (ربوہ بھی اسی ضلع کا حصہ ہے)میں مولوی الیاس چنیوٹی کو مقامی حلقہ میں رکن صوبائی اسمبلی بننے پر مسلم لیگ نواز نے کھلی بانہوں سے قبول کیا ہوا ہے۔اوران دونوں میں یہ رشتہ اخوت مقامی احمدی آبادی کے لئے دردسر اور خطرے کی گھنٹی سے کم نہیں ہے۔

☆......پنجاب کی پولیس اس حد تک مادر پدر آزاد اورقانون سے بالا ہے کہ کسی بھی شہری کو ہفتوں تک بغیر کسی اندراج کے محبوس رکھ لیتی ہے حالانکہ قانون کی کتاب میں تو درج ہے کہ ایسے شخص کو اگلے دن مجسٹریٹ کے سامنے پیش کیا جائے۔

☆......پولیس اپنے ان محبوسین کو بغیر کسی ضابطہ کے قید بھی رکھتی ہے اور جگہ جگہ لئے پھرتی ہے۔حالانکہ اس نقل وحمل کے لئے بھی قانون کی کتاب میں قواعد وضع ہیں۔(لیکن شائد احمدیوں کے لئے پاکستان میں قانون ہی نہ ہے)

☆......پولیس کسی شہری کو اٹھانے سے قبل معمولی ثقہ گواہی یا ثبوت جمع کرنے کی بھی روادار نہیں ہے۔ اور جرم کے اقرارنامے پر دستخط کروانے کے لئے بے دریغ تشدد کو اپنا فرض سمجھتی ہے۔

☆......اس پولیس کے پاس تشدد کے وہ وہ طریقے موجود ہیں کہ تشدد سے جسم کا اندرونی سارا نظام ریزہ ریزہ ہوجائے گا اور بے گناہ جان سے چلا جائے گا مگر جسم کے اوپر نشان نظر نہیں آئے گا۔

☆......پولیس اپنے مجروحین کو علاج کے لئے ہسپتال لے جانا اور مرہم پٹی کروانا یا زخموں کو خراب ہونے سے بچانا اپنی توہین خیال کرتی ہے۔

☆......پولیس کو اپنی مار دھاڑ اور ظالمانہ تشدد کرنے کے بعد مجروحین کو ان کے ورثاء کے حوالہ کرنے سے قبل ان سے اپنی من مانی تحریر پر زبردستی دستخط لینے میں بھی کوئی عار محسوس نہیں ہوتا ہے۔

باقی صفحہ نمبر 8 پر ملاحظہ فرمائیں